انوارُ الصلوٰۃ

المعروف

نمازِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

تحقیق و افادات

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ — علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

www.KitaboSunnat.com
انوار الصلوٰۃ
المعروف
نماز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ﴾

(البقرة: 239)

''اللہ کا ذکر، یعنی نماز اس طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھائی ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي))

(صحیح البخاری: 631)

''تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

انوار الصلوٰۃ
المعروف
نماز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
تالیف
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد
مکتبہ اسلامیہ

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763
/maktabaislamia1
www.maktabaislamiapk.com
maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

مسنون دعائیں

عرض ناشر

الحمد لله رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله الأمین، أما بعد!

کلمۂ توحید کے بعد نماز دین اسلام کا اہم ترین رکن ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ» ①

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ روزِ قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہوگا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاَتُهُ» ②

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔''

جس طرح کتاب وسنت میں نماز قائم کرنے کی تاکید ہے اسی طرح اسے سنت کے عین مطابق پڑھنے کی بھی پرزور تلقین ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح البخاری: 8، صحیح مسلم: 16. ② صحیح، سنن ابن ماجه: 1426.

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» ①

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی۔ نبی ﷺ بھی مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ (نماز کے بعد) اس نے آ کر سلام کیا تو آپ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' ②

یہ ایک طویل حدیث ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس نماز کو صحیح متصور نہیں کیا جو طریقۂ نبوی کے مطابق نہ ہو، اسی لیے آپ نے اس نمازی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا، لہٰذا معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے اس کا سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر مکتبہ اسلامیہ ''نماز مصطفیٰ ﷺ'' ہدیۂ قارئین کر رہا ہے جسے نامور اسکالر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد ﷾ نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں صحیح و حسن احادیث ہی سے استدلال کیا گیا ہے، مکمل تخریج اور ہر بات باحوالہ منقول ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْد

ادارے کے رفقاء محترم یوسف صدیقی اور کاشف الرحمن سیف صاحب نے اسے بہتر سے بہترین بنانے میں بھرپور تگ و دو کی ہے، اسی طرح محترم عبدالواسع صاحب نے خوبصورت ڈیزائنگ اور دلکش ٹائٹل بنا کر اس کے حسن کو نکھار دیا ہے۔ محترم فیصل مقبول صاحب نے بڑی جانفشانی سے کمپوزنگ کا فریضہ سرانجام دیا۔ یقیناً ان تمام حضرات کی سعی لائق تحسین ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ہماری ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے، آمین۔

محمد سرور عاصم

① صحيح البخاري: 631. ② صحيح البخاري: 6251، صحيح مسلم: 397، سنن ابن ماجه: 1060 واللفظ له.

عرض مرتّب

نماز دین کی اساس، اسلام کا بنیادی رُکن اور کافر و مسلمان کے درمیان فرق و امتیاز کرنے والی عبادت ہے۔ قرآن کریم میں اہلِ ایمان کو نماز کی پابندی کا حکم دینے کے علاوہ اِسلامی ریاست کے حاکموں، اعلیٰ افسروں اور اربابِ حلّ وعقد کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ سرکاری سطح پر اقامت صلاۃ، اداء زکاۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام وانتظام کریں۔

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ ﴾ (الحج: 41)

”جن لوگوں کو ہم زمین میں قدرت دیں تو (اُن کا فرض ہے کہ) وہ نماز قائم کریں، زکاۃ ادا کریں، اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور تمام اُمور کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو کسی صوبے اور علاقے کا گورنر مقرر کرتے تو اُسے خصوصی نصیحت فرماتے:

اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا، حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ[1]

”میرے نزدیک تمہاری اہم ذمہ داری اور بنیادی فریضہ ”اقامتِ صلاۃ“ ہے، کیونکہ جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر مداومت اختیار کی تو اُس

[1] المؤطا للامام مالك، حديث: ١٩.

نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ دیگر دینی اُمور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔"

افسوس صد افسوس! ہمارے معاشرے کے اکثر کلمہ گو مسلمان تو نماز جیسی اہم عبادت سے ویسے ہی غافل، بے پروا اور لاتعلق ہیں اور جن لوگوں کو نماز پڑھنے کی توفیق وسعادت حاصل ہے، اُن میں اکثریت ایسے افراد کی ہے جو اپنی نمازوں کو "طریقۂ رسول ﷺ" کے مطابق ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

بتوفیق الٰہی اِس مختصر کتاب میں "مسنون طریقۂ نماز" کی وضاحت کی گئی ہے اور دورانِ نماز اور دیگر مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی "مسنون دُعائیں" بھی درج کی گئی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ کتاب مصروف لوگوں اور سکولز، کالجز اور مساجد و مدارس کے مُبتدی طلبہ و طالبات کو نماز کے مسائل اور دُعائیں یاد کروانے کے لیے مرتب کی گئی ہے، اس لیے احادیث کی عبارات، ترجمہ اور تشریح کی بجائے صرف مفہوم پر اکتفا کیا گیا ہے، البتہ افادۂ عام کی خاطر حوالے مکمل تحریر کیے گئے ہیں تاکہ علماء، طلباء، خطباء اور عوام یکساں استفادہ کر سکیں۔

اُمید ہے کہ ان شاء اللہ العزیز اِن مسائلِ نماز اور دُعاؤں کو یاد کر لینے کے بعد اِس بارے میں مزید کسی کتاب کے مطالعہ اور سوالات کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اِس کتاب کو محترم مولانا محمد سرور عاصم صاحب "مکتبہ اسلامیہ" کی طرف سے جدید طرز طباعت کے تقاضوں کے مطابق شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری محنت اور اُن کی محبت کو مقبول و منظور فرما کر اِس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

عبدالستار حامد

خطیب جامع مسجد توحیدیہ

وزیر آباد

نماز کی فرضیت، فضیلت اور اہمیت

''صلاۃ'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی دعا، عجز و نیاز، استغفار اور عبادت ہے۔ فارسی زبان میں اس کے لیے ''نماز'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا معنی دعا، رحمت اور بزرگی بیان کرنا ہے۔

اصطلاحِ شریعت میں صلاۃ سے مراد وہ خاص عبادت ہے جو رسول کریم ﷺ نے اپنے فرمان و عمل سے خاص ہیئت و ترکیب اور ترتیب کے ساتھ سکھائی اور آپ ﷺ اور مسلمانوں کے متواتر عمل کے ساتھ ہم تک پہنچی اور وہ قیام، رکوع، سجود، ثنا، قرأت اور دعاؤں پر مشتمل ہے۔ نماز کی ابتدا تکبیر اور انتہا سلام کے ساتھ ہوتی ہے۔

نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے اور سرکار دو عالم ﷺ نے اقرار توحید و رسالت کے بعد اسے اسلام کا رکن اول قرار دیا ہے۔ نماز اسلام کا وہ فریضہ ہے جس سے کوئی مسلمان، جب تک اس کے ہوش و حواس قائم ہیں، کسی حالت میں بھی ادا کیے بغیر سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات میں نماز کا حکم، اس کو ادا کرنے والوں کی تعریف اور پابندی سے پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝﴾

''(اے رسول ﷺ) اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجیے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔''

(العنکبوت: 45)

نماز اللہ تعالیٰ کا حکم، نبی کریم ﷺ کا طریقہ، مومن کی معراج اور مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ نماز تمام عبادات کا گلدستہ اور مجموعہ ہے کہ اس میں ثنا بھی ہے اور دعا بھی، نیاز بھی ہے اور فریاد بھی، عبدیت کی انتہا بھی ہے اور رب کی رضا بھی، نماز میں پیغام بھی ہے اور سلام بھی۔ نماز رئیس العبادات ہے اور اگر ایمان مضبوط ہو تو نماز کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ کامل مومن شخص کا دل مسجد سے معلّق رہتا ہے اور اسے نماز پڑھنے سے فطری خوشی اور عجیب سرور وسکون حاصل ہوتا ہے۔ شب معراج کو نبی کریم ﷺ اور آپ کی امت پر ابتدا میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: ''آپ کی امت پانچ نمازیں پڑھے گی تو میں اسے پچاس نمازوں کا اجروثواب عطا فرماؤں گا۔''[1]

اسلام کسی حالت میں بھی اپنے ماننے والوں کو نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں دیتا بلکہ انہیں پابند کرتا ہے کہ اگر وضو اور طہارت کے لیے پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر کے ہی نماز پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اسی حالت میں تمہاری نماز کو قبول فرما لے گا اور یہ سہولت بھی دی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتا تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے سے قاصر ہے تو لیٹ کر اشاروں سے نماز پڑھ لے۔

بروقت اور بمطابق سُنت نماز ادا کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ نمازوں کے وقفے کے دوران سرزد ہونے والے صغیرہ گناہ نماز کی برکت سے بخش دیے جاتے ہیں اور نمازی کے جسم سے گناہوں کے نشانات اور اثرات کو مٹا دیا جاتا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟» قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: «فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا»[2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الاسراء.....، حديث: 162. [2] صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة: 528.

''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اُس نہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اُس کے بدن پر مَیل رہ جائے گی؟ ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں! کوئی میل نہیں رہے گی۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ اِن نمازوں کی وجہ سے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

نمازی شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا کے مصائب اور آخرت کے عذاب سے نجات عطا فرما دیتا ہے اور نمازی مسلمان کے لیے جنت واجب کر دی جاتی ہے۔

؎ مولا سے اپنا تعلق بنا کے دیکھ
ملتا ہے کیا نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ

نماز ایسی عبادت ہے جو ہر مسلمان مرد وعورت پر دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے اور یہ عبادت بیماری، کمزوری بلکہ میدان جنگ میں بھی معاف نہیں ہے۔ نماز انسان کو طہارت ونظافت کا عادی بناتی ہے، نظم وضبط اور وقت کی پابندی سکھاتی ہے، برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے، اللہ تعالیٰ کی بندگی کا شعور پیدا کرتی ہے، کام کی لگن اور فرض شناسی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ انسانی سیرت کی تعمیر اور اخلاقِ حسنہ پیدا کرتی ہے اور نماز ہی وہ عبادت ہے جو ضبطِ نفس کی تعلیم اور اطاعت امیر کا درس دیتی ہے۔

نماز کی صحت وقبولیت کے لیے ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کی جائے، کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ» [1]

''تم نماز اس طرح پڑھو! جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

لہٰذا اسوۂ رسول ﷺ سے ہٹ کر ادا کی ہوئی نماز دربارِ الٰہی میں مقبول نہیں ہوگی اور ایسے نمازی کو نماز کے حقیقی فوائد وثمرات حاصل نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو اپنی زندگی کا ہر عمل قرآن وحدیث کے مطابق کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

[1] صحیح البخاری، کتاب الاذان باب الاذان للمسافر، حدیث:631.

نیند سے بیداری کی دعائیں

1 سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر سے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ[1]

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے (سلانے) کے بعد زندہ (بیدار) کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

2 جناب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے تو اس کی دعا اور نماز قبول ہوتی ہے۔"

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ[2]

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت صرف اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ

[1] صحیح البخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا نام، حدیث: 6312. [2] صحیح البخاری، کتاب التہجد باب فضل من تعارمن اللیل فصلّی: حدیث 1154.

پاک ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی طاقت نہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

3. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو بیدار ہو کر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی:[1]

4. سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِهٖ[2]

"ہر قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرمائی اور میری روح کو مجھ میں لوٹایا اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔"

① صحیح البخاري، کتاب التفسیر، باب الذین یذکرون الله، حدیث: 4570.
② جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب منہ ۲۰، حدیث: 3401 حسنہ الالبانی۔

قضائے حاجت کے آداب

1. جب کسی کو پیشاب یا پاخانے کی حاجت ہو تو پہلے حاجت سے فارغ ہو، پھر نماز پڑھے۔[1]
2. جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ[2]

''اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیث جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔''

3. رفع حاجت کے وقت کھلی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا منع ہے۔[3] البتہ کمرہ نما بیت الخلاء میں بطرف قبلہ پُشت کرنے کی گنجائش ہے۔[4]
4. لوگوں کے راستے اور سایہ دار درختوں کے نیچے رفع حاجت ممنوع ہے۔[5]
5. پیشاب کرنے کے دوران گفتگو منع ہے، بلکہ اس حالت میں سلام کا جواب بھی نہ دیا جائے۔[6]

① جامع الترمذی، ابواب الطهارة، باب ماجاء اذا اقيمت الصلاة، حديث: 142 صححه الالبانی. ② صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب الدعاء عند الخلاء، حديث: 6322. ③ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب قبلة اهل المدينة، حديث: 394. ④ صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب مَن تبرز عَلٰى لبنتين، حديث: 145. ⑤ صحيح مسلم،كتاب الطهارة، باب النهی عن التخلی فی الطرق والظلال، حديث: 269. ⑥ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم، حديث: 369.

6. نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کی خاطر باہر جاتے تو آبادی سے دور جا کر بیٹھتے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ ①
7. قبرستان میں قضائے حاجت منع ہے۔ ②
8. غسل خانے میں بھی پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔ ③
9. کھڑے پانی میں پیشاب کرنا جائز نہیں۔ ④
10. قضائے حاجت بیٹھ کر کرنی چاہیے تاہم مجبوری اور کمزوری کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت ہے۔ ⑤
11. جسم اور کپڑوں کو پیشاب کے چھینٹوں سے بچانا اشد ضروری ہے، پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا قبر کے عذاب کا سبب ہے۔ ⑥
12. بوقت ضرورت برتن میں پیشاب کرنا جائز ہے۔ ⑦

استنجا کے مسائل

1. پیشاب یا قضائے حاجت سے فراغت کے بعد پانی سے استنجا کرنا چاہیے۔ ⑧

① سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة، حديث: 2 صححه الالباني. ② سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في النهي عن المشي علي القبور، حديث: 1567صححه الالباني. ③ سنن ابي داود، كتاب الطهارة، باب البول في المستحم، حديث: 27صححه الالباني. ④ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حديث: 281. ⑤ صحيح البخاري، كتاب الوضوء،باب البول قائما وقاعدا، حديث224 صححه الالباني. ⑥ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب ماجاء في غسل البول، حديث: 218. ⑦ سنن ابي داود، كتاب الطهارة، باب في الرجل يبول بالليل في الاناء، حديث: 24 صححه الالباني. ⑧ صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الاستنجاء بالماء، حديث: 150.

2. پانی میسر نہ ہو تو مٹی کے ڈھیلوں اور پتھر وغیرہ سے بھی استنجا کرنا جائز ہے، اگر ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرے تو کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرے۔ ①
3. مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا افضل ہے۔ ②
4. استنجا ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کریں۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔ ③
5. ہڈی، لید اور گوبر وغیرہ سے استنجا کرنا منع ہے۔ ④
6. کوئلے کے ساتھ استنجا کرنا جائز نہیں ہے۔ ⑤
7. کپڑے، ٹشو پیپر، اوراق یا ان جیسی اشیاء سے استنجا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ نجاست کا مقام اچھی طرح صاف ہو جائے۔ ⑥
8. استنجا کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر رگڑ کر مٹی (یا صابن وغیرہ) سے صاف کرنا چاہیے۔ ⑦
9. استنجا اور وضو کے لیے الگ الگ برتن استعمال کرنا مسنون ہے۔ ⑧
10. نبی کریم ﷺ بیت الخلاء سے نکل کر یہ دعا پڑھتے:

«غُفْرَانَكَ» ⑨

''اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔''

---

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابۃ، حدیث: 262۔ ② سنن ابن ماجه، کتاب الطہارۃ، باب الاستنجاء بالماء: 355 صححه الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب النهی عن الاستنجاء بالیمین، حدیث: 267. ④ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الاستطابه، حدیث: 262. ⑤ سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب مایُنهی عنه ان یستنجی به: 39 صححه الالبانی. ⑥ فتاوٰی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء. ⑦ سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یدلك یده بالارض، حدیث: 45 حسنه الالبانی. ⑧ سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یدلك یده بالارض، حدیث: 45 حسنه الالبانی. ⑨ سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب مایقول الرجل اذا خرج من الخلاء، حدیث: 30 صححه الالبانی.

طہارت وپاکیزگی

نماز کی قبولیت کے لیے جسمانی طہارت وپاکیزگی از حد ضروری ہے جو غسل، وضواور تیمم سے حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ﴾ (۵/المائدہ:۶)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک (دھوؤ) اور اگر تم جُنبی ہو تو غسل کرو اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے (فارغ ہوکر) آئے یا تم نے اپنی بیوی سے ہم بستری کی ہو، پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، پس مسح کرو اس مٹی سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا۔''

☆ غسل مردوں کے لیے دو صورتوں اور عورتوں کے لیے تین حالتوں میں فرض ہے۔

① مباشرت وجماع[1]

[1] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان، حدیث: 291.

② احتلام[1]

③ جب عورتوں کے حیض ونفاس کے ایام پورے ہوجائیں تو پاک ہونے کے لیے غسل ضروری ہے۔[2]

- بعض اہل علم کے نزدیک جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنا واجب اور بعض کے ہاں سنت ہے۔[3]
- میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔[4]
- رسول مقبول ﷺ نے جناب قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کو قبول اسلام کے وقت غسل کرنے حکم دیا تھا۔[5]
- آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھتے وقت غسل فرمایا تھا۔[6]
- آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت بھی غسل فرمایا تھا۔[7]
- غسل پردے میں کرنا چاہیے۔تاہم تنہائی میں برہنہ غسل کرنا بھی جائز ہے۔[8]

---

① صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم، حدیث: 130.
② صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب الاستحاضة، حدیث: 306. ③ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمة، حدیث: 277. ④ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الغسل فی غسل المیت، حدیث: 3161-3162 صححه الالبانی. ⑤ سنن ابی داد، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یسلم فیؤمربالغسل، حدیث: 355 صححه الالبانی. ⑥ جامع الترمذی،ابواب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام،حدیث: 830 صححه الالبانی. ⑦ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الاغتسال عند ارادة دُخول مکة، حدیث: 1573۔ ⑧ صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس وباب من اغتسل عریانا، حدیث: 280-278.

غسل کا طریقہ

صحیح احادیث کے مطابق غسلِ جنابت کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے:

* ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے لٰہذا غسل کرتے وقت دل میں طہارت کا ارادہ کریں۔
سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوکر بائیں ہاتھ سے شرم گاہ سے غلاظت وغیرہ صاف کریں اور استنجا کریں، پھر مٹی (یا صابن وغیرہ) سے اپنا بایاں ہاتھ دھوئیں، پھر کلی کریں اور ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے سنکیں، پھر چہرہ دھوئیں اور کہنیوں تک بازو دھوئیں، پھر سر پر پانی ڈال کر بالوں کی جڑوں تک پہنچائیں۔ سر پر پانی تین بار ڈالیں اور پھر سارے بدن پر پانی بہالیں اور آخر میں غسل والی جگہ سے ایک طرف ہوکر پاؤں دھولیں۔[1]
* اگر کسی عورت نے اپنے سر کے بالوں کی مینڈھیاں بنائی ہوئی ہوں تو غسلِ جنابت کے وقت ان کا کھولنا ضروری نہیں بلکہ سر پر تین بار پانی بہا دینا ہی کافی ہے۔[2]
* غسل والے وضو سے نماز پڑھی جاسکتی ہے لیکن اگر دورانِ غسل شرم گاہ کو ہاتھ لگے یا اور کسی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو نماز کے لیے نیا وضو کرنا پڑے گا۔[3]
* غسل کے لیے ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مناسب نہیں، نبی ﷺ ایک صاع (اڑھائی کلو) سے پانچ مُد (تین کلو) تک پانی سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔[4]

---

① صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، حدیث: 248، 257.
② صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة، حدیث:330.
③ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل،حدیث: 252 صححه الالبانی. ④ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمُدّ، حدیث:201.

وضو کا طریقہ

* نماز پڑھنے سے قبل وضو کرنا ضروری ہے۔ نبی محترم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
"وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔"①
* وضو کے آغاز میں مسواک کرنا مسنون ہے، فرمان رسول ﷺ ہے: "مسواک منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا سبب ہے۔"②
* آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"③

احادیث مبارکہ کی روشنی میں وضو کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے:

طہارت کا ارادہ کر کے وضو کے شروع میں "بسم اللہ" ضرور پڑھیں۔④ وضو کے ہر عضو کو دھوتے وقت دائیں جانب سے آغاز کریں کیونکہ آپ ﷺ ہر اچھے کام کا آغاز دائیں طرف سے کرتے تھے۔⑤ بسم اللہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار پاک پانی سے دھوئیں⑥ اور ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کریں۔⑦ پھر ایک چلّو

① صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، حدیث: 224. ② سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب الترغیب فی السواك، حدیث:5 صححه الالبانی. ③ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواك یوم الجمعة، حدیث: 887. ④ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب التسمیة عند الوضوء، حدیث: 78 صححه الالبانی. ⑤ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب یبدء بالنعل الیُمنیٰ، حدیث: 5854. ⑥ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین الی الکعبین، حدیث: 186. ⑦ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار، حدیث: 142 صححه الالبانی.

پانی لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک کو سنکیں اور یہ عمل تین بار کریں۔① (منہ اور ناک کے لیے الگ الگ پانی لینا بھی جائز ہے) پھر تین بار اپنا چہرہ دھوئیں۔② داڑھی کا خلال بھی کریں۔③ پھر دونوں بازو کہنیوں سمیت تین تین بار دھوئیں۔④ پھر پورے سر کا مسح کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے سر کے اگلے حصے سے شروع کر کے گدی یعنی گردن کے پچھلے حصے تک لے جائیں اور پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا۔⑤ آپ ﷺ اکثر ایک مرتبہ سر کا مسح فرماتے، بعض روایات میں سر کے تین مرتبہ مسح کا ذکر بھی آیا ہے۔⑥ پھر کانوں کا مسح کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت والی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں سے گزار کر کانوں کی پشت پر انگوٹھوں سے مسح کریں۔⑦ پھر دایاں پاؤں تین بار اور بایاں پاؤں تین بار ٹخنوں سمیت دھوئیں⑧ اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال بھی کریں۔⑨

گرم پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔⑩ البتہ نبیذ، شربت اور دودھ وغیرہ سے وضو کرنا جائز نہیں کیونکہ قرآن وحدیث میں صرف پانی سے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

① صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین الی الکعبین، حدیث: 186. ② صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس کله، حدیث: 185. ③ جامع الترمذی، ابواب الطهارة، باب فی تخلیل اللحیة، حدیث:29، 31 صححه الالبانی. ④ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فی وضوء النبی ﷺ، حدیث: 235. ⑤ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس، حدیث:185. ⑥ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی ﷺ، حدیث:107 صححه الالبانی. ⑦ جامع الترمذی، ابواب الطهارة باب ماجاء فی مسح الاذنین، حدیث:36 صححه الالبانی. ⑧ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء و کماله، حدیث:226. ⑨ سنن ابی داود، کتاب الطهارة باب غسل الرجلین، حدیث: 148 صححه الالبانی. ⑩ المصنف لابن ابی شیبه، حدیث:1/31، 257.

- اگر سر پر پگڑی یا عمامہ باوضو ہو کر باندھا گیا ہو تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں اس پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اسے کھولا نہ گیا ہو۔ [1]
- اس صورت میں مسح پیشانی سے شروع کریں کیونکہ آپ ﷺ نے پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا تھا۔ [2]
- وضو کے اعضاء کو ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ دھونا جائز ہے۔ [3]
- کسی عضو کو ایک بار کسی کو دو بار اور کسی کو تین بار دھونا بھی درست ہے۔ [4]
- وضو کے کسی عضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونا حد سے تجاوز اور خلافِ سنت ہے۔ [5]
- وضو کے اعضاء میں سے کسی عضو کا خشک رہ جانا باعثِ عذاب ہے۔ آپ ﷺ نے بعض لوگوں کی خشک ایڑیاں دیکھ کر فرمایا: ''خشک ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔'' [6]
- اگر وضو کے اعضاء میں سے کسی عضو پر زخم کی وجہ سے پٹی بندھی ہوئی ہو تو اس پر مسح کرلیں اور اردگرد کو پانی سے دھولیں۔ [7]
- ہر نماز کے لیے الگ وضو ضروری نہیں بلکہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ [8]
- تاہم وضو ہونے کے باوجود نماز کے لیے دوبارہ وضو کرنا افضل ہے۔ [9]

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب المسح على الخفين، حديث: 205. [2] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، حديث:274. [3] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء مرة مرة، حديث:157،158. [4] سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب باب حد الغسل، حديث:97 صححه الالبانی. [5] سنن النسائی، كتاب الطهارة، باب الاعتداء فی الوضوء، حديث: 140 صححه الالبانی. [6] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الاعقاب، حديث: 165. [7] السنن الكبرٰی للبيهقی: 348/1. [8] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، حديث:277. [9] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث، حديث: 214.

- وضو کے بعد اعضاء کو خشک کرنے کے لیے تولیے وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔[1]
- وضو کے لیے کسی دوسرے فرد سے تعاون لینا بھی جائز ہے۔[2]

موزوں اور جرابوں پر مسح

- اگر موزے وضو کرنے کے بعد طہارت کی حالت میں پہنے ہوں تو آئندہ وضو کرتے وقت انہیں اتار کر پاؤں دھونے کی بجائے مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ان پر مسح کرنا جائز ہے۔[3]
- اس دوران اگر غسل کرنا ہو تو موزے اتار کر غسل کیا جائے گا۔[4]
- موزوں کی طرح جرابوں پر مسح کرنا احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وضو کرتے وقت پگڑیوں اور جرابوں (تساخین) پر مسح کرنے کا حکم فرمایا۔[5]
- جناب مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔[6]
- موزوں کی طرح جرابوں پر مسح کی مدت بھی مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور

① جامع الترمذی، ابواب الطهارة، باب المنديل بعد الوضوء، حديث:53 قال الالبانی: فالحديث حسن عندی بمجموع طرقه، سلسلة الاحاديث الصحيحة: 2099. ② صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، حديث:274. ③ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت فی المسح على الخفين، حديث:276. ④ جامع الترمذی، ابواب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم،حديث: 96 حسن. ⑤ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المسح على العمامة، حديث: 146 صححه الالبانی. ⑥ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين، حديث: 159 صححه الالبانی.

مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں۔ موزوں اور جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے کہ دائیں اور بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پانی سے تر کر کے ان کے پوروں کو پاؤں کی انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک پھیر لیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اگر دین کا دارومدار رائے پر ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح کرنا زیادہ قرین قیاس تھا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[1]

نواقضِ وضو

نواقضِ وضو سے مراد وہ امور اور چیزیں ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ کے مطابق درج ذیل کاموں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

1. پیشاب اور قضائے حاجت۔[2]
2. ہوا خارج ہونا۔[3]
3. مذی نکلنا (شہوت کے وقت شرم گاہ سے نکلنے والے لیس دار پانی کو مذی کہا جاتا ہے۔) ایسی صورت میں وضو سے قبل استنجا کرنا بھی ضروری ہے۔[4]
4. شرم گاہ کو (کپڑے کے اندر) ہاتھ لگنا۔[5]
5. لیٹ کر یا ٹیک لگا کر گہری نیند سونا۔[6]

[1] سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب کیف المسح؟، حدیث:162 صححہ الالبانی۔ [2] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین، حدیث:203۔ [3] صحیح البخاری، کتاب الوضو، باب لایتوضأمن الشك......، حدیث:137۔ [4] صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه، حدیث:269۔ [5] سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من مس الذکر، حدیث:181 صححہ الالبانی۔ [6] سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من النوم: 203 حسنه الالبانی۔

6. اگر بیٹھے بیٹھے اونگھ آجائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔[1]
7. غسل واجب کر دینے والی اشیاء (جماع، احتلام ونفاس) سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
8. اللہ کے رسول ﷺ نے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا۔[2]
9. استحاضہ (وہ خون جو بعض عورتوں کو حیض کے علاوہ کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے) سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔[3]
10. نبی کریم ﷺ نے قے آنے کے بعد وضو کیا تھا۔[4]
11. قے (یا نکسیر پھوٹنے) سے وضو کرنا مستحب ہے، تاہم ضروری نہیں۔[5]
12. میت کو غسل دینے والے کے ساتھ معاون یعنی میت کو اٹھا کر ادھر ادھر کرنے والے کو بھی نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے۔[6]
13. اگر دوران نماز وضو ٹوٹ جائے تو نمازی اپنے ناک پر ہاتھ رکھ کر لوٹ جائے۔[7] وضو کرے اور پھر نئے سرے سے نماز پڑھے۔

---

② صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان نوم الجالس لاینقض الوضوء، حدیث: 376۔ ③ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل، حدیث: 360۔ ④ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، حدیث:228۔ ⑤ جامع الترمذی، کتاب الطهارة، باب الوضوء من القیء، حدیث : 87 صححه الالبانی۔ ⑥ جامع الترمذی، کتاب الطهارة، باب الوضوء من القیء والدّعاق، حدیث: 87۔ ⑦ سنن ابی داود کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت، حدیث: 3161 صححه الالبانی۔ ⑧ سنن ابی داود، ابواب الجمعة، باب استئذان المحدث الامام، حدیث: 1114 صححه الالبانی۔

1. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح پورا وضو کرنے کے بعد کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تو اس کے لیے (قیامت کے دن) جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''[1]

2. سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ وضو کے بعد یہ دعا بھی پڑھنی چاہیے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ[2]

''اے اللہ! تو اپنی تعریفات کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، حديث: 554. [2] عمل اليوم والليلة للنسائي، حديث: 81 صحيح الترغيب والترهيب: 225.

تیمّم کا طریقہ اور احکام

تیمّم کا لغوی معنی قصد اور ارادہ کرنا ہے۔ اصطلاح شریعت میں پانی نہ ملنے کی صورت میں طہارت کی نیت سے پاک مٹی کو ہاتھوں اور منہ پر ملنے کا نام ''تیمّم'' ہے۔

1 تیمم امتِ محمدیہ کے خصائص میں سے ہے۔[1]

رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''پاک مٹی مسلمانوں کا وضو ہے، اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے۔''[2]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ (۵/المائدہ: ٦)

''اگر تم مریض ہو، سفر میں ہو، تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہوکر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو، پس اس پاک مٹی سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو۔''

2 ایسا شخص جس کے پاس پانی نہ ہو یا وہ پانی کے استعمال سے عاجز ہو یا پانی کا استعمال اس کے لیے نقصان کا باعث ہو تو اسے چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

① صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب اذا لم یجد ماء، حدیث: 336. ② سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب الجنب یتیمم، حدیث: 332 صححه الالبانی.

کیونکہ تیمم عذر کی حالت میں غسل اور وضو کا قائم مقام ہے۔

3. ایک تیمم سے وضو کی طرح کئی نمازیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

4. تیمّم کا طریقہ درج ذیل ہے:

طہارت کی نیت کر کے "بسم اللہ" پڑھیں، پھر اپنے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر پھونک ماریں اور دونوں ہاتھوں سے پہلے چہرے کا اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اور بائیں سے دائیں ہاتھ کا مسح کریں۔[1] یا پہلے دونوں ہاتھوں کا اور پھر چہرے کا مسح کریں۔[2]

5. جُنبی، محتلم اور حیض ونفاس سے فارغ ہونے والی عورتیں بھی بوقت ضرورت تیمم کر کے نماز پڑھ سکتی ہیں۔ تیمم کر کے نماز پڑھنے کے بعد اگر پانی میسر آجائے تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، تاہم اگر کوئی وضو کر کے نماز دہرالے تو اسے دُگنا اجر ملے گا۔[3]

6. جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے، نیز پانی مل جانے یا اس کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔[4]

---

① صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب المتیمم، هل ینفخ فیهما، حدیث:338.
② صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب التیمم ضربة، حدیث:347. ③ سنن أبی داود، کتاب الطهارة، باب المتیمم یجدالماء، حدیث: 338 صححه الالبانی.
④ جامع الترمذی، ابواب الطهارة، باب التیمم للجنب.... ، حدیث:124 صححه الالبانی.

مساجد کے احکام وآداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1. ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (۹/ التوبہ: ۱۸)

"اللہ تعالیٰ کی مسجدیں تو وہی تعمیر وآباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کی اور وہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔"

2. جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی عبادت کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرما دیتا ہے۔[1]
3. اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام جگہوں سے زیادہ محبوب وپسندیدہ جگہ مسجد ہے۔[2]
4. مسجد کی دیکھ بھال کرنے والا پکا ایمان دار ہے۔[3]
5. آپ ﷺ نے مسجدوں کو صاف، پاکیزہ اور خوشبودار رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔[4]
6. جس شخص کا دل ہر وقت مسجد کے ساتھ اٹکا رہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن

---

① صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجدا، حدیث:450.
② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاۃ، حدیث:671.
③ جامع الترمذی، ابواب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، حدیث:2617 صحیح ابن خزیمہ، حدیث: 1502 حسنہ الحافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فی تخریج المشکاۃ، حدیث: 72. ④ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور، حدیث:455 صححہ الالبانی.

اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔①

7 فخر و غرور اور ریاکاری کے باعث مساجد کی بلاضرورت تزئین و آرائش قربِ قیامت کی علامت ہے۔②

8 جو شخص گھر سے وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حج کا احرام باندھنے والے کی مانند اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔③

9 مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب گھر یا کسی اور جگہ پر تنہا نماز پڑھنے سے پچیس (یا ستائیس) درجے زیادہ ہے۔ باوضو مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر اس کا درجہ بلند اور گناہ معاف ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔④

10 مساجد کی طرف اطمینان و وقار کے ساتھ آنے کا حکم ہے۔⑤

11 کچا پیاز، لہسن کھا کر جب تک بدبو ختم نہ ہو جائے) مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔⑥

12 مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے۔⑦

13 مسجد میں داخل ہوتے ہوئے درجہ ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے:

(الف) «اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ»⑧

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد، حدیث:660. ② سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی بناء المساجد، حدیث:449 صححه الالبانی. ③ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فضل المشی الی الصلاۃ، حدیث: 558 حسنه الالبانی. ④ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، حدیث:2119. ⑤ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاۃ.....، حدیث:636. ⑥ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ماجاء فی الثوم.....، حدیث:853. ⑦ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التیمن فی دخول المسجد، حدیث:426. ⑧ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب مایقول اذا دخل المسجد، حدیث:713.

”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

(ب) «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» ①

”میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ، اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ میں آتا ہوں۔“

(ج) «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» ②

”اللہ تعالیٰ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ (ﷺ) پر سلامتی ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

14 نبی کریم ﷺ فجر کی سنتیں گھر میں پڑھ کر مسجد کی طرف جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَعَصَبِيْ نُوْرًا وَلَحْمِيْ نُوْرًا وَدَمِيْ نُوْرًا وَشَعْرِيْ نُوْرًا وَبَشَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا» ③

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فیما یقول الرجل عند دخوله المسجد، حدیث:466 صححه الالبانی۔ ② سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث: 771 صححه الالبانی۔ ③ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه باللیل، حدیث:6316.

"اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری آنکھوں میں نور، میرے کانوں میں نور، میری دائیں جانب نور، میری بائیں جانب نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور پیدا فرما دے اور میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری جلد میں نور پیدا فرما دے اور میرے لیے نور بنا دے، میرے نور کو زیادہ کر دے، مجھے بہت زیادہ نور عطا فرما دے۔"

15. مسجد میں داخل ہونے والا پہلے سے مسجد میں موجود لوگوں کو سلام کہے، کیونکہ آپ ﷺ جب کہیں تشریف لے جاتے تو وہاں موجود لوگوں کو سلام کہتے تھے۔[1]

16. مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھیں۔[2]

17. مسجد میں ہر قسم کی خرید و فروخت ممنوع ہے۔[3]

18. مسجد میں گم شدہ جانور کا اعلان جائز نہیں ہے۔[4]

19. مسجد میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مناسب نہیں ہے۔[5]

20. کسی نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں ہے۔[6]

21. مسجد میں اسلحہ نکالنا جائز نہیں ہے۔[7] البتہ جنگی مشقوں کا مظاہرہ جائز ہے۔[8]

---

① صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم فی مجلس فیه......، حدیث: 6254. ② صحیح البخاری، کتاب الصلاة،باب اذا دَخل المسجد فلیرکع رکعیتین، حدیث:444. ③ جامع الترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی کراهیة البیع......، حدیث:322 حسنه الالبانی. ④ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد، حدیث: 568. ⑤ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب تخطی رقاب الناس......، حدیث:1118 صححه الالبانی. ⑥ جامع الترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی کراهیة المرور...... 336 صححه الالبانی. ⑦ صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد: 452. ⑧ صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب اصحاب الحراب فی المسجد، حدیث: 454-455.

22. مسجد میں بلا وجہ آواز بلند کرنا، شوروغل کرنا اور اونچی آواز میں بات چیت جائز نہیں ہے۔①

23. جُنبی، محتلم حائضہ اور نفاس والی عورت کو مسجد میں داخلے سے اجتناب کرنا چاہیے۔②
البتہ اگر مسجد سے گزرنا ناگزیر ہوتو ﴿اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ﴾ (النساء: 43) "ہاں! اگر راہ چلتے گزروتو اور بات ہے۔" کے تحت جائز ہے۔ اسی طرح حائضہ عورت بامر مجبوری مسجد میں داخل ہوسکتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ ؓ کو مسجد سے چٹائی یا کپڑا پکڑانے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی کہ میں حائضہ ہوں تو آپ نے فرمایا "تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔"③

24. مسجد میں تھوکنا جائز نہیں، اگر غلطی سے تھوک دیا جائے تو اسے فوراً صاف کرنا ضروری ہے۔④

25. مسجد میں لیٹنا، سونا اور بوقت ضرورت رات گزارنا بھی جائز ہے۔⑤

26. اگر فتنہ وشرارت کا اندیشہ نہ ہو تو عورتیں بھی مسجد میں سوسکتی اور رات گزار سکتی ہیں۔⑥

27. مساجد میں قصاص لینا اور حدود قائم کرنا جائز نہیں ہے۔⑦

28. بوقت ضرورت مسجد میں کھانا پینا جائز ہے۔⑧

---

① صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت فی المساجد، حديث:470. ② سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب فی الجُنب يدخل المسجد، حديث:232 ضعفه الالبانی. ③ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها: 298. ④ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حديث: 548. ⑤ صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب نوم الرجال فی المسجد، حديث: 440 حسنه الالبانی . ⑥ صحيح البخاری، كتاب الصلاة، بابِ نوم المرءة فی المسجد، حديث: 439. ⑦ سنن ابی داود، كتاب الحدود، باب فی اقامة الحدفی المسجد، حديث: 4490. ⑧ سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب الاكل في المسجد، حديث:3300 صححه الالبانی.

29 مسجد میں حمد باری تعالیٰ، نعت رسول ﷺ اور قرآن وحدیث کی تعلیمات پر مبنی گفتگو جائز ہے۔[1]

30 مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھنا سنت ہے۔[2]

مسجد سے نکلتے ہوئے درج ذیل دعاؤں کا پڑھنا موجب اجر وثواب ہے:

(الف) «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»[3]

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

(ب) «بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ»[4]

''اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (مسجد سے باہر آتا ہوں) اور رسول اللہ (ﷺ) پر سلامتی ہو۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرمادے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب فضائل حسان بن ثابت، حدیث: 2485. [2] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التیمن فی دخول المسجد وغیره قبل حدیث: 426. [3] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب مایقول اذا دخل المسجد، حدیث:713. [4] سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دُخول المسجد، حدیث: 771 صححه الالبانی.

اذان واقامت کے مسائل

اذان کا معنی اطلاع دینا اور خبر دار کرنا ہے۔ وہ خاص الفاظ جن کے ذریعے لوگوں کو نمازوں کے اوقات کی اطلاع دی جاتی ہے انہیں ''اذان'' کہا جاتا ہے۔ اذان اسلام کا شعار اور مسلمانوں کا امتیازی نشان ہے۔

اذان کی ابتدا 1 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اذان کے کلمات جناب عبداللہ بن زید اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو خواب میں سکھلائے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تائید وتصدیق فرمائی اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: ''کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اذان کہو۔''①

جماعت کھڑی ہوتے وقت جو خاص کلمات کہے جاتے ہیں انہیں ''اقامت یا تکبیر'' کہا جاتا ہے۔ اذان واقامت کے اہم مسائل درج ذیل ہیں:

1. جب کسی فرض نماز کا وقت ہو جائے تو کسی مسلمان مرد کو اذان کہنی چاہیے۔②
2. جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے اتنی دور بھاگ جاتا ہے جہاں اسے اذان کی آواز سنائی نہ دے۔③
3. سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہنے سے قبل وضو کیا کرتے تھے۔④

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب بدء الاذان، حدیث: 604، وسنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان؟، حدیث: 499 صححہ الالبانی. ② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من قال لیؤذن فی السفر، حدیث: 628. ③ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فی فضل التأذین، حدیث: 608. ④ سنن ابی داود، کتاب الخراج، باب فی الامام یقبل ھدایا المشرکین، حدیث: 3055. قال الالبانی صحیح الاسناد.

4 اذان (قبلہ رخ) کھڑے ہو کر اور بلند آواز سے کہنی چاہیے۔①

5 سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کے وقت اپنی انگلیاں کانوں میں رکھتے تھے۔②

6 اذان کسی اچھی اور خوب صورت آواز والے شخص کو کہنی چاہیے۔③

7 اگر غلطی سے وقت سے پہلے اذان ہو جائے تو اعلان کر کے لوگوں کو بتانا چاہیے۔④

8 سفر کے دوران بھی نماز کے وقت اذان و اقامت کہہ کر باجماعت نماز پڑھنی چاہیے۔⑤

9 اکیلا شخص بھی اذان و اقامت کہہ کر جماعت کی نیت سے نماز پڑھ سکتا ہے۔⑥

10 نمازیں جمع کرنے کی صورت میں ایک اذان اور ہر نماز کے لیے الگ اقامت کہنی چاہیے۔⑦

11 قضا شدہ نمازوں کی جماعت کروانے کے لیے بھی اذان و اقامت کہی جائے گی۔⑧

12 اذان ہو جانے کے بعد بغیر شرعی عذر کے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے۔⑨

13 سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی اذان کے کلمات درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب بدء الاذان، حدیث: 604. ② جامع الترمذي، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی ادخال الاصبع فی الاذن.....، حدیث: 197 صححہ الالبانی. ③ سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الأذان، حدیث: 499 صححہ الالبانی. ④ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الاذان قبل دخول الوقت، حدیث: 532. صححہ الالبانی ⑤ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافر، حدیث: 630. ⑥ سنن النسائی، کتاب الاذان، باب الاذان لمن یصلی وحدہ، حدیث: 666 صححہ الالبانی. ⑦ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، حدیث: 1218. ⑧ صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الاذان بعد ذھاب الوقت، حدیث: 595. ⑨ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن الخروج من المسجد، حدیث: 655.

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ

نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

نجات کی طرف آؤ نجات کی طرف آؤ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے[1]

14 فجر کی اذان میں آپ ﷺ نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دوبار یہ کلمات کہنے کا حکم فرمایا:

اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

''نماز نیند سے بہتر ہے'' ''نماز نیند سے بہتر ہے''[2]

15 رسول اللہ ﷺ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دوبار اور

① سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان؟، حدیث:499 صححه الالبانی۔

② سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان؟، حدیث:500 صححه الالبانی۔

اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔[1] البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو دو بار کہا جائے گا۔[2]

16 سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کے درج ذیل الفاظ سکھائے گئے تھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔[3]

17 سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں انیس (۱۹) کلمات والی اذان اور سترہ کلمات والی اقامت سکھائی۔[4] انیس کلمات والی اذان کو دوہری اذان یا ترجیع والی اذان کہا جاتا ہے، جو درج ذیل ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[1] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب بدء الاذان، حدیث:603. [2] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان؟، حدیث:501 صححہ الالبانی. [3] سنن ابی داود، کتاب الاذان، باب کیف الاذان، حدیث:499 صححہ الالبانی. [4] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان، حدیث:502 صححہ الالبانی.

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[1]

18 اگر انیس (۱۹) کلمات والی دوہری اذان کہی جائے تو سترہ کلمات والی اقامت یوں کہی جائے گی:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[2]

اگر مؤذن اکہری اذان کہے تو اقامت بھی کہے اور اگر اذان دوہری کہے تو اقامت بھی دوہری کہے۔

سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اپنی وفات (۵۹ ہجری) تک مکہ مکرمہ میں دوہری اذان ہی دیتے رہے۔[3]

---

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان، حدیث:502 صححہ الالبانی.

② سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان، حدیث:502 صححہ الالبانی.

③ تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی:1/499.

19. اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کہتے وقت منہ دائیں طرف اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت منہ بائیں طرف پھیرنا چاہیے۔[1]

20. سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان فجر سے کچھ دیر پہلے ''سحری کی اذان'' کہا کرتے تھے تاکہ تہجد کی نماز پڑھنے والا تھوڑا آرام کر لے اور سویا ہوا بیدار ہو جائے۔[2]

سحری کی اذان اور فجر کی اذان کے درمیان بہت زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا بلکہ سحری کا مؤذن اذان کہہ کر اُترتا تو فجر کا مؤذن چڑھ جاتا تھا۔[3]

21. خلوصِ دل سے اذان کا جواب دینے والا ضرور جنت میں داخل ہوگا۔[4]

22. اذان کے جواب میں مؤذن کے کلمات کو ہی دہرایا جائے۔ البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا جائے۔[5]

23. اذان کا جواب دینے کے بعد نبی کریم ﷺ پر مسنون درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔[6]

24. جو شخص اذان کا جواب دے، پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس کے لیے قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے:[7]

«اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ»

[1] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ھل یتتبع المؤذن فاہ ھاھنا......، حدیث:634. [2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر، حدیث: 621. [3] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر، حدیث: 1092. [4] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ، حدیث: 385. [5] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب مایقول اذا سمع المنادی، حدیث:613. [6] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن....، حدیث: 384. [7] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، حدیث:614.

”اے اللہ! اے اس کامل دعوت (اذان) اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“

25 ”وسیلہ“ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے جو صرف نبی ﷺ کو عطا فرمایا جائے گا۔ ①

26 جو شخص اذان سن کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ②

«اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا»

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے جناب محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔“

27 اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ضرور ہونا چاہیے کہ کم از کم دو رکعات پڑھی جا سکیں۔ ③

رسول اللہ ﷺ جب دیکھتے کہ لوگ (اذان کے بعد) جلدی آ گئے ہیں تو جماعت جلدی کروا دیتے اور جب دیکھتے کہ لوگ جمع نہیں ہوئے تو آپ ﷺ جماعت میں تاخیر فرما دیتے۔ ④

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، حدیث:384. ② صحیح مسلم،کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن......، حدیث: 386. ③ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب کم بین الاذان والا قامة......، حدیث:625. ④ صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت المغرب، حدیث: 560.

28. اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔[1]

29. جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔[2]

30. اذان کی طرح اقامت کا جواب بھی انھی الفاظ میں دینا چاہیے۔

31. فجر کی اذان میں اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وغیرہ الفاظ کسی حدیث سے ثابت نہیں، لہٰذا اس کے جواب میں اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہی کہا جائے۔

[1] سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء بین الاذان والا قامة، حدیث: 521 صححه الالبانی. [2] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب کراهیة الشروع فی النافلة، حدیث: 710.

نماز کی شرائط

شرط کا معنی کسی چیز کو لازم کرنا ہے، نماز کی شرائط سے مراد ایسے امور ہیں جو نماز کی قبولیت کے لیے لازمی اور ضروری ہیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز کی شرائط درج ذیل ہیں:

1. نمازی کو یہ علم ہونا ضروری ہے کہ وہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک نماز اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے۔'' (النساء: ۱۰۳) اور آپ نے ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[1]
2. نمازی کے جسم کا ہر قسم کی نجاست (جنابت، حیض، نفاس وغیرہ) سے پاک ہونا ضروری ہے۔[2]
3. نمازی کے کپڑے ہر قسم کی غلاظت سے پاک اور صاف ہونے لازمی ہیں۔[3]
4. نماز والی جگہ کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔[4]
5. نمازی کے لیے اپنا ستر ڈھانپنا اشد ضروری ہے۔ مرد کا ستر ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ہے۔[5] ران بھی ستر میں شامل ہے۔[6]

---

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراھیة تاخیر الصلاة عن وقتھا......، حدیث:648. ② (المائدة : ٦) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المذی، حدیث: 303. ③ سنن ابی داود، کتاب الطھارة، باب الصلاة فی الثوب الذی......، حدیث: 366 صححه الالبانی. ④ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول......220. ⑤ مسند احمد، حدیث: 6756 اسنادہٗ، حسن. ⑥ سنن ابی داود، کتاب الحمام، النھی عن التعری، حدیث:4014 صححه الالبانی.

6 کوئی شخص کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے ننگے ہوں۔[1]

7 شلوار، تہہ بند وغیرہ ٹخنوں کے نیچے لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔[2]

8 عورت کے لیے نماز کے دوران سر سے پاؤں تک سارے جسم (سوائے چہرے اور ہاتھوں کے) کا ڈھانپنا ضروری ہے۔[3]

اگر غیر محرم مرد پاس ہوں تو عورت کے لیے چہرے اور ہاتھوں کا چھپانا بھی ضروری ہے۔[4] کیونکہ عورت سراپا ستر ہے۔

9 نمازی کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے وضو کے بعد قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کرنے کا حکم فرمایا۔[5]

10 اگر کوشش کے باوجود قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل زیادہ مطمئن ہو اسی طرف نماز پڑھ لیں۔[6]

11 اگر دوران نماز قبلے کی سمت کا علم ہو جائے تو نمازی فوراً اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لے۔[7]

12 نبی کریم ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔[8]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلّی فی الثوب الواحد......، حدیث:354. [2] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الاسبال فی الصلاۃ، حدیث:637 صححه الالبانی. [3] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب المرءة تصلی بغیر خمار، حدیث:641 صححه الالبانی. [4] جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب ۱۸، حدیث:1173 صححه الالبانی. [5] صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب من رد فقال علیك السلام، حدیث: 6251. [6] جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الرجل یصلی لغیر القبلة...... حدیث: 345 حسنه الالبانی. [7] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجه نحو القبلة......، حدیث:399. [8] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر ......، حدیث:972.

نماز میں ناجائز کام

1. دوران نماز گفتگو کرنا منع ہے۔[1]
2. نماز میں ادھر ادھر جھانکنا جائز نہیں، یہ شیطانی حرکت ہے۔[2]
3. نماز میں کولہوں (کوکھ) پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔[3]
4. نماز کی حالت میں اپنی نظر کو آسمان کی طرف اُٹھانا سخت منع ہے۔[4]
5. نماز کے لیے وضو کرنے کے بعد اور نماز کی حالت میں تشبیک (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں مضبوطی سے داخل کرنا اور انگلیاں چٹخانا) جائز نہیں ہے۔[5]
6. نماز میں سدل (کندھوں یا سر پر رکھے ہوئے کپڑے کے دونوں کناروں کو ملائے بغیر آگے لٹکانا) اور منہ ڈھانپنا منع ہے۔[6]
7. دوران نماز کپڑوں کو سمیٹنا اور بالوں کو درست کرنا جائز نہیں ہے۔[7]
8. نماز کی حالت میں سجدے کی جگہ سے کنکریاں وغیرہ ہٹانا منع ہے اور اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ اجازت ہے۔[8]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب ماینهی عنه من الکلام فی الصلاة، حدیث: 1200. [2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاة، حدیث:751. [3] صحیح البخاری،کتاب الجمعة، باب الخصر فی الصلاة، حدیث: 1219. [4] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاة، حدیث:428. [5] سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الهدی فی المشی الی الصلاة، حدیث: 562 صححه الالبانی. [6] سنن ابی داود، کتاب الصلاة،باب ماجاء فی السدل فی الصلاة، حدیث:643 حسنه الالبانی. [7] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب لایکف شعرا، حدیث: 815. [8] صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب مسح الحصا فی الصلاة، حدیث: 1207.

9 نماز میں جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا جب کسی نمازی کو جمائی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرے۔[1] اور ''ہاہا'' نہ کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے شیطان ہنستا ہے۔[2] اس لیے جمائی آنے پر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔[3]

10 رسول کریم ﷺ نے ایک بیمار کو تکیے پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو تکیہ اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا: ''اگر استطاعت ہے تو زمین پر نماز پڑھو ورنہ اشارے سے پڑھ لو اور سجدے میں رکوع کی نسبت زیادہ جھکو۔''[4]

11 دوران نماز سلام کا جواب دینا جائز نہیں البتہ جواباً ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے۔[5]

12 نماز میں کسی کی چھینک کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہنا بھی جائز نہیں ہے۔[6]

نماز میں جائز امور

- دورانِ نماز خشیتِ الٰہی کے باعث رونا اور اللہ کے حضور گریہ وزاری کرنا جائز ہے۔[7]
- امام کو بھول جانے پر آیت یاد کروانے کے لیے لقمہ دینا جائز ہے۔[8]
- قرأت کے علاوہ کسی غلطی پر امام کو آگاہ کرنے کے لیے مردوں کا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا اور عورتوں کا تالی بجانا جائز ہے۔[9]

[1] جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ التثاؤب فی الصلاۃ، حدیث:370 صححہ الالبانی۔ [2] صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، حدیث: 3289. [3] صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب تشمیت العاطس......، حدیث: 2995. [4] اَلسُّنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب الایماء بالرکوع والسجود، حدیث: 3669. [5] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رد السلام فی الصلاۃ، حدیث:925 صححہ الالبانی۔ [6] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ، حدیث:537. [7] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب البکاء فی الصلاۃ، حدیث:904 صححہ الالبانی۔ [8] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الفتح علی الامام فی الصلاۃ، حدیث:907 حسنہ الالبانی۔ [9] صحیح البخاری، ابواب العمل فی الصلاۃ، باب التصفیق للنساء، حدیث:1203.

- نماز کی حالت سے کسی کو مطلع کرنے کے لیے ہلکا سا کھانسنا جائز ہے۔ ①
- نماز کے دوران کپڑے میں تھوک کر اسے ملنا جائز ہے۔ ②
- چٹائی، بینچ اور مصلے پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ ③ البتہ نماز میں خلل ڈالنے والے منقش مصلوں اور پردوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ④
- دوران نماز نقصان دہ چیز مثلاً: سانپ، بچھو وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔ ⑤
- کسی بیماری، بڑھاپے یا معذوری کے باعث لاٹھی پر ٹیک لگا کر یا کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ ⑥
- بڑھاپے، بیماری یا عذر کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔ ⑦
- کسی مصیبت اور پریشانی کے موقع پر نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھنا مسنون ہے۔ ⑧
- سخت گرمی کے موسم میں سجدے کی جگہ کپڑا اچھانا جائز ہے۔ ⑨
- نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو (جہاں تک اس کا ہاتھ جا سکے) روکنے کی کوشش کرے۔ ⑩

---

① سنن ابن ماجه، كتاب الادب، باب الاستئذان، حديث:3708 ضعفه الالبانى. ② سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب البصاق يصيب الثوب، حديث:389 صححه الاليانى. ③ صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب الصلاة على السطوح والمنبر الخشب، حديث:377. ④ صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب ان صلى فى ثوب مصلب......، حديث:374. ⑤ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب العمل فى الصلاة، حديث: 921 صححه الالبانى. ⑥ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يعتمد فى الصلاة على العصا، حديث: 948 صححه الالبانى. ⑦ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث:731. ⑧ صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب فضل اللهم لك الحمد، حديث:797. ⑨ صحيح البخاري، كتاب المساجد، باب السجود على الثوب، حديث:385. ⑩ صحيح البخارى،كتاب الصلاة،باب يرد المصلى من مربين يديه،حديث: 509.

- جوتے اگر نجاست سے پاک اور صاف ہوں تو ان میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔①
- اگر دورانِ نماز دل میں شیطانی وسوسے پیدا ہوں تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ'' پڑھنا جائز ہے۔②
- نماز کے دوران ذہن میں کوئی سوچ آنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔③
- نبی کریم ﷺ بسا اوقات اپنی کم سن نواسی امامہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھا کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ جب رکوع اور سجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے اور قیام میں دوبارہ اٹھا لیتے تھے۔④
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اپنے بچپن میں حالت سجدہ میں نبی کریم ﷺ کی کمر پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ سجدے کو قدرے طویل کر دیتے تھے۔⑤
- نمازی کو چھینک آنے پر (دل میں) ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنے کی اجازت ہے۔⑥

نمازِ باجماعت کے اَحکام

1. باجماعت نماز کا ثواب اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے۔⑦
2. بغیر شرعی عذر کے باجماعت نماز کے لیے مسجد میں نہ آنا ''نفاق'' کی علامت ہے۔⑧
3. نبی ﷺ نے نابینا صحابی کو مسجد میں آ کر باجماعت نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔⑨

---

① صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعال، حدیث:386. ② صحیح مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاۃ، حدیث: 2203. ③ صحیح البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب یفکر الرجل الشیء فی الصلاۃ، حدیث: 1221. ④ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا حمل جاریة صغیرۃ......، حدیث: 516. ⑤ سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب هل یجوزان تکون سجدۃ......، حدیث: 1141 صححه الالبانی. ⑥ جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الرجل یعطس......، حدیث: 404 حسنه الالبانی.
⑦ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعة، حدیث:645.
⑧ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعة......، حدیث: 654.
⑨ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب یجب اتیان المسجد......، حدیث: 653.

4. جس جگہ تین آدمی ہوں اور وہ باجماعت نماز نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب ہوجاتا ہے۔[1]

5. اگر کسی جگہ دو آدمی ہوں تو انہیں نماز کی جماعت کروانی چاہیے۔[2] ایسی صورت میں مقتدی امام کے برابر اس کی دائیں جانب کھڑا ہوگا۔[3]

6. اکیلا آدمی بھی اذان واقامت کہہ کر جماعت کی نیت سے نماز پڑھ سکتا ہے۔[4]

7. جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔[5]

8. جماعت کھڑی تو اس میں بھاگ کر شامل ہونے کی بجائے اطمینان ووقار سے شریک ہونے کا حکم ہے۔[6]

9. شدید سردی اور زیادہ بارش ہو تو گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔[7]

10. اگر عورتیں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت طلب کریں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہیے۔[8] البتہ خواتین کو خوشبو لگا کر مسجد میں آنا جائز نہیں۔[9] تاہم عورتوں کا گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔[10]

11. عورت عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے، لہٰذا جس گھر میں امامت کے قابل کوئی

---

① سنن أبی داود،كتاب الصلاة، باب التشديد فی ترك الجماعة، حديث: 547حسنه الالبانی. ② صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب اثنان فما فوقها جماعة، حديث: 658. ③ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب وضوء الصبيان، حديث: 859. ④ سنن النسائی، كتاب الاذان، باب الاذان لمن يصلی وحده، حديث: 666 صححه الالبانی. ⑤ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب كراهية الشروع فی النافلة، حديث: 710. ⑥ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب لايسعی الی الصلاة، حديث: 636 صححه الالبانی. ⑦ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الرخصة فی المطر والعلة......، حديث: 666. ⑧ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب خروج النساء الی المساجد، حديث: 865. ⑨ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد......، حديث:443. ⑩ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، حديث: 567 صححه الالبانی.

خاتون ہو اس گھر کی خواتین کو اپنے گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ①

12 عورتوں کی امامت کروانے والی خاتون پہلی صف کے درمیان میں کھڑی ہو۔ مرد امام کی طرح آگے اکیلی کھڑی نہیں ہوگی۔ ②

13 جماعت کے بعد اسی مسجد میں اسی نماز کی دوسری جماعت کرانا جائز ہے۔ ③

14 اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو، پھر اسی نماز کی جماعت پالے تو جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھ لے، اس کے لیے پہلی نماز نفل ہو جائے گی۔ ④

15 جو شخص باجماعت نماز پڑھنے کے لیے بروقت مسجد کی طرف گیا مگر جماعت ہو چکی تھی تو اسے باجماعت نماز کا پورا ثواب حاصل ہوگا۔ ⑤

16 نماز کی تکمیل اور خوب صورتی کے لیے صفوں کا سیدھا اور درست ہونا اشد ضروری ہے۔ ⑥

17 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں ایک دوسرے کے پاؤں کے ساتھ پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔ ⑦

18 اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ ⑧

19 اگر صف میں جگہ ہو تو صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔ ⑨

---

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب امامة النساء، حدیث: 591 حسنه الالبانی.
② سنن دارقطنی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ النساء جماعة....، حدیث: 1507.
③ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الجمع فی المسجد مرتین، حدیث:574 صححه الالبانی. ④ جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الرجل یصلی وحدهٗ، حدیث:219 صححه الالبانی. ⑤ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فیمن خرج یرید الصلاۃ، حدیث:564 صححه الالبانی. ⑥ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اقامة الصف......، حدیث: 722. ⑦ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الزاق المنکب بالمنکب......، حدیث:725. ⑧ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب تسویة الصفوف: 664 صححه الالبانی. ⑨ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یصلی وحده خلف الصف، حدیث: 682 صححه الالبانی.

20 اگر اگلی صف میں کھڑے ہونے کی بالکل گنجائش نہ ہو تو امید ہے کہ اضطراری حالت میں اکیلے شخص کی نماز ہو جائے گی۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ ایسی صورت میں اگلی صف سے ایک آدمی کو پیچھے کھینچ لیا جائے اور وہ اسے ایک مقتدی اور ایک امام والے مسئلہ پر قیاس کرتے ہیں یعنی جب دو آدمی باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں اور دوسرا مقتدی آ جائے تو وہ پہلے کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لے گا۔①

21 عورت تنہا صف میں کھڑی ہو سکتی ہے۔②

22 نماز باجماعت کے لیے پہلے مردوں کی صفیں بنائی جائیں اور امام کے بالکل پیچھے عقل مند اور دانا لوگ کھڑے ہوں۔③ پھر بچوں کی صف مردوں کی صفوں کے پیچھے بنائی جائے۔④ اگر بچے مردوں کے ساتھ بھی کھڑے ہو جائیں تو جائز ہے۔⑤ مردوں (اور بچوں) کے بعد عورتوں کی صف بنائی جائے۔⑥

امامت کے مسائل

1 امامت کا حق دار وہ ہے جو قرآن و سنت کا عالم ہو۔⑦

2 اگر سات سال کے بچے کو دوسرے لوگوں کی نسبت قرآن مجید زیادہ یاد ہو تو اسے امام بنایا جا سکتا ہے۔⑧

① صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل حادیث: 3010.
② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب المرءة وحدها تکون صفا، حدیث:727.
③ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسویة الصفوف واقامتها، حدیث:432.
④ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب مقام الصبیان من الصف، حدیث: 677 ضعفه الالبانی. ⑤ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب المرءة تکون وحدها صفا، حدیث:727. ⑥ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة فی النافلة، حدیث:658. ⑦ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من احق بالامامة، حدیث:672. ⑧ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ٥٤، حدیث: 4302.

3. نابینا عالم دین کو امام بنانا جائز ہے۔ ①
4. امام کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو امامت کی اجازت نہیں۔ ②
5. جس امام پر لوگ (شرک، بدعت، جہالت اور گناہوں کے باعث) ناراض ہوں، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ③
6. کوئی بڑا عالم دین اپنے سے کم علم والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز فجر ادا کی تھی۔ ④
7. مسافر امام مقامی لوگوں کی امامت کروا سکتا ہے البتہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقیم لوگ اپنی نماز مکمل کریں گے۔ ⑤
8. فتنے سے بچنے کے لیے فاسق وفاجر اور گناہ گار شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ⑥
9. اگر امام غلط نماز پڑھائے تو اس کی کوتاہی کا مقتدی کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ⑦
10. اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان دیوار وغیرہ حائل ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ⑧
11. کوئی شخص کسی مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے بعد دوسری مسجد میں جا کر اسی نماز کی امامت کروا سکتا ہے۔ اس کے لیے پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہوگی۔
12. امام کا فرض ہے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بچے، بوڑھے، بیمار، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے۔ ⑨

---

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب امامة الاعمیٰ، حدیث: 595 صححه الالبانی. ② صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من احق بالامامة، حدیث:673. ③ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یوم القوم وهم لهٗ کارهون، حدیث: 593 صححه الالبانی. ④ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تقدیم الجماعة.....، حدیث:274. ⑤ سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاۃ، تفریع صلاۃ السفر، باب متی یتم المسافر، حدیث: 1229، قال الالبانی ضعیف. ⑥ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب امامة المفتون......، حدیث: 695. ⑦ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اذا لم یتم الامام......، حدیث: 694. ⑧ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یاتم بالامام وبینهما جدار، حدیث: 1126 صححه الالبانی. ⑨ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اذا طول الامام وکان للرجل حاجة، حدیث: 701.

13 امام کا فرض ہے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بچے، بوڑھے، بیمار، کمزور اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔[1]

14 رسول اللہ ﷺ دورانِ نماز بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتے تھے۔[2]

15 مختصر اور ہلکی نماز کا مفہوم یہ ہے کہ قیام میں سورۂ فاتحہ کے بعد کی قراءت کم کر دی جائے کیونکہ رکوع، سجود اور دیگر ارکان اطمینان سے ادا نہ کرنے والے کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تیری نماز نہیں ہوئی۔''[3]

16 نماز باجماعت سے فارغ ہو کر امام کو مقتدیوں کی طرف رخ کر لینا چاہیے۔[4]

17 مقتدیوں کے لیے لازم ہے کہ وہ امام کی کامل اقتدا کریں اور رکوع، سجود، قیام اور سلام پھیرنے میں امام سے سبقت لے جانے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔[5]

18 امام نماز پڑھا رہا ہو تو بعد میں آنے والا نمازی امام کو جس حالت میں پائے، تکبیر تحریمہ کہہ کر اسی حالت میں شامل ہو جائے۔[6]

19 اگر امام دورانِ نماز امامت کے قابل نہ رہے تو پیچھے کھڑا مقتدی آگے بڑھ کر امام بن جائے اور نماز مکمل کروائے۔ جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملے کے وقت جناب عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔[7]

20 امام کو امامت کے لیے آتے دیکھ کر مقتدیوں کو نماز کے لیے کھڑے ہو جانا چاہیے۔[8]

---

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ......، حدیث: 466. ② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاۃ عند بکاء الصبی......، حدیث: 707. ③ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب امر النبی الذی لایتم رکوعہ......، حدیث: 793. ④ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم، حدیث: 846. ⑤ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن مبادرۃ الامام......، حدیث:415. ⑥ جامع الترمذی، ابواب السفر، باب ماذکر فی الرجل یدرک الامام وھو ساجد......، حدیث: 591 صححہ الالبانی. ⑦ صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قصہ البیعۃ......، حدیث: 3700. ⑧ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس اذا رأوا الامام، حدیث: 637.

نماز کا آغاز

* اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی نماز مقبول ہے جو طریقۂ نبوی کے مطابق ادا کی جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔'' ①
* نماز شروع کرنے سے پہلے دل میں نیت کرنا ضروری ہے کہ میں یہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کر رہا ہوں کیونکہ اعمال کی قبولیت کا انحصار نیتوں پر ہے۔ ② نماز کے لیے زبان سے نیت کے الفاظ پڑھنا سنت رسول اور عمل صحابہ سے ثابت نہیں۔
* اگر کوئی معذوری اور مجبوری نہ ہو تو نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کا حکم ہے، کسی شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر اور لیٹ کر بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ ③
* نماز کے وقت منہ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔ (البقرہ: 144)
* نماز کی ابتدا تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ سے ہوتی ہے۔ ④ اسے تکبیر اُولیٰ اور تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔
* رسول اللہ ﷺ تکبیر اولیٰ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا

① صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة.....، حديث: 631. ② صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي.....، حديث: 1. ③ صحيح البخاري، كتاب تقصير الصلاة، باب اذا لم يُطق قاعدا ......، حديث: 1117. ④ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الى اين يرفع يديه، حديث: 738.

کرتے تھے۔① اسے رفع الیدین کہا جاتا ہے۔ رفع الیدین میں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھانا بھی جائز ہے۔②

* رفع الیدین کرتے وقت ہاتھوں سے کانوں کو پکڑنا یا چھونا حدیث سے ثابت نہیں، نیز ہاتھ اُٹھانے کے مقام میں مردوں اور عورتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔
* رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانے یا زیادہ فاصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔③
* تکبیر کہہ کر اور رفع الیدین کر کے اپنا دایاں ہاتھ بائیں کی کلائی پر رکھیں۔④ اور سینے پر باندھ لیں۔⑤
* دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کہنی، ہتھیلی کی پشت، کلائی اور جوڑ پر رکھنا بھی جائز ہے۔⑥
* سیدنا ھلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز کے قیام میں) سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔⑦
* مشہور تابعی جناب طاوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انہیں سینے پر باندھا کرتے تھے۔⑧
* ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔⑨

---

① صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب الىٰ اين يرفع يديه، حديث:738.
② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين......، حديث: 391.
③ صحيح ابن خزيمه، حديث: 459 قال الالبانى، اسناده صحيح. ④ صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب وضع اليمنىٰ على اليسرى، حديث:740. ⑤ صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب وضع اليمين على الشمال فى الصلاة، حديث: 479 صححه ابن خزيمه.⑥سنن نسائى،كتاب الافتتاح،باب فى الامام اذارئ الرجل قدوضع......، حديث:888 حسنه الالبانى. ⑦ مسند احمد، حديث: 21967.
⑧ سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنىٰ على اليسرىٰ فى الصلاة، حديث: 759 صححه الالبانى. ⑨ شرح صحيح مسلم للنووى، كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنىٰ على اليسرىٰ بعد تكبيرة، تحت حديث: 896- 4/115.

استفتاح کی دعائیں

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر درج ذیل دعائیں یا کوئی ایک دعا پڑھنا مسنون ہے:

1 «اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ»[1]

”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ، برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔“

2 «سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ»[2]

”اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب مایقول بعد التکبیر، حدیث: 744.

[2] جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب مایقول عند افتتاح الصلاۃ، حدیث: 242 صححه الالبانی.

③ «اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا» [1]

''اللہ سب سے بڑا، بہت بڑا ہے اور تمام تعریفات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور میں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''

تعوّذ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ

① استفتاح کی دعا یا دعاؤں کے بعد تعوّذ پڑھنا ضروری ہے جو یہ ہے:

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ» [2]

''میں ہر ایک کی سننے والے اور سب کچھ جاننے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے، اس کے خطروں سے، اس کی پھونکوں سے اور اس کے وسوسے سے۔''

② «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» پڑھنا بھی جائز ہے۔ [3]

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

③ تعوّذ کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت ہے۔ [4]

---

① صحيح مسلم، كتاب المساجد،باب ما يقول بين تكبيرة الاحرام والقراءة، حديث: 601. ② سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح.....، حديث: 775 صححه الالبانی. ③ صحيح البخاری، كتاب الادب، باب الحذر من الغضب، حديث: 6115. ④ صحيح ابن خزيمه، كتاب الصلاة، باب ذكر ==>

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز (میں قرأت) کا آغاز بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ سے کیا کرتے تھے۔ ①

4 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ ②

لہٰذا امام کو اختیار ہے کہ وہ جہری قرأت والی نمازوں میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کو جہری یا سری یعنی آہستہ یا بلند آواز سے جیسے چاہے پڑھ سکتا ہے۔

5 ہر نمازی کے لیے ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ نمازی اکیلا ہو یا جماعت کے ساتھ، امام ہو یا مقتدی، مقیم ہو یا مسافر، امام سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر رہا ہو یا کسی اور سورت کی، فرض پڑھ رہا ہو یا نفل، نماز جنازہ ہو یا کوئی اور نماز، جب تک نمازی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«لَا صَلَاةَ لِمَنۡ لَّمۡ يَقۡرَءۡ بِفَاتِحَةِ الۡكِتَابِ» ③

''جس شخص نے (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی، اس کی نماز نہیں۔''

6 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے۔'' جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ (جب) ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (تب بھی پڑھیں؟) تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

==>الدليل علىٰ ان بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ آية من فاتحة الكتاب، حديث:493.
① جامع الترمذی، ابواب مواقيت الصلاة، باب من رئ الجهر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، حديث : 245 حسنه الحافظ زبير علی زئی. ② سنن النسائی، كتاب الافتتاح، باب ترك الجهر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، حديث : 906 صححه الالبانی. ③ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والماموم، حديث:756.

اس وقت دل میں پڑھ لیا کرو۔ ①

❊ سورۂ فاتحہ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا ضروری ہے، صرف ایک رکعت میں پڑھ لینا کافی نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز کا طریقہ سمجھاتے ہوئے فرمایا تھا:

''جب تو قبلہ رخ ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو پڑھنا چاہو پڑھو'' اور آخر میں فرمایا: ثُمَّ اصْنَعْ ذَالِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ''پھر یہ کام نماز کی ہر رکعت میں کرو۔'' ②

7. سورۂ فاتحہ مع ترجمہ درج ذیل ہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○﴾

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو نہایت رحم کرنے والا از حد مہربان ہے، ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بدلے کے دن کا مالک ہے، (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا، جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔''

8. رسول کریم ﷺ سورۂ فاتحہ کی ہر آیت الگ الگ پڑھتے تھے۔ ③

9. سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کا حکم ہے۔ ④

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة، حديث: 395. ② مسند احمد، حديث:18995، صححه شعيب الارناؤط. ③ جامع الترمذى، كتاب القراءات، باب فى فاتحة الكتاب، حديث: 2927 صححه الالبانى.
④ صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب جهر المأموم بالتامين، حديث: 782.

10. اکیلا اور امام کی اقتدا میں ظہر و عصر پڑھنے والا آمین آہستہ کہے گا۔ مگر جن نمازوں میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے (فجر، مغرب اور عشا) ان میں امام اور مقتدی بلند آواز سے آمین کہیں گے جیسا کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو بلند آواز سے آمین کہا۔ ①

11. نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ②

12. سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہتے کہ مسجد گونج جایا کرتی تھی۔ ③

سورۂ فاتحہ کے بعد قرأت

- سورۂ فاتحہ کے بعد اکیلے نمازی اور امام کے لیے پہلی دو رکعتوں میں قرآن مجید کی کوئی سورت یا کچھ حصہ تلاوت کرنا مسنون ہے۔ ④
- مقتدی کے لیے ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد اور کوئی سورت پڑھنا جائز ہے جبکہ باقی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔ ⑤
- تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا قرآنی آیات پڑھنا بھی جائز ہے۔ ⑥

① جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی التامین، حدیث: 248 صححہ الالبانی۔ ② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب جهرالامام بالتامین، حدیث: 780. ③ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب جهرالامام بالتامین، تعلیقاً قبل حدیث: 780. ④ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب مایقرء فی الاخریین......، حدیث: 776. ⑤ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاۃ والسنة فیها، باب القراءۃ خلف الامام، حدیث: 843 صححه الالبانی۔ ⑥ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظهر والعصر، حدیث: 452.

- آپ ﷺ ظہر وعصر میں سرّی قرأت کرتے تھے۔ ①

نمازوں میں مسنون قرأت

- نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد جہاں سے چاہیں قرآنی آیات اور سورتوں کی قرأت کر سکتے ہیں۔ تاہم آپ ﷺ عام طور پر مختلف نمازوں میں درج ذیل سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے:
- آپ ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرماتے۔ ②
- نماز فجر میں آپ ﷺ قرآن مجید کی ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔ ③
- نبی کریم ﷺ نماز فجر میں سورۂ ق ~ والقرآن المجید بھی پڑھا کرتے تھے۔ ④
- آپ نے فتح مکہ کے موقع پر نماز فجر میں سورۃ المومنون کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا تھا۔ ⑤
- رسول کریم ﷺ نے نماز فجر میں سورۃ التکویر تلاوت فرمائی۔ ⑥
- آپ ﷺ نے دورانِ سفر صبح کی نماز میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھی۔ ⑦
- نبی ﷺ نے ایک مرتبہ نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الزلزال تلاوت فرمائی۔ ⑧

---

① صحیح البخاری، کتاب صفۃ الصلاۃ، باب من خافت القراءۃ فی الظھر والعصر،حدیث:777. ② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر،حدیث: 726. ③ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، حدیث: 461. ④ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، حدیث: 458. ⑤ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، حدیث: 455. ⑥ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، حدیث: 456. ⑦ سنن ابی داود، ابواب قراءۃ القرآن، باب فی المعوذ تین، حدیث: 1462 صححہ الالبانی. ⑧ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یعید سورۃ، حدیث :816 حسنہ الالبانی.

- رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ الٓمّٓ السجدۃ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ﴾ (سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔①
- نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الْاَعْلٰی اور دوسری میں سورۃ الْغَاشِیَۃ کی تلاوت مسنون ہے۔②
- نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الجمعۃ اور دوسری میں سورۃ المنافقون پڑھنا بھی سنت ہے۔③
- نماز عید کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا سنت ہے۔④
- رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نمازوں میں سورۃ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ اور سورۃ الْقَمَرَ کی بھی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔⑤
- ظہر وعصر کی نمازوں میں سورۃ اللیل پڑھنا سنت ہے۔⑥
- ظہر وعصر کی نمازوں میں سورۃ البروج اور سورۃ الطارق پڑھنا بھی مسنون ہے۔⑦
- رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں ۳۰ آیات کے برابر اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں ۱۵ آیات کے برابر قرأت کرتے تھے اور عصر کی نماز میں قرأت اس سے نصف ہوتی تھی۔⑧
- مغرب کی نماز میں آپ ﷺ سورۃ الطور کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔⑨

① صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب مایقرء فی صلاۃ الفجریوم الجمعۃ، حدیث: 891. ② صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرء فی صلاۃ الجمعۃ، حدیث:878. ③ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرء فی صلاۃ الجمعۃ، حدیث:877. ④ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرءفی صلاۃ الجمعۃ، حدیث:878. ⑤ صحیح مسلم، کتاب العیدین، باب مایقرء فی صلاۃ العیدین، حدیث: 891. ⑥ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، حدیث: 459. ⑦ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظہر والعصر، حدیث: 805 حسنہ الالبانی. ⑧ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظہر والعصر، حدیث:452 صححہ الالبانی. ⑨ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الجہر فی المغرب، حدیث:765.

- نماز مغرب میں سورۃ المرسلات پڑھنا بھی مسنون ہے۔ ①
- آپ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۃ الاعراف متفرق مقامات سے تلاوت فرمائی۔ ②
- نماز عشاء میں سورۃ التین کی تلاوت مسنون ہے۔ ③
- آپ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بحیثیت امام نماز عشاء میں سورۃ الشمس، سورۃ اللیل، سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الاعلیٰ پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ④
- عشاء کی نماز میں سورۃ الانشقاق کی تلاوت کرنا بھی سنت ہے۔ ⑤
- نماز مغرب میں قصار مفصل (الزلزال تا الناس) عشاء میں اوساط مفصل (الطارق تا البینہ) اور فجر میں طوال مفصل (قٓ سے البروج) پڑھنا بہتر ہے۔ ⑥
- نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھنا بھی جائز ہے۔ ⑦
- نماز میں قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کرنا بھی جائز ہے۔ ⑧
- اگر کسی شخص کو قرآن مجید کی کوئی آیت بھی یاد نہ ہو تو وہ (یاد کرنے کی کوشش کرے اور جب تک یاد نہ ہو تو) سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ ⑨
- نماز کی قرأت میں سورتوں کی تقدیم و تاخیر جائز ہے۔ ⑩

---

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی المغرب، حدیث:763. ② سنن النسائی، کتاب الافتتاح، القراءۃ فی المغرب بآلمٓصٓ، حدیث:990 صححہ الالبانی. ③ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی العشاء، حدیث: 769. ④ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی العشاء، حدیث: 465. ⑤ صحیح البخاری، کتاب الاذان باب الجہر فی العشاء، حدیث:766. ⑥ سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تخفیف القیام والقراءۃ، حدیث: 982 صححہ الالبانی. ⑦ جامع الترمذی، ابواب فضائل عمل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، حدیث: 2897 صححہ الالبانی. ⑧ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب امامۃ العبد والمولی، قبل حدیث: 692. ⑨ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب مایجزئ الامیّ والاعجمی من القراءۃ، حدیث: 832 صححہ الالبانی. ⑩ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، حدیث:772.

* نماز میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا بھی جائز ہے۔ ①
* آپ ﷺ نمازِ تہجد میں تسبیح والی آیت پڑھتے تو (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کرتے، جب سوال والی آیت پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب تعوّذ والی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ②
* نبی کریم ﷺ جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" پڑھتے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" کہتے تھے۔ ③
* رسول اللہ ﷺ جب سورۃ القیامۃ کی آخری آیت ﴿أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ﴾ کی تلاوت فرماتے تو جواباً "سُبْحَانَكَ" کہتے تھے۔ ④
* نبی ﷺ اپنی بعض نمازوں میں یہ پڑھا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا" ⑤ لہٰذا کسی بھی حساب والی آیت کے جواب میں یہ دعا پڑھنا جائز ہے۔

رکوع کا طریقہ اور دعائیں

* نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جانے سے پہلے، رکوع سے اُٹھتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتدا میں رفع الیدین یعنی اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر یا کانوں تک اُٹھانا رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔ ⑥

① سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب ترديدالآية، حديث: 1010 حسنه الالبانی.
② صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة فی صلاة الليل، حديث:772. ③ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء فی الصلاة، حديث: 883 صححه الالبانی. ④ سنن ابی داوٗد، كتاب الصلاة، باب الدعاء فی الصلاة، حديث: 884 صححه الالبانی. ⑤ صحيح ابن خزيمه، جماع ابواب الكلام المباح فی الصلاة، باب مسئلة الرب......، حديث:849 قال الاعظمی: اسناده حسن. ⑥ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذاقام من الركعتين، حديث:739.

- سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابتدائے نماز میں، قرأت کے بعد رکوع میں جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہوتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ①
- جناب وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جو ''حضر موت'' کے باشندے تھے، وہ ۹ ہجری میں مدینہ طیبہ آ کر مسلمان ہوئے اور تھوڑے عرصے بعد واپس اپنے وطن چلے گئے، پھر ۱۰ ہجری میں دوبارہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے، ان کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے شروع میں، رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے ہوئے سردی کے باعث اوپر لیے ہوئے کپڑوں سے باہر ہاتھ نکال کر رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا۔ ②
- رکوع میں جاتے ہوئے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں (یا کانوں) تک اُٹھائیں۔ ③
- رکوع میں پشت بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو پشت کے برابر یعنی سر کو نہ زیادہ اونچا کریں اور نہ نیچا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ ④
- رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھیں اور بازوؤں کو تان کر رکھیں۔ ⑤
گھٹنوں کو پکڑیں اور کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھیں۔ ⑥
- رکوع میں درج ذیل دعائیں (یا کوئی ایک دعا) پڑھیں:

---

① سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه......، حديث: 744 صححه الالبانی. ② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنىٰ على اليُسرىٰ، حديث: 401. ③ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين، حديث: 739 صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين......، حديث:390. ④ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة، حديث: 498. ⑤ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: 730 صححه الالبانی. ⑥ جامع الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء ان يجافی......، حديث: 260 صححه الالبانی.

1. «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ»[1]

"میرا رب عظیم پاک ہے۔"

2. «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ» تین بار

"اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریف اسی کی ہے۔"[2]

3. «سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»[3]

"اے اللہ! تیرے لیے ہی پاکی اور تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

4. «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ»[4]

"اے ہمارے رب! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

5. «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»[5]

"فرشتوں اور جبریل کا رب بہت پاک، مقدس ہے۔"

6. «سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ»[6]

"پاک ہے اللہ تعالیٰ غلبے، بادشاہی، بڑائی اور عظمت والا۔"

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل، حدیث: 772. ② سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ،باب مقدار الرکوع والسجود، حدیث: 885 صححہ الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث: 485. ④ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء فی الرکوع، حدیث: 794. ⑤ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقول فی الرکوع والسجود، حدیث:487. ⑥ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب مایقول الرجل في رکوعه وسجوده، حدیث:873 صححه الالبانی.

7 «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي» [1]

''اے اللہ! میں تیرے سامنے جھک گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرا فرمان بردار ہو گیا، میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے سامنے عاجزی کر رہے ہیں۔''

- نماز میں رکوع اور سجود پورا نہ کرنے والا نماز کا چور ہے۔ [2]

قومہ کے مسائل اور دعائیں

- رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ''قومہ'' کہا جاتا ہے۔ قومہ میں بالکل سیدھے اور اطمینان سے کھڑے ہونا ضروری ہے۔ [3]
- رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کریں۔ [4] اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ نے سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہہ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ [5]
- امام کے ساتھ مقتدیوں کا ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہنا افضل ہے۔ [6]
- قومہ میں درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی یا سب دعائیں پڑھیں:

1 «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ» [7]

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه، حديث: 771. [2] مؤطاامام مالك، حديث: 72. [3] صحيح البخارى، كتاب الاذان،باب امر النبى ﷺ الذى لايتم ركوعه بالاعادة، حديث: 793. [4] صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب رفع اليدين......، حديث: 739. [5] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب مايقول اذا رفع رأسه من الركوع،حديث:476. [6] سنن الدارقطنى،كتاب الصلاة،باب ذكرنسخ التطبيق......، حديث:1285. [7] صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد، حديث:799.

"اے ہمارے رب! تعریف تیرے ہی لیے ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔"

2 «اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» [1]

"اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ اتنی تعریف جس سے آسمان بھر جائے زمین بھر جائے اور ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو پسند کرے۔"

3 «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» [2]

"اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریفات صرف تیرے ہی لیے ہیں، آسمانوں اور زمین کے بھرنے کے برابر اور ہر چیز کے بھرنے کے برابر جسے تو چاہے۔ اے بزرگی اور ثنا کے مالک! بندہ جو کچھ کہے تو اس کا زیادہ مستحق ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! تو جو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی کا مقام ومرتبہ اسے تیرے عذاب سے فائدہ نہیں دے سکتا۔"

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب مايقول اذارفع رأسه من الركوع، حديث:476. [2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب مايقول اذا رفع رأسه من الركوع، حديث: 477.

4 «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ» ①

''اے اللہ! تعریفات صرف تیرے ہی لیے ہیں۔ اتنی تعریف جس سے آسمان، زمین اور اس کے بعد جو کچھ ہے سب بھر جائے، اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

سجدے کے احکام اور دعائیں

- قومہ سے سجدے میں جاتے ہوئے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہیں۔ ②
- جھکتے وقت زمین پر پہلے دونوں ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھیں۔ ③
- سجدے میں سات اعضا کا زمین پر لگنا ضروری ہے، یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔ ④
- سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر رکھیں۔ ⑤
- حالت سجدہ میں دونوں قدم کھڑے ہوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے

① صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال اذا رفع رأسه من الركوع، حديث: 476. ② صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد، حديث: 803. ③ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب كيف يضع رُكبيه قبل يديه: 840 صححه الالباني. ④ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب السجود على الانف، حديث:812. ⑤ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين فى الصلاة، حديث: 723 صححه الالباني.

کی طرف مڑے ہونے چاہییں۔[1]

- سجدے میں بازو زمین سے اٹھا کر اور پہلوؤں سے دور رکھیں۔[2]

پیٹ رانوں سے جدا اور سینہ زمین سے اُونچا رکھیں۔[3]

اور دونوں بازوؤں کو کھلا رکھیں۔[4]

- سجدے میں دونوں پاؤں کی ایڑیوں کو ملانا چاہیے۔[5]
- تکیے وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔[6]
- مردوں اور عورتوں کے طریقۂ سجدہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔
- سجدے میں درج ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے:

1. «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى»[7]

"میرا پروردگار (ہر عیب سے) پاک، سب سے بلند ہے۔"

2. «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ»[8]

"اے اللہ! تو (ہر عیب سے) پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

3. «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»[9]

"فرشتوں اور جرائیل کا رب نہایت پاک اور مقدس ہے۔"

---

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث: 486.
② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب سنۃ الجلوس فی التشھد، حدیث:828.
③ صحیح مسلم،کتاب الصلاۃ،باب الاعتدال فی السجود،حدیث:493. ④ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یبدی ضبعیہ ویجافی فی السجود، حدیث: 390.
⑤ صحیح ابن خزیمہ، حدیث: 654 قال الاعظمی: اسنادہ صحیح. ⑥ السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب الایماء بالرکوع والسجود، حدیث:3669.
⑦ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ، حدیث:772. ⑧ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء فی الرکوع، حدیث: 794. ⑨صحیح مسلم،کتاب الصلاۃ،باب مایقال فی الرکوع، حدیث:487.

④ «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ» ①

”اے میرے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو معاف فرمادے۔“

⑤ «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ» ②

”اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے۔ تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی ہے۔“

⑥ «سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ» ③

”پاک ہے (اللہ تعالیٰ جو) بڑے جبر والا اور بڑی بادشاہی والا اور بڑائی والا اور عظمت والا ہے۔“

- نبی ﷺ نے رکوع اور سجدے میں قرآن مجید کی تلاوت سے منع فرمایا اور رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرنے اور سجدے میں خوب دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ④
- البتہ رکوع اور سجدہ میں قرآنی دعائیں پڑھنے کی اجازت ہے۔ ⑤

---

① صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث:483۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث:486۔

③ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب مایقول الرجل فی رکوعه وسجوده، حدیث:873 صححه الالبانی۔ ④ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النهی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود، حدیث:480 صححه الالبانی۔ ⑤ مسند احمد، حدیث:21328 قال شعیب الارناؤط: اسنادہٗ حسن۔

دو سجدوں کے درمیان جلسہ

- پہلا سجدہ کرنے کے بعد ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے سجدے سے سر اُٹھائیں۔ ①
اور سیدھے ہو کر دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ ② دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا بھی جائز ہے۔ ③ اسے ''جلسہ بین السجدتین'' یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا کہا جاتا ہے۔
- رسول کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان ایک سجدے کے برابر بیٹھا کرتے تھے اور کبھی کبھی زیادہ دیر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ بعض لوگ سمجھتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔ ④
- رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے تھے۔ ⑤
- دو سجدوں کے درمیان حسب ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے:

(الف) «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ» ⑥

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔''

(ب) «رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ» ⑦

① صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد، حدیث: 803. ② سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث:730 صححہ الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الاقعاء علی......، حدیث: 536. ④ سنن الترمذی: 2424،579 واللفظ لہ، سنن ابن ماجہ: 1053 وسندہ حسن. ⑤ صحیح مسلم، کتاب المساجد،باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ......،حدیث: 580. ⑥ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء بین السجدتین، حدیث: 850 حسنہ الالبانی. ⑦ سنن ابی داود کتاب الصلاۃ، باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ، حدیث: 874 صححہ الالبانی.

”اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“

* پھر ”اَللّٰهُ اَکْبَرُ“ کہہ کر (پہلے سجدے کی طرح) دوسرا سجدہ کریں۔[1] دوسرے سجدے میں بھی پہلے سجدے والی دعائیں پڑھیں۔

سجدۂ تلاوت کی دعا

* رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ»[2]

”اے اللہ! اس (سجدے) کے عوض میں میرے لیے اپنے پاس اجر لکھ لے، اس کے ذریعے سے میرا (گناہوں کا) بوجھ ختم کر دے، اسے اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا اور مجھ سے اسے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داود (علیہ السلام) سے قبول فرمایا۔“

جلسۂ استراحت اور دوسری رکعت

* دوسرے سجدے کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت ”اَللّٰهُ اَکْبَرُ“

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث: 730 صححه الالبانی۔ ② المستدرك للحاكم، اول كتاب الصلاة، باب التأمين، حديث:802 قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين.

کہیں اور اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔① اسے جلسۂ استراحت کہا جاتا ہے۔

* نبی کریم ﷺ اپنی نماز کی طاق (پہلی اور تیسری) رکعت کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے سیدھے بیٹھتے تھے۔②
* آپ ﷺ زمین پر (دونوں ہاتھوں سے) ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے تھے۔③ آپ بھی سنتِ رسول پر عمل کرتے ہوئے اسی طرح کریں۔
* دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر پہلی رکعت کی طرح سینے پر ہاتھ باندھ لیں اور سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ دُعائے استفتاح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔④

البتہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ضرور پڑھیں کیونکہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت ہے۔⑤

* پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی مکمل کریں۔

قعدۂ اُولیٰ

* اگر نماز کی رکعات دو سے زائد ہوں تو دو رکعات کے بعد دو زانوں بیٹھنے کو "قعدۂ اولیٰ" یا "پہلا تشہد" کہا جاتا ہے۔ قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ اگر بیماری،

① جامع الترمذی، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب ماجاء فی وصف الصلاۃ، حدیث:304 صححه الالبانی. ② صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من استوٰی قاعدا فی وتر من صلاتِہٖ......، حدیث: 823. ③ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب کیف یعتمد علی الارض اذا قام من الرکعة، حدیث: 824. ④ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ماجاء فی تکبیرة الاحرام والقراءة، حدیث:599. ⑤ صحیح ابن خزیمه، کتاب الصلاة، باب ذکر الدلیل علیٰ۔ اَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" آیة من فاتحه الکتاب، حدیث: 493.

بڑھاپے یا کسی بھی معذوری کے باعث دایاں پاؤں کھڑا کرنا مشکل ہو تو اسے بچھانا بھی جائز ہے۔①

- قعدہ کی حالت میں دایاں ہاتھ دائیں ران یا گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران یا گھٹنے پر رکھیں۔②
- دونوں بازؤں کو رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔③
- دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر لیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کریں۔④
- یا انگشت شہادت کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند کر لیں اور انگوٹھے کو موڑ کر شہادت والی انگلی کے نیچے رکھیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کریں اسے ترپن (۵۳) کی گرہ کہا جاتا ہے۔⑤
- یا چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی بند کریں، انگوٹھے اور درمیانی انگلی کو ملا کر حلقہ بنائیں اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کریں۔⑥
- قعدۂ اولیٰ میں درج ذیل تشہد پڑھنا مسنون ہے:

«اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ»⑦

① صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد......، حديث: 827. ② جامع الترمذي، ابواب الصلاة، باب كيف الجلوس في التشهد، حديث: 292و293 صححهما الالبانی. ③ سنن النسائی، كتاب السهو، باب موضع الذراعين، حديث:1263 صححه الالبانی. ④ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجوس فی الصلاة، حديث: 579. ⑤ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلاة، حديث: 580. ⑥ سنن ابی داود، ابواب تفريع استفتاح الصلاة، باب رفع اليدين فی الصلاة، حديث:726 صححه الالبانی.
⑦ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، حديث:402.

''تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

- ان کلمات کو ادا کرنے سے زمین و آسمان میں موجود ہر نیک بندے کو نمازی کا سلام پہنچ جاتا ہے۔ [1]
- رسول کریم ﷺ قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ [2]
- قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد مسنون درود شریف اور دُعائیں پڑھنا بھی جائز و مستحب ہے۔ [3]

تیسری رکعت

اگر نماز تین یا چار رکعات والی ہو تو قعدۂ اُولیٰ کے بعد ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے رفع الیدین کریں اور سیدھے کھڑے ہو کر سینے پر ہاتھ باندھ لیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ سمیت سورۂ فاتحہ کی قرأت کریں اور نماز کی باقی رکعات مکمل کریں۔

قعدۂ اخیرہ

آخری رکعت مکمل کر کے ''قعدۂ اخیرہ'' یعنی سلام والے تشہد کے لیے بیٹھ جائیں اور

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التشهد فی الآخرة، حدیث:831. (2) مسند احمد، حدیث: 4382 قال شعیب الارناؤط: اسناده صحیح. (3) سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف الوتر بتسع، حدیث: 1720 صححه الالبانی.

اس قعدہ میں تورّک کریں کیونکہ یہ سنت رسول ﷺ ہے، اور وہ یہ ہے:
اپنا دایاں پاؤں کھڑا کریں اور بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالیں اور بائیں کولہے پر بیٹھ جائیں۔[1]

- آخری تشہد میں دائیں پاؤں کو بچھانا بھی جائز ہے۔[2]
- قعدۂ اخیرہ میں تشہد ''اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ'' آخر تک پڑھیں اور شہادت کی انگلی بھی اٹھائے رکھیں۔ پھر درود شریف پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ»[3]

''اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آپ کی آل پر رحمت فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت فرمائی، بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت فرما جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکت فرمائی، بلاشبہ تو تعریف و بزرگی والا ہے۔''

- یہ درود بھی پڑھ سکتے ہیں:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد، حديث: 828.
[2] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة، حديث: 579.
[3] صحيح البخاري، كتاب احاديث الانبياء باب ١٠، حديث: 3370.

آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ»[1]

”اے الٰہی! محمد (ﷺ) اور آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر رحمت فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت فرمائی اور محمد (ﷺ) کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر برکت فرما، جیسے تو نے آلِ ابراہیم پر برکت فرمائی، بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔“

قعدۂ اخیرہ کی دعائیں

قعدۂ اخیرہ میں درود شریف کے بعد درج ذیل تمام یا بعض دعائیں پڑھیں:

1 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ»[2]

”اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے (گناہ کیے ہیں) اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، پس اپنی طرف سے مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا از حد مہربان ہے۔“

2 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»[3]

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، حدیث:407. [2] صحیح البخاری کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: 834. [3] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السّلام، حدیث: 832.

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں فتنۂ دجال سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں موت وحیات کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

3 «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» [1]

''اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ، ظاہر گناہوں اور میری زیادتیوں کو اور ان گناہوں کو جنہیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، معاف فرما دے، تو ہی آگے کرنے ولا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے علاوہ کوئی برحق معبود نہیں۔''

4 «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» [2]

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، موت وحیات کے فتنے اور فتنۂ مسیح دجال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

- آپ ﷺ نے تشہد کے بعد اپنی پسندیدہ دعائیں مانگنے کی بھی اجازت فرمائی ہے۔ [3] اس اجازت کی بنا پر ذیل میں دو ایسی قرآنی دعائیں درج کی جا رہی ہیں جو بڑی جامع ہیں، انہیں پڑھنا باعث خیر وبرکت اور حصول نجات کا ذریعہ ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، حدیث: 771. [2] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب مایستعاذ منه فی الصلاۃ، حدیث: 588. [3] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب مایتخیر من الدعاء بعد التشهد، حدیث: 835.

5 ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (14/ابراھیم: 40-41)

''اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا دے، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! میری اور میرے والدین کی اور تمام مومنوں کی بخشش فرمادے جس دن حساب قائم ہو۔''

6 ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (2/البقرہ:201)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (ہر قسم کی) بھلائی نصیب فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

✲ قعدہ میں دعائیں پڑھتے ہوئے انگشت شہادت کو حرکت دینا مسنون ہے۔[1]

نماز کا اختتام

✲ دعائیں پڑھنے کے بعد دائیں طرف چہرہ پھیرتے ہوئے ((اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ)) کہیں، پھر بائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ''۔[2]

① سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاۃ، حدیث: 889 صححہ الالبانی۔ ② سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی السلام، حدیث:996 صححہ الالبانی۔

- دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ'' اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت صرف ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کہنا بھی جائز ہے۔①
- اختتام نماز کے وقت دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے ہاتھوں سے اشارہ اور مصافحہ کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ملنے سے تشبیہ دی ہے اور حکم فرمایا ہے کہ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدۂ اخیرہ میں اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے ہوئے اپنے دائیں بائیں لوگوں کو سلام کہو اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرو۔②

فرض نماز کے بعد کی دعائیں

1. بلند آواز سے ایک بار ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ''اللہ سب سے بڑا ہے۔''③
2. تین بار ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) ''میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''④
3. ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ))⑤

''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تو بڑا ہی برکت والا ہے۔''

① سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی السَّلام، حديث:997 صححه الالبانی.
② صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامربالسكون فی الصلاة والنهی عن الاشارة باليدورفعهاعندالسلام حديث: 431. ③ صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، حديث:842. ④ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: 591. ⑤ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكربعد الصلاه، حديث:591.

4 «اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ» [1]

”اے میرے پروردگار! اپنا ذکر، شکر اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔“

5 «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» [2]

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی صرف اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! تیری عطا کو روکنے والا کوئی نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی دینے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تجھ سے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔“

6 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ» [3]

”اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس امر سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمی عمر (بڑھاپے) کی طرف لوٹایا جاؤں۔ اور میں دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث: 1522. [2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث: 844. [3] صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب مایتعوذ من الجبن، حدیث: 2822.

⑦ «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ»①

"اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت صرف اسی کی ہے اور ساری تعریفات بھی اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، وہی ہر نعمت کا مالک ہے اور سارا فضل بھی اسی کی ملکیت ہے اور اچھی تعریف بھی اسی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اسی کی خالص عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔"

⑧ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار اور ایک بار «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» یہ پڑھنے والے کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔② ایک حدیث مبارکہ میں سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھنے کا ذکر ہے۔③

① صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: 594. ② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: 597. ③ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: 596.

9 ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والے اور جنت کے درمیان صرف موت رکاوٹ ہے۔[1]

﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ۬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝﴾ (2/البقرہ:255)

”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے۔ اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے (اس کے علم سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے) مگر جتنا وہ چاہتا ہے، اس کی کرسی آسمان اور زمین سے وسیع تر ہے اور ان دونوں (آسمانوں اور زمین) کی حفاظت اُسے تھکاتی نہیں اور وہی سب سے بلند عظمت والا ہے۔“

10 رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے بعد ”مُعَوَّذات“ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔[2] سورۂ اخلاص، فلق اور ناس کو معوذات کہا جاتا ہے۔[3] جو درج ذیل ہیں:

[1] عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ثواب من قرأ آیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ حدیث:100 حسنہ الحافظ زبیر زئی فی تخریج المشکاۃ، الحدیث: 974.
[2] سنن ابی داود، ابواب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث:1523 صححہ الالبانی۔ [3] فتح الباری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات: 62/9.

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت رحم کرنے والا، از حد مہربان ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہم سر بھی نہیں ہے۔"

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○﴾

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔ آپ کہہ دیجئے، میں پناہ میں آتا ہوں، صبح کے رب کی، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○﴾

"شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا از حد مہربان ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، انسانوں کے مالک کی، انسانوں کے (حقیقی) معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے (برے خیالات) ڈالتا ہے۔ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

نمازوں کی رکعات

نماز	نفل	سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	کل تعداد
فجر		2	2		4
ظہر		4	4	2	10
عصر	4		4		4
مغرب	2		3	2	5
عشاء	2		4	2+3 وتر	9
جمعہ	حسب استطاعت		2	4	6

تنبیہ: ظہر سے پہلے دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ وتر: 1، 3، 5، 7، یا 9 پڑھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی خطبہ کے دوران میں آئے تو بھی اسے دو رکعت پڑھنی چاہیے۔ جمعہ: فرض کے بعد مسجد میں 4 رکعتیں، تاہم گھر میں 2 رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔

نماز وتر

* وتر دراصل رات کی نماز ہے جو تہجد کی نماز کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ البتہ جو لوگ تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکتے ہوں انہیں اجازت ہے کہ وہ وتر نماز عشاء کے ساتھ ہی پڑھ لیں۔ [1]

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب من خاف ان لا یقوم، حدیث:755.

* وتر پڑھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔[1] لیکن وتر فرض نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی مقرر کردہ سنت ہے۔[2]
* نمازِ وتر کا وقت نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔[3]
* کسی مجبوری کی وجہ سے وتر رہ جائیں تو اذان فجر کے بعد بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔[4]
* نبی محترم ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو نماز وتر میں پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھائی:

«اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ، اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ، وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ»[5]

''اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما کر اپنے ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے کر عافیت والے لوگوں میں شامل فرما، مجھے اپنا دوست بنا کر اپنے دوستوں میں شامل فرما، جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اپنے فیصلہ فرمائے ہوئے شر سے مجھے محفوظ فرما، یقیناً تو ہی فیصلے کرنے والا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا اور جس کا تو والی بن جائے وہ کبھی رسوا نہیں ہو سکتا اور جو تیرے ساتھ دشمنی پالے وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اے پروردگار! تو بڑا ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے۔''

[1] سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب کم الوتر؟، حدیث: 1422 صححه الالبانی.
[2] سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب الامر بالوتر، حدیث:1676 صححه الالبانی. [3] جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الوتر، حدیث:452 صححه الالبانی. [4] سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب من نام عن وتر من نسیه، حدیث:1188 صححه الالبانی. [5] سنن ابی داود، ابواب الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث:1425 صححه الالبانی.

- سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دعائے قنوت کے آخر میں آپ پر یہ درود بھی پڑھتے تھے:
«وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ» [1] ''اے اللہ! نبی ﷺ پر رحمتیں نازل فرما۔''
- دعائے قنوت میں عام دعا کی طرح ہاتھ اٹھانا نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ [2]
- وتروں کی آخری رکعت میں دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا بہتر اور رکوع کے بعد پڑھنا جائز ہے۔ [3]

نمازِ وتر پڑھنے کے طریقے

1. ایک رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دعائے قنوت کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھا کرتے تھے۔ [4]
2. تین رکعت وتر پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیں، پھر ایک رکعت مع دعائے قنوت پڑھیں۔ [5]
3. دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تین رکعات اکٹھی پڑھی جائیں اور دو رکعات کے بعد تشہد نہ بیٹھا جائے بلکہ تیسری رکعت کے بعد ہی تشہد بیٹھا جائے۔ [6]
4. تین وتر پڑھنے والے کے لیے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ [7]

---

[1] صحيح ابن خزيمه، باب ذكر الدليل على ان النبى......، حديث: 1100 قال الالبانى: اسناده صحيح. [2] تحفة الاحوذى، شرح جامع الترمذى، كتاب الوتر، باب ماجاء فى القنوت فى الوتر، تحت الحديث: 464. [3] سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء فى القنوت قبل الركوع وبعده، حديث: 1182 تا 1184 قال الالبانى: صحيح. [4] صحيح البخارى، كتاب فضائل اصحاب النبى ﷺ، باب ذكر معاويه، حديث: 3764. [5] سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة فيها، باب ماجاء فى الوتر بركعة، حديث: 1174 صححه الالبانى. [6] المستدرك للحاكم، كتاب الوتر، حديث: 1142. [7] سنن النسائى، كتاب قيام الليل وتطوع النهار نوع آخر من القراءة فى الوتر، حديث: 1229 صححه الالبانى.

5. رسول اللہ ﷺ جب پانچ وتر پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے۔[1]

6. سات وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چھ رکعات پڑھ کر تشہد بیٹھا جائے اور سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو کر ساتویں رکعت پڑھ کر سلام پھیریں۔ بغیر تشہد ساتوں رکعات پڑھ کر آخر میں تشہد بیٹھنا بھی درست ہے۔[2]

7. نو رکعات وتر پڑھنے والا آٹھویں رکعت کے بعد تشہد بیٹھے اور بغیر سلام پھیرے کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے۔[3]

8. رسول مکرم ﷺ نماز وتر کے بعد تین بار یہ کلمات بلند آواز سے پڑھتے تھے:

«سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ»[4]

”اے اللہ! تو پاک ہے، بادشاہ، انتہائی پاکیزہ۔“

پھر آپ ﷺ ایک بار یہ الفاظ کہتے:

«رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ»[5]

”(وہ) فرشتوں اور جبریل (علیہ السلام) کا رب ہے۔“

9. آپ ﷺ نے ایک رات میں دوبار وتر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔[6]

10. رات کی آخری نماز وتر ہونی چاہیے۔[7]

11. رسول محترم ﷺ سفر میں بھی وِتر پڑھا کرتے تھے۔[8]

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات، حدیث: 737. ② سنن النسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، باب کیف الوتر بسبع، حدیث: 1719 صححه الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل من نام عنه اومرض: 746. ④ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل وتطوعه، باب نوع آخر من القراءة فی الوتر……، حدیث: 1729 صححه الالبانی. ⑤ سنن دارقطنی، کتاب الوتر، باب مایقرء فی رکعات الوتر، حدیث: 1660. ⑥ سنن ابی داود، ابواب الوتر، باب فی نقض الوتر، حدیث: 1439 صححه الالبانی. ⑦ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ والوتر رکعة، حدیث: 749. ⑧ صحیح البخاری، کتاب الوتر، باب الوتر فی السفر، حدیث: 1000.

قنوتِ نازلہ

✲ مسلمانوں پر اجتماعی مصیبت، مشکل اور غلبۂ دشمن کے ایام میں فرض نمازوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھی جانے والی دعا کو ''قنوتِ نازلہ'' کہا جاتا ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں یہ دُعا قنوت پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ (الْخَيْرَ) وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ.

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ» ①

اے اللہ! ہماری، تمام مومن مردوں، مومنہ عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما، اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا فرمادے اور اُن کے معاملات کی اصلاح فرمادے اور اپنے دشمن اور اُن کے دشمن کے خلاف اُن کی مدد فرما، اے اللہ! اہل کتاب کے کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں سے لڑائی کرتے ہیں۔ اے اللہ! اُن (کافروں) کی جماعت کے درمیان اختلاف پیدا فرمادے، اُن کے قدموں کو ڈگمگادے اور اُن پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرموں کی قوم سے نہیں پھیرتا۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد اور بخشش مانگتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے کفر نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اسے چھوڑتے اور اُس سے تعلق ختم کرتے ہیں۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے، صرف تیرے لیے نماز پڑھتے اور صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی دوڑتے اور تیری جناب میں حاضر ہیں۔ تیرے عذابِ حق سے ڈرتے اور تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔"

نمازوں کی سنتیں

1 دن رات میں بارہ سنتیں پڑھنے والے کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

① السنن الکبریٰ للبیهقی 2/210، حسنه الالبانی فی ارواء الغلیل: 2/170.

چار سنتیں ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو فرضوں کے بعد، دو سنتیں مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور فجر کی دو سنتیں۔ ①

2. آپ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں۔ ②

3. اگر کسی وجہ سے فجر کی سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو بعد میں پڑھنا جائز ہے۔ ③

4. ظہر کے فرضوں سے پہلے دو سنتیں پڑھنا بھی جائز ہے۔ ④

5. عصر کے فرضوں سے قبل چار سنتیں پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے۔ ⑤

6. آپ ﷺ عصر سے پہلے دو سنتیں بھی پڑھا کرتے تھے۔ ⑥

7. آپ ﷺ نے بعد اذانِ مغرب فرائض سے پہلے دو رکعات پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ⑦

8. جمعہ سے پہلے سنتوں کی تعداد مقرر نہیں ⑧ کم از کم دو رکعات ضرور پڑھنی چاہئیں۔ ⑨

9. فرائض جمعہ کے بعد چار سنتیں پڑھنے کا حکم ہے، دو پڑھنا بھی جائز ہے۔ ⑩

10. سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ ⑪

---

① جامع الترمذی، کتاب الصلاة، باب فی من صَلی فی یوم ولیلة، حدیث:414 صححه الالبانی. ② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: 725. ③ سنن ابی داود، تفریع صلاة السفر، باب من فاتته متی یقضیهما، حدیث:1267 صححه الالبانی. ④ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل السنن الراتبة، حدیث: 729. ⑤ جامع الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر،حدیث: 430 حسنه الالبانی. ⑥ سنن ابی داود، تفریع صلاة السفر،باب الصلاة قبل العصر، حدیث: 1272 حسنه الحافظ زبیر علی زئی. ⑦ صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب الصلاة قبل المغرب، حدیث: 1183. ⑧ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع ......، حدیث:857. ⑨ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب من جاء والامام یخطب......، حدیث:431. ⑩ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث:881. ⑪ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب صلاة اللیل،حدیث:731.

احکام جمعہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (الجمعة: 9)

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ اور نماز) کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔"

1. یوم جمعہ بہترین دن ہے، سیدنا آدم علیہ السلام جمعہ کے دن پیدا کیے گئے، جمعہ کے دن ہی جنت میں داخل کیے گئے، جمعہ کے دن ہی جنت سے نکال کر (زمین پر اتارے) گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہو گی۔ ①
2. جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرنیوالے کو آئندہ جمعہ تک روشنی حاصل ہو گی۔ ②
3. جمعہ کے دن اور رات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کا حکم ہے۔ ③
4. جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں حالت نماز میں اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ وہ عطا فرما دیتا ہے۔ ④

① صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، حديث: 854.
② المستدرك للحاكم،كتاب التفسير، تفسير سورة الكهف، حديث: 3392 صحيح الاسناد. ③ سنن ابى داود، باب تفريع ابواب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، حديث: 1047 صححه الالبانى. ④ صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب الساعة التى فى يوم الجمعة، حديث: 935.

5. قبولیت کی وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ کے اختتام تک ہے۔ ①
6. قبولیت کے اس وقت کو عصر کے بعد کی آخری گھڑی میں بھی تلاش کرنے کا حکم ہے۔ ②
7. نماز جمعہ باجماعت پڑھنے سے ہفتہ بھر کے (صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ ③
8. شرعی عذر کے بغیر مسلسل تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر (غفلت، گمراہی یا منافقت کی) مہر لگا دی جاتی ہے۔ ④
9. غلام، عورت، نابالغ بچے اور مریض پر جمعہ فرض نہیں۔ ⑤ مسافر پر بھی جمعہ فرض نہیں۔ ⑥ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں تاکہ اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل ہو۔
10. جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔ ⑦
11. اگر ممکن ہو تو جمعہ کے دن محنت ومزدوری والے کپڑوں کی بجائے صاف ستھرا لباس پہننا چاہیے۔ ⑧
12. آپ ﷺ نے صرف جمعہ کے دن کا (نفلی) روزہ رکھنے اور جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے مختص کرنے سے منع فرمایا ہے، البتہ اگر ایک دن قبل یا ایک دن بعد کا روزہ ساتھ رکھ لیں تو جائز ہے۔ ⑨

---

① صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الحمة، حدیث: 853. ② سنن ابی داود، تفریع ابواب الجمعة، باب الاجابه اية ساعة فی یوم الجمعة، حدیث: 1048 صححه الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة، حدیث:233. ④ سنن ابی داود تفریع ابواب الجمعة، باب التشدید فی ترك الجمعة، حدیث: 1052. ⑤ سنن ابی داود، تفریع ابواب الجمعة، باب الجمعة للملوك والمرأة، حدیث: 1067 صححه الالبانی. ⑥ سنن دارقطنی، کتاب الجمعة، باب من تجب علیه الجمعة، حدیث: 1576. ⑦ سنن النسائی، کتاب الجمعة، الهیئة للجمعة، حدیث:1383 صححه الالبانی. ⑧ سنن ابی داود، کتاب الجمعة، باب اللبس للجمعة، حدیث:1078 صححه الالبانی. ⑨ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة صیام یوم الجمعة منفردا، حدیث:1144.

13 جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرے، جلدی مسجد میں جائے، امام کے قریب بیٹھے اور خاموش رہ کر توجہ سے خطبہ سنے تو اسے ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب دیا جاتا ہے۔[1]

14 خطبہ جمعہ شروع ہونے سے پہلے نوافل اور سنتوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں، جتنی بآسانی پڑھی جاسکتی ہوں پڑھ لی جائیں۔[2]

کم از کم دو رکعتیں ضروری ہیں یہاں تک کہ خطبے کے دوران آنے والا بھی دو مختصر رکعات ضرور پڑھے۔[3]

15 جمعہ کے دو خطبے ہوتے ہیں اور نماز جمعہ سے پہلے دیے جاتے ہیں، دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔ آپ ﷺ دونوں خطبے کھڑے ہو کر دیا کرتے تھے اور اس میں قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے۔[4]

16 آپ ﷺ جمعہ کی نماز درمیانی پڑھاتے اور خطبہ بھی درمیانہ دیتے تھے۔ آپ کا فرمان ہے کہ (جمعہ کی) لمبی نماز اور مختصر خطبہ آدمی کی دانائی کی علامت ہے۔ لہٰذا جمعہ کی نماز (عام نمازوں کی نسبت) طویل اور خطبہ (عام خطبوں اور تقریروں کی نسبت) مختصر ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ خطبہ جمعہ میں سورۂ قٓ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔[5]

17 خطبہ جمعہ کا مقصد وعظ و نصیحت اور لوگوں کی اسلامی تربیت ہے، لہٰذا خطبے میں دینی احکام و مسائل کو سامعین کی مروّجہ زبان میں بیان کرنا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ (14/ابراهيم:4)

---

① جامع الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث: 496 صححه الالبانی. ② صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة، حدیث:857. ③ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب، حدیث:875. ④ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة، حدیث: 862. ⑤ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حدیث: 869،872.

''اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ (احکامِ الٰہی) ان کے لیے کھول کر بیان کرے۔''

18 مسلمانوں کی ہر بستی، گاؤں اور شہر میں جمعہ جائز ہے، مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے گاؤں ''جواثی'' کی مسجد عبدالقیس میں پڑھا گیا۔ ①

19 جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔ ②

20 نماز جمعہ میں امام بلند آواز سے قرأت کرے گا اور اس کے لیے (سورۂ فاتحہ کے بعد) پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری میں سورۃ المنافقون یا پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیۃ کی قرأت مسنون ہے۔ ③

21 خطبہ کے دوران گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے۔ ④

گھٹنے کھڑے کر کے اور رانوں کو پیٹ کے ساتھ لگا کر بیٹھنے کو گوٹ مارنا کہا جاتا ہے۔ اس طرح بیٹھنے سے عموماً نیند آجاتی ہے، نیز وضو ٹوٹنے کا خطرہ اور شرم گاہ کے بے حجاب ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

22 دوران خطبہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنا جائز نہیں ہے۔ ⑤

23 اگر دوران خطبہ اُونگھ آجائے تو جگہ تبدیل کر لینی چاہیے۔ ⑥

24 جمعہ کی فرض نماز کے بعد چار سنتیں پڑھنے کا حکم ہے، دو پڑھنا بھی جائز ہے اور یہ سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ ⑦

---

① صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعه فی القری والمدن، حدیث:892. ② سنن النسائی، کتاب الجمعة، عدد صلاة الجمعة، حدیث:1420 صححه الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب مایقرء فی صلاة الجمعة، حدیث: 877، 878. ④ جامع الترمذی کتاب الجمعة، باب ماجاء فی کراهية الاحتباء والامام یخطب، حدیث: 514 حسنه الالبانی. ⑤ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، تفریع ابواب الجمعة، باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعة، حدیث: 1118 صححه الالبانی. ⑥ جامع الترمذی، کتاب الصلاة، باب فی من ینعس یوم الجمعة، حدیث: 526 صححه الالبانی. ⑦ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث:881.

نمازِ عیدین

"عیدین" سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہے۔ عید الفطر ہر سال رمضان المبارک کے روزے ختم ہونے پر یکم شوال کو اور عید الاضحیٰ دس ذوالحجہ کو ہوتی ہے۔ ①

❁ آپ ﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری سے قبل اہل مدینہ ہر سال خوشی کے دو دن (نیروز اور مہرجان) منایا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں سے بہتر متبادل عطا فرمایا ہے اور وہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر ہے۔" ②

❁ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلی عید الفطر سن ۲ ہجری میں منائی۔ ③

1. عید کی نماز دو رکعت ہے جس سے پہلے اور بعد عید گاہ میں کوئی سنت ونفل پڑھنا جائز نہیں۔ ④ البتہ نماز عید کے بعد گھر واپس آکر دو نفل پڑھنا جائز ہے۔ ⑤

2. نماز عید کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیریں کہنا سنت ہے۔ ⑥ نماز عید کی زائد تکبیرات میں رفع الیدین کرنا حدیث سے ثابت ہے۔ نیز آپ رکوع سے پہلے کی ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے۔ ⑦

---

① جامع الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی الفطر و الاضحیٰ، حدیث:802 صححه الالبانی. ② سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، حدیث:1134 صححه الالبانی. ③ صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الصلاة قبل العید وبعدها، حدیث: 989. ④ سبل السلام شرح بلوغ المرام، باب صلاة العیدین. ⑤ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ماجاء فی الصلاة قبل صلاة العید وبعدها، حدیث:1293 حسنه الالبانی. ⑥ جامع الترمذی، ابواب العیدین، باب فی التکبیر فی العیدین، حدیث:536 صححه الالبانی. ⑦ سنن ابی داود، ابواب تفریع استفتاح الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة، حدیث:722 صححه الالبانی.

3. سنت یہ ہے کہ امام نمازعید کی پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ قٓ اور دوسری رکعت میں سورۃ القمر یا پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کرے۔ (1)

4. عید کے دن غسل ومسواک کرنا، خوشبو لگانا اور صاف ستھرا لباس پہننا مستحب ہے۔ (2)

5. نمازعید، عیدگاہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ (3) البتہ عیدگاہ کی دوری، بارش یا کسی عذر اور مجبوری کے باعث نمازعید مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ (4)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے برسرمنبر فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نمازعید کے لیے عیدگاہ میں اس لیے لے جاتے تھے کہ وہاں جانا لوگوں کے لیے زیادہ آسان تھا اور عیدگاہ وسیع بھی تھی اور لوگ مسجد میں سما بھی نہیں سکتے تھے۔ (5)

6. نبی ﷺ نے مسلمان عورتوں کو بھی عید کے اجتماع میں حاضری کا حکم فرمایا ہے۔ البتہ حائضہ اور نفاس والی خواتین نمازعید نہ پڑھیں لیکن مسلمانوں کی دعا میں ضرور شریک ہوں۔ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کسی بہن سے ادھار لے لے۔ (6)

7. نمازعید کے لیے اذان واقامت کہنا ثابت نہیں۔ (7)

8. نبی کریم ﷺ نمازعید کے لیے آنے اور جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ (8)

9. شہروں کی طرح دیہات اور قصبات میں بھی نمازعید پڑھنی چاہیے۔ (9)

---

(1) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب مایقرء فی صلاۃ العیدین، حدیث: 891. (2) نیل الاوطار کتاب العیدین، باب التجمل للعید. (3) صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، حدیث: 956. (4) سنن ابی داود،کتاب تفریع،ابواب الجمعة، باب یصلی بالناس العید فی المسجد، حدیث: 1160 ضعفه الالبانی. (5) السنن الکبری للبیهقی، حدیث: 6258. (6) صحیح مسلم،کتاب صلاۃ العیدین، باب ذکراباحة خروج النساء فی العیدین الی المصلیٰ، حدیث:890. (7) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین،حدیث:885. (8) صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب من خالف الطریق اذارجع یوم العید، حدیث: 986. (9) صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب اذافاته العید یصلی رکعتین، تعلیقا قبل حدیث: 987.

10. آپ ﷺ عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے قبل طاق تعداد میں کھجوریں کھاتے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کچھ تناول فرماتے۔ ①

11. نماز عید کے لیے جاتے ہوئے اور عید گاہ میں بلند آواز سے تکبیرات پڑھنا سنت ہے۔ مسنون تکبیرات حسب ذیل ہیں:

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ» ②

12. عید الفطر کے دن نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ ③

13. عید الاضحیٰ کے دن نمازِ عید کے بعد قربانی کرنی چاہیے۔ نمازِ عید سے قبل ذبح کیا گیا جانور قربانی شمار نہیں ہوگا۔ ④

14. نبی ﷺ، جناب ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم پہلے نماز عید پڑھاتے پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔ ⑤

15. خطبہ عید کے لیے منبر کا استعمال خلافِ سنت ہے۔ ⑥

16. عید کے دن بچیوں کا آلاتِ موسیقی کے بغیر دف بجا کر اچھے اشعار پڑھنا جائز ہے۔ ⑦

17. عیدین کے دن روزہ رکھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ ⑧

18. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ ”اللہ ہماری اور آپ کی نیکیاں قبول فرمائے“ کہتے تھے۔ ⑨

---

① جامع الترمذی، کتاب العیدین، باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث:542 صححه الالبانی. ② سنن دارقطنی، حدیث: 1737. ③ صحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب فرض صدقة الفطر، حدیث: 1503. ④ صحیح البخاري، کتاب العیدین، باب کلام الإمام والناس، حدیث:983. ⑤ صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، حدیث: 962. ⑥ صحیح البخاری، کتاب العیدین،باب الخروج الی المصلیٰ بغیر منبر، حدیث: 956. ⑦ صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب سنة العیدین لاهل الاسلام، حدیث:952. ⑧ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهي عن صوم یوم الفطر، حدیث: 1137. ⑨ فتح الباری، کتاب العیدین، باب سنة العیدین لاهل الاسلام تحت الحدیث:951 اسناده حسن.

نمازِ جنازہ

1. قریب الموت کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیے۔[1]
2. میت کی آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ (میت کا نام لیں) وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ.[2]

”اے اللہ! اِسے بخش دے اور اس کے درجے کو ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی نگہداشت فرما۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! ہماری اور اس کی مغفرت فرما اور اس کی قبر کو اس کے لیے فراخ اور منور فرما۔“

3. فوت ہونے والے مسلمان کا حق ہے کہ زندہ مسلمان اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں۔[3]
4. کسی مسلمان کی نمازِ جنازہ میں شریک ہونے والے کو ایک قیراط (اُحد پہاڑ کے برابر) ثواب ملتا ہے اور دفن تک موجود رہنے والے کو دو قیراط ثواب دیا جاتا ہے۔[4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی، حدیث: 916.
[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت......، حدیث: 920.
[3] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز، حدیث: 1239.
[4] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من انتظر حتی تدفن، حدیث:1325.

5. لوگوں کو نمازِ جنازہ کی اطلاع کرنا جائز ہے ① لیکن زمانہ جاہلیت کی طرح نوحہ کرتے اور روتے پیٹتے ہوئے اعلان کرنا جائز نہیں۔ ②

6. کسی مسلمان کی نماز جنازہ میں چالیس توحید پرست شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی سفارش (دعا) قبول فرماتا ہے۔ ③

7. عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ④ البتہ اگر نماز جنازہ مسجد میں ادا کی جائے تو عورتیں نماز جنازہ میں شریک ہوسکتی ہیں۔ ⑤

8. نماز جنازہ کی صفوں کا طاق ہونا ضروری نہیں آپ ﷺ نے جنازہ کی دو صفیں بھی بنوائی تھیں۔ ⑥

9. نمازِ جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں، رکوع اور سجدہ نہیں ہے۔ ⑦

10. کسی فوت شدہ مسلمان کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ ⑧ اور بوقت ضرورت میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ ⑨

11. مرد کی نمازِ جنازہ میں امام میت کے سر کے برابر اور عورت کے وسط (درمیان کے برابر) میں کھڑا ہوگا۔ ⑩

12. نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین کرنا چاہیے۔ ⑪

① صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، حدیث: 1245. ② جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی کراهیة النعی، حدیث: 986 حسنه الالبانی. ③ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من صلی علیه اربعون شفعوافیه، حدیث: 948. ④ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنازه، حدیث: 1278. ⑤ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی الجنائز فی المسجد، حدیث: 973. ⑥ سنن النسائي، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنازة، حدیث: 1973 صححه الالبانی. ⑦ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی التکبیر علی الجنازة، حدیث:951. ⑧ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنائز، حدیث: 1318. ⑨ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی القبر، حدیث: 1336. ⑩ جامع الترمذی، ابواب الجنائز، باب ماجاء این یقوم الامام من الرجل والمرءة، حدیث: 1034 صححه الالبانی. ⑪ السنن الکبرٰی للبیهقی، حدیث:6993.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل علم کی رائے ہے کہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کی جائے۔ [1]

13 نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے:

"وضو کر کے قبلہ رُخ کھڑے ہوجائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے رفع الیدین کر کے اپنا دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھ کر سینے پر باندھ لیں۔ (دعاء استفتاح بھی پڑھ سکتے ہیں) تعوّذ اور تسمیہ پڑھ کر امام اور مقتدی سورۃ فاتحہ کی قراءت کریں اور آمین کہیں، پھر امام قرآن مجید کی کوئی سورت تلاوت کرے۔ پھر رفع الیدین کرتے ہوئے دوسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور رسول کریم ﷺ پر مسنون درود پڑھیں۔ پھر تیسری تکبیر کہتے ہوئے رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ لیں اور خلوصِ دل سے میت کے لیے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعائیں کریں اور چوتھی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کر کے ہاتھ باندھ لیں۔ پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر سلام پھیر دیں۔ [2]

14 نمازِ جنازہ بلند آواز سے پڑھانا جائز ہے۔ [3] سری بھی جائز ہے۔ [4]

15 نمازِ جنازہ میں عام نمازوں کی طرح دائیں بائیں دونوں طرف سلام پھیرنا اور صرف دائیں طرف سلام پھیرنا، دونوں طرح جائز ہے۔ [5]

16 ایک سے زیادہ میتوں پر ایک ہی نمازہ جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اگر میتیں مرد اور عورتیں ہوں تو مردوں کی میتیں امام کے قریب اور عورتوں کی قبلہ کی طرف رکھنا بہتر ہے۔ [6]

[1] جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی رفع الیدین علی الجنازة، حدیث: 1077 صححه الالبانی۔ [2] السنن الکبرٰی للبیهقی، حدیث: 6955، 6959، 2982. [3] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاة، حدیث:963. [4] السنن الکبرٰی للبیهقی ، حدیث:6959. [5] السنن الکبرٰی للبیهقی، حدیث: 6988، 6982. [6] سنن النسائی، کتاب الجنائز، اجتماع جنائز الرجال والنساء، حدیث: 1978 صححه الالبانی.

12 تین اوقات میں جنازہ پڑھنا اور میت کو دفن کرنا منع ہے: ① جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک بلند ہو جائے ② عین دوپہر کے وقت حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے۔
③ جب سورج غروب ہونا شروع ہو جائے یہاں تک مکمل غروب ہو جائے۔[1]

نمازِ جنازہ کی مسنون دعائیں

1 «اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ»[2]

''اے اللہ! ہمارے زندہ، ہمارے فوت شدہ، ہمارے حاضر، ہمارے غائب، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑے، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرما دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے تو فوت کرنا چاہے، اسے ایمان کی حالت میں فوت کرنا۔ یا اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ فرمانا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔''

2 «اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الاوقات التی نهی عن الصلاة فیها، حدیث: 831. ② سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، حدیث: 3201 صححه الالبانی.

وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ» [1]

"اے اللہ! اس (میت) کو بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے عافیت عطا فرما، اسے معاف فرمادے، اس کی باعزت مہمانی فرما، اس کی قبر کشادہ فرمادے، اس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے، اسے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف فرماتا ہے، اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرمادے اور اسے عذابِ قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرمالے۔"

3 «اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» [2]

"اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں (میت اور اس کے والد کا نام لے سکتے ہیں) تیرے سپرد اور تیری حفاظت میں ہے۔ اسے فتنۂ قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما، تو وفا کرنے والا اور حق وصداقت والا ہے۔ اے اللہ! اس کی بخشش فرمادے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بہت بخشنے والا ازحد مہربان ہے۔"

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیتِ فی الصلاۃ، حدیث:963.

[2] سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، حدیث 3202 صححہ الالبانی.

④ «اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ»①

”اے اللہ! یہ تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہے۔ یہ گواہی دیا کرتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو اس (کے حالات واعمال) کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار ہے تو اس کی غلطیوں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں کسی فتنے میں مبتلا نہ فرمانا۔“

⑤ «اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ لَهٗ فَاغْفِرْ لَهٗ»②

”اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے، تو نے ہی اسے پیدا فرمایا، تو نے اسے اسلام کی راہنمائی فرمائی، تو نے ہی اس کی روح قبض فرمائی اور تو اس کے ظاہر وباطن کو اچھی طرح جانتا ہے، ہم تیرے پاس اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں، لہٰذا اس کی بخشش فرمادے۔“

① مؤطا امام مالك، كتاب الجنائز، باب مايقول لِلْمُصَلِّيْ على الجنازة، حديث: 775. ② سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، حديث:3200 حسنه الحافظ زبير علی زئی۔

نابالغ میت کے لیے دعا

- نابالغ بچے اور بچی کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔[1]
- نابالغ میت کے جنازے میں یہ دعائیں پڑھی جائیں:

1. «اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ»[2]

"اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے محفوظ فرما۔"

2. حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: نابالغ کے جنازے میں سورۂ فاتحہ اور یہ دُعا پڑھی جائے:

«اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا»[3]

"اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو، (آخرت میں) ذخیرہ اور اجر کا باعث بنادے۔"

میت کو قبر میں اتارنے کی دعا

«بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ»[4]

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ (ﷺ) کے طریقے پر۔"

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب المشی امام الجنازہ، حدیث:3180 صححہ الالبانی۔ [2] مؤطا امام مالک، کتاب الجنائز، باب مایقول المصلی علی الجنازۃ، رقم الحدیث:2/320، 776۔ [3] صحیح البخاری، کاب الجنائز، باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ، تعلیقا قبل حدیث: 1335۔ [4] سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی الدعاء للمیت اذاوضع فی قبرہ، حدیث:3213 صححہ الالبانی۔

میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا

آپ ﷺ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:
”اپنے بھائی کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیے جا رہے ہیں۔“[1]

زیارتِ قبور کی دُعا

«اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ»[2]

”مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والوں پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم فرمائے اور ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

[1] سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الاستغفار عندالقبر، حدیث: 3221 صححه الالبانی۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عنددُخول القبور والدعاء لاهلها، حدیث: 974.

تعزیت کی دعا

«اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ» [1]

"بے شک اللہ تعالیٰ کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے عطا کیا اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، لہٰذا تم صبر اور ثواب کی امید رکھو۔"

نعم البدل مانگنے کی دُعا

کسی عزیز کی وفات پر یہ دعا پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرما دیتا ہے:

«اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا» [2]

"بے شک! ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور یقیناً ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر نصیب فرما۔"

[1] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی یعذب المیت ببکاء اھلہ، حدیث: 1284. [2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، حدیث: 918.

نماز تہجد

- فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ ①
- رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد سے فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔ ②
- نبی کریم ﷺ رمضان و غیر رمضان میں رات کی نماز گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ③
- نبی ﷺ رات کو کبھی چار نفل اور تین وتر، کبھی چھ نفل اور تین وتر بھی پڑھا کرتے تھے۔ ④
- نبی ﷺ نماز تہجد میں (تکبیر تحریمہ کے بعد) درج ذیل دعائیں پڑھا کرتے تھے:

1. «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ

---

① صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، حدیث: 1163. ② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین باب صلاة اللیل وعدد، حدیث: 736. ③ صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب قیام ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ، حدیث: 1147. ④ سنن ابی داؤد، ابواب قیام اللیل، باب فی صلاة اللیل، حدیث: 1362 صححه الالبانی.

حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» ①

"اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو تو ہی قائم رکھنے والا ہے، ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا صرف تو ہے، تمام تعریفات تیرے ہی لیے ہیں، آسمانوں اور زمین کا بادشاہِ حقیقی صرف تو ہے، ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات برحق ہے، تیرا کلام سچا ہے، جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے۔ تمام انبیاء سچے ہیں، محمد ﷺ بھی سراپا حق ہیں اور قیامت کا آنا بھی برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے جھک گیا اور تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور صرف تیری طرف رجوع کیا، تیری ہی مدد سے (دشمنوں کے ساتھ) جھگڑتا ہوں اور میں نے صرف تجھے ہی اپنا حاکم تسلیم کیا۔ تو میرے اگلے، پچھلے، ظاہر و پوشیدہ سارے گناہ معاف فرما دے۔ تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی برحق معبود نہیں ہے۔"

2 «اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ

① صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب التهجد باللیل، حدیث: 1120.

لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ» [1]

”اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، اے غائب اور حاضر کو جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے گا۔ اے اللہ! حق کے جن امور میں اختلاف کیا گیا ہے، ان میں اپنے حکم سے میری رہنمائی فرما، بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی رہنمائی فرما دیتا ہے۔“

3 «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَا لِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» [2]

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ودعائہ باللیل، حدیث:770. [2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ودعائہ باللیل، حدیث:771.

''میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے تخلیق فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا، تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے سارے گناہ معاف فرما دے، بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا اور میری بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما کیونکہ تیرے سوا اچھے اخلاق کی ہدایت کوئی نہیں دے سکتا اور بری عادات کو مجھ سے دور فرما دے، تیرے علاوہ مجھ سے بری عادات کوئی دور نہیں ہٹا سکتا۔ (اے اللہ!) میں حاضر ہوں اور تیرا فرماں بردار ہوں ،تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور کسی برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ میں (جو کچھ ہوں) تیری ہی بدولت ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوں، تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ ہی سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع (توبہ) کرتا ہوں۔''

4 «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ» [1]

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی برحق معبود نہیں ہے۔''

[1] جامع الترمذی، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب مایقول عند افتتاح الصلاۃ، حدیث:242 صححہ الالبانی۔

سفر کی نماز

1. چار فرض رکعات والی نماز کو سفر میں کم کر کے دو رکعات پڑھنا ''نماز قصر'' کہلاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم سفر میں (چار کی بجائے) دو رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔ ①

2. رسول اللہ ﷺ جب تین فرسخ (تقریباً 16 کلومیٹر) کی مسافت پر نکلتے تو دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ ②

3. جو شخص سفر کا ارادہ کر کے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے نکل جائے تو وہ نماز، قصر کر سکتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے تو ذوالحلیفہ (مدینہ سے چھ میل) میں نماز قصر ادا فرمائی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کوفہ سے بارادہ سفر روانہ ہوئے تو ابھی کوفہ کے مکانات نظر آ رہے تھے کہ آپ نے نماز قصر شروع کر دی اور واپسی پر آپ سے کہا گیا کہ یہ سامنے کوفہ ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم شہر میں داخل ہونے تک قصر ہی پڑھیں گے۔ ③

4. نبی ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف میں دس دن تک قیام فرما رہے، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہے اور نماز قصر ادا فرماتے رہے۔ ④

---

① صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث: 689. ② صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث: 691. ③ صحیح البخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ، باب یقصرا ذا خرج من موضعہ، حدیث: 1089. ④ صحیح البخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ، باب ماجاء فی تقصیر، حدیث: 1081.

لیکن اس دوران ایک ہی جگہ پر مسلسل صرف چار دن (چار ذوالحجہ صبح سے آٹھ ذوالحجہ صبح تک) مقیم رہے۔[1] لہٰذا جب مسافر کسی جگہ چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے لیے محتاط صورت یہی ہے کہ قصر نہ کرے بلکہ (ظہر، عصر اور عشاء) چار چار ادا کرے۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ ہاں جب اقامت چار دن یا اس سے کم ہو تو قصر افضل ہے۔[2]

5 تردد اور تذبذب کی صورت میں چاہے کئی مہینے گزر جائیں تو نماز، قصر کرنا درست ہے جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر انیس دن نماز قصر ادا فرمائی۔[3] غزوہ تبوک کے موقع پر آپ ﷺ نے وہاں بیس (۲۰) دن قیام فرمایا اور نماز قصر ادا کرتے رہے۔[4] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آذر بائیجان تشریف لے گئے، جب واپسی کا ارادہ فرمایا تو برف باری کی وجہ سے راستہ بند ہو گیا، لہٰذا آپ وہاں چھ ماہ تک نماز قصر ہی ادا فرماتے رہے۔[5]

6 سفر میں نماز قصر کے وقت سنتیں پڑھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ سفر میں سنتیں معاف ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ میں سفر میں رسول اللہ ﷺ ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ رہا ہوں۔ ان سب نے حالتِ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی تمہارے لیے بہتر ہے۔[6] سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی کا فرمان ہے کہ اگر مجھے سفر میں سنتیں ہی پڑھنا ہیں تو میں فرض نماز ہی پوری پڑھ لیتا۔[7]

---

[1] صحیح البخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ، باب کم اقام النبی ﷺ فی حجتہ، حدیث: 1085. [2] فتاوٰی ابن باز، مترجم، باب امامت. [3] صحیح البخاری، ابواب تقصیر الصلاۃ، باب ماجاء فی التقصیر، حدیث:1080. [4] سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب اذا اقام بارض العدویقصر، حدیث: 1235 صححہ الالبانی. [5] السنن الکبرٰی للبیہقی، حدیث: 5476. [6] صحیح بخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب من لم یری التطوع فی السفر دبر الصلاۃ، حدیث: 1101. [7] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب قصر الصلاۃ بمنی، حدیث: 694.

7. نمازِ مغرب کی حالتِ سفر میں تین رکعات ہی پڑھی جائیں گی۔[1]

8. رسول اللہ ﷺ سفر میں فجر کی سنتیں پڑھا کرتے تھے۔[2]

9. آپ ﷺ سفر میں وتر سواری پر ہی پڑھ لیا کرتے تھے۔[3]

10. سفر میں اور سواری پر نوافل پڑھنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب دورانِ سفر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی سواری کو قبلہ رخ کرتے اور اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دیتے، پھر سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا آپ نماز پڑھتے رہتے، رکوع و سجود سر کے اشارے سے کرتے اور سجدے میں رکوع کی نسبت سر کو زیادہ جھکاتے۔[4]

11. اگر کوئی مجبوری اور معذوری نہ ہو تو سفر میں بھی نماز کے وقت اذان، اقامت اور جماعت ضروری ہے۔[5]

12. اگر مقیم، مسافر امام کی اقتدا میں نماز پڑھے تو مقیم اپنی نماز مکمل کرے گا اور اگر مسافر، مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو مسافر ہونے کے باوجود نماز پوری پڑھے گا۔[6]

13. حالتِ سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھنا بھی جائز ہے۔ یعنی ظہر و عصر کا ظہر یا عصر کے وقت پڑھنا اور مغرب و عشاء کو مغرب یا عشاء کے وقت پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔ اسے جمع تقدیم اور جمع تاخیر کہا جاتا ہے۔[7]

14. سفر کی فوت شدہ نماز گھر میں قصر پڑھنا جائز ہے، نیز حضر کی فوت شدہ نماز سفر میں پوری پڑھی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ۝﴾ (4/النساء:103)

''بلاشبہ نماز اہلِ ایمان پر اس کے مقررہ وقت میں فرض ہے۔''

---

① صحيح البخاري، ابواب التقصير، باب تصلى المغرب ثلاثاً فى السفر، حديث: 1092. ② صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حديث: 680. ③ صحيح البخاري، كتاب الوتر، باب الوتر فى السفر، حديث: 1000. ④ سنن ابى داود، كتاب صلاة السفر، باب التطوع على الراحلة والوتر، حديث: 1225 حسنه الالباني. ⑤ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافر......، حديث: 630. ⑥ الموطا للامام مالك، حديث: 506. ⑦ صحيح البخاري، ابواب التقصير، باب الجمع فى السفر......، حديث: 1107.

نمازِ اشراق

* طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے تک پڑھی جانے والی نفلی نماز کو ''اشراق، ضحی اور اوّابین'' کہا جاتا ہے۔
اس نماز کی دو رکعات، تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسی نیکیوں سے کفایت کرتی ہیں۔[1]
* نمازِ اشراق کی رکعتیں دو، چار، چھ یا آٹھ ہیں۔[2]
* جو شخص باوضو گھر سے نمازِ اشراق کے لیے نکلتا ہے تو اسے عمرے کے برابر ثواب دیا جاتا ہے۔[3]
* جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک مسجد میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، پھر دو رکعت نماز اشراق ادا کرے تو اسے ایک مکمل حج اور پورے عمرے کا ثواب ملے گا۔[4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث:720. [2] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحیٰ، حدیث: 719. [3] سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلاة، حدیث: 558 حسنه الالبانی. [4] جامع الترمذی، ابواب السفر، باب ذکر مایستحب من الجلوس فی المسجد، حدیث: 586 حسنه الالبانی.

نمازِ تسبیح

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”اے چچا جان! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں، کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں، کیا آپ کو دس اچھی خصلتوں والا نہ بنادوں؟ جب آپ یہ عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے، پچھلے، پرانے، نئے، سہواً ہوئے، عمداً کیے، چھوٹے، بڑے، پوشیدہ، ظاہر تمام گناہ معاف فرما دے۔ وہ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت نماز نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں۔ جب آپ قرأت سے فارغ ہوجائیں تو حالت قیام میں پندرہ (۱۵) بار «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ» پڑھیں۔ پھر آپ رکوع کریں اور رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس بار یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ کریں اور ان کلمات کو دس بار پڑھیں، پھر سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ انہیں کلمات کو دہرائیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں اور اس میں یہی کلمات دس بار پڑھیں، پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر (جلسۂ استراحت میں) دس بار یہی کلمات پڑھیں۔ یعنی یہ تسبیح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) بار پڑھی جائے گی۔ یہ تسبیحات چاروں رکعات میں اسی طرح پڑھیں۔ اگر آپ استطاعت رکھتے ہوں تو ہر روز ایک بار نماز تسبیح پڑھیں۔ اگر آپ ایسا نہ کرسکیں تو ہر جمعہ میں ایک بار پڑھ لیں۔ یہ بھی نہ کرسکیں تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک بار پڑھ لیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھی جاسکے تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ لیں۔“ [1]

[1] سنن ابی داود، کتاب صلاۃ السفر، باب صلاۃ التسبیح، حدیث: 1297 صححہ الالبانی۔

نمازِ استخارہ

استخارہ کا معنی خیر و بھلائی طلب کرنا ہے، کسی کام کے لیے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی طلب کرنا استخارہ کہلاتا ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارے کی تعلیم دیتے جیسے قرآنی سورتوں کی تعلیم دیتے تھے۔

استخارے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر درج ذیل دعا پڑھی جائے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ» [1]

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تجھ

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، حديث:6382.

سے تیری قدرت کے ذریعے طاقت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں، بلاشبہ تو ہی قادر ہے، مجھے تو کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے، میں تو کچھ نہیں جانتا اور تمام غیبوں کا جاننے والا صرف تو ہی ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام (جو میں کرنا چاہتا ہوں) میرے لیے، میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لیے آسان فرما دے، پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے دور فرما دے اور میرے لیے بھلائی، وہ جہاں بھی ہو، مہیا فرما دے۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھ کر اپنی حاجت وضرورت بیان کرے۔''

نماز توبہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی شخص سے جب کوئی گناہ ہو جائے، پھر وہ وضو کر کے نماز پڑھے اور اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور معاف فرما دیتا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران: 135)

''اور وہ لوگ جن سے کوئی فحش کام ہو جائے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے آپ پر ظلم کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔''[1]

[1] جامع الترمذی، کتاب مواقیت الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة عندالتوبة، حدیث: 406 حسنه الالبانی.

تحیّۃ الوضو

* جو شخص اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ دو رکعت نماز (نفل) پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[1]
* رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز فجر کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''اے بلال! اسلام قبول کرنے کے بعد کون سا نفلی عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہے؟ کیونکہ آج میں نے (خواب میں) جنت کے اندر اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔''
جناب بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ دن اور رات کے وقت جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، نماز پڑھ لیتا ہوں۔[2]

① صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، حدیث: 234. ② صحیح البخاری، کتاب التھجد، باب فضل الطھور باللیل والنھار، حدیث: 1149.

تحیۃ المسجد
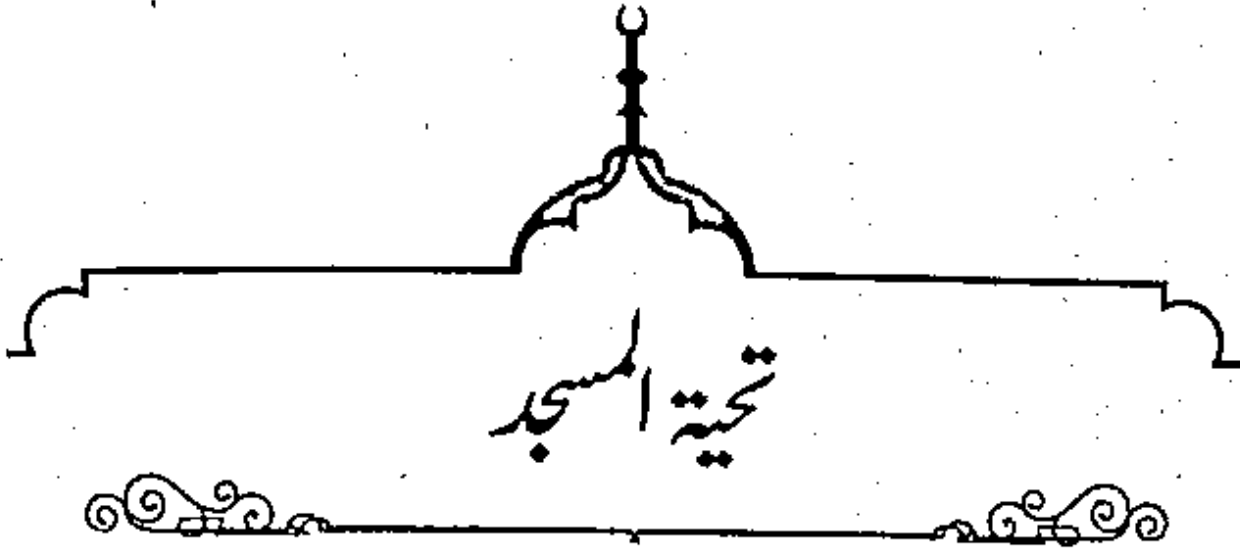
* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔''[1]
* سیدنا سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں تشریف لائے اور خطبہ سننے کے لیے بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے انہیں دو رکعات پڑھنے کا حکم فرمایا۔[2]

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، حدیث: 444. [2] صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب التحیۃ والامام یخطب، حدیث:875.

نمازِ استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز)

قحط سالی، خشک سالی اور بارش نہ برسنے کے ایام میں خاص طریقے سے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنے کا نام "نماز استسقاء" ہے۔

رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا»[1]

"جو قوم ماپ تول میں کمی کرے اُسے قحط سالی، سخت مصائب اور حکمرانوں کے ظلم وستم کا شکار ہونا پڑتا ہے اور اپنے مالوں کی زکاۃ نہ دینے والی قوم سے بارش روک لی جاتی ہے اور جانور نہ ہوتے تو اُن پر بارش نہ برسائی جاتی۔"

نمازِ استسقاء اور طلب بارش کی دُعا کے خاص احکام درج ذیل ہیں۔

1. اس نماز کے لیے اذان اور اقامت کی ضرورت نہیں ہے۔[2]
2. یہ نماز دو رکعت با جماعت پڑھی جاتی ہے اور امام بلند آواز سے قراءت کرتا ہے۔[3]
3. یہ نماز آبادی سے باہر کھلی جگہ یا عید گاہ میں عاجزی اور انکساری سے ادا کی جاتی

---

① سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، حديث: 4019 حسنه الألباني.
② صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء: 1022.
③ صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء: 1024.

ہے۔ اس موقع پر بوسیدہ کپڑے پہننا مستحب ہے۔[1]

4 نمازِ استسقاء سے پہلے یا بعد میں امام کا منبر پر خطبہ میں لوگوں کو توبہ و استغفار کی رغبت دلانا، ہاتھوں کو بلند اور اُلٹا کر کے دُعا کرنا اور چادر پلٹنا آپ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔[2]

5 امام کے ساتھ تمام مقتدیوں کا اپنی چادریں پلٹنا مستحب ہے۔[3]

✲ اُلٹے ہاتھوں سے دُعا کرنا اور چادر پلٹنا درحقیقت فعلی دعا ہے کہ اے مولائے کریم! ہمارے اِن ہاتھوں اور چادروں کی طرح ہمارے حالات پلٹ دے اور ہماری بدحالی وقحط سالی کو خوش حالی میں تبدیل فرمادے۔

6 نمازِ استسقاء کے خطبے میں اور بعد میں یہ دُعائیں پڑھنا سنت ہے:

(الف) «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ»[4]

''ہر قسم کی تعریفات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، بہت رحم فرمانے والا نہایت مہربان ہے۔ جزا کے دن کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اے اللہ!

---

① سنن ابی داود، کتاب الصلاة، جماع ابواب الاستسقاء وتفریعها: 1165 حسنه الالبانی. ② صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء: 1023؛ سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاة، باب رفع الایدی فی الاستسقاء، حدیث: 1173 حسنه الالبانی. ③ مسند احمد، حدیث: 16579 وفی نسخة: 16465۔ اسناده حسن. ④ سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاة، باب رفع الایدی فی الاستسقاء، حدیث: 1173 حسنه الالبانی.

تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تو بے پروا اور ہم فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش تو نازل فرمائے اُسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنادے۔"

(ب) «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيئًا مَرِيعًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ»[1]

"اے اللہ! ہمیں ایسی بارش کا پانی پلا جو ہماری پیاس بجھادے، ہلکی پھوار ہو، غلہ اگانے والی، نفع بخش ہو، نقصان دہ نہ ہو، جلد آنے والی ہو، دیر لگانے والی نہ ہو۔"

(ج) «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا»[2]

"اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ ہمیں پانی پلا۔"

(د) «اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ»[3]

"اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب فرما، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ شہروں (زمین) کو زندہ فرمادے۔"

7. نمازِ استسقاء طلوعِ آفتاب کے فوراً بعد پڑھنا سنت ہے۔[4]

8. خطبہ جمعہ کے دوران بھی ہاتھ اُٹھا کر بارش کے لیے اجتماعی دُعا کرنا سنت ہے۔[5]

---

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الایدی فی الاستسقاء، حدیث: 1169 صححه الالبانی۔ ② صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، حدیث: 1013۔ ③ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رفع الایدی فی الاستسقاء، حدیث: 1176 حسنه الالبانی۔ ④ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رفع الایدی فی الاستسقاء، حدیث: 1173، حسنه الالبانی۔ ⑤ صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب رفع الناس ایدیھم مع الامام فی الاستسقاء، حدیث: 1029۔

9. نمازِ استسقاء کی پہلی رکعت میں امام کے لیے سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا افضل ہے۔[1]

10. اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کے درج ذیل چھ طریقے نبی ﷺ سے منقول ہیں:

① کھلے میدان یا عیدگاہ میں خطبہ، نماز اور دُعا۔

② خطبہ جمعہ کے دوران طلبِ باراں کی دُعا۔

③ کھلے میدان یا عیدگاہ میں صرف خطبہ اور دُعا۔

④ فرض نماز کے بعد بارش کے لیے اجتماعی دُعا۔

⑤ آبادی سے باہر بارش کے لیے اجتماعی دُعا۔

⑥ دورانِ جنگ مجاہدین کی آبی ضروریات کے لیے بارش کی دُعا۔[2]

① سنن الدارقطنی، کتاب الاستسقاء، حدیث: 1800، المستدرک للحاکم، کتاب الاستسقاء، حدیث: 1217، قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد. ② زاد المعاد لابن قیم، فصل فی هدیه ﷺ فی الاستسقاء.

نمازِ کسوف وخسوف (سورج اور چاند گرہن کی نماز)

سورج یا چاند کے گرہن کے وقت خاص طریقے سے پڑھی جانے والی نماز کو ''نمازِ کسوف یا نمازِ خسوف'' کہا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''سورج اور چاند کو کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا وہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھا کرو، اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا کرو، اُس کا ذکر کیا کرو، تکبیرات کہا کرو، صدقہ وخیرات کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کیا کرو۔''[1]

نمازِ کسوف وخسوف کے مختصر مسائل واحکام درج ذیل ہیں:

1. اس نماز کے لیے اذان واقامت کی ضرورت نہیں، البتہ اَلصَّلَاۃُ جَامِعَۃٌ ''نماز کے لیے جمع ہو جاؤ'' کا اعلان کیا جائے گا۔[2]
2. نمازِ کسوف مسجد میں ہی باجماعت ادا کی جائے اور عورتیں بھی شریک جماعت ہو سکتی ہیں۔[3]
3. اِس نماز میں امام بلند آواز سے قرأت کرے گا۔[4]

① صحیح البخاری، ابواب الکسوف، حدیث: 1043، 1044، 1048، 1059.
② صحیح البخاری، ابواب الکسوف، باب النداء بالصلٰوة جامعة، حدیث: 1045. ③ صحیح البخاری، ابواب الکسوف: 1046، 1053. ④ صحیح البخاری، ابواب الکسوف، باب الجهر بالقراءة فی الکسوف، حدیث: 1065.

4. نمازِ کسوف دو رکعات کی نماز ہے جس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے: امام اور مقتدی ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز شروع کریں اور ہاتھ باندھ لیں۔ تمام نمازی اور امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کریں، لمبا قیام کریں اور امام سورۃ بقرہ کے مساوی قرأت کرے، پھر طویل رکوع کریں اور رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تعظیم بیان کریں، پھر طویل قیام کریں جو پہلے قیام سے قدرے مختصر ہو، امام اور مقتدی ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.........'' پڑھیں اور امام بلند آواز سے قرآن مجید کی قرأت کرے، پھر دوسرا رکوع کریں جو پہلے رکوع سے چھوٹا ہو، پھر کھڑے ہو کر رکوع کے بعد کی دُعا پڑھیں اور عام نماز کی طرح دو سجدے کریں۔ اسی طرح دوسری رکعت مکمل کریں اور قعدہ میں تشہد، درود شریف اور دُعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں۔''[1]

5. نمازِ کسوف کی دونوں رکعات میں تین تین اور چار چار رکوع بھی جائز ہیں، اس طرح ہر رکوع کے بعد قیام اور آخر میں دو سجدے کیے جائیں گے۔[2]

6. نمازِ کسوف و خسوف کے وقت خطبہ بھی مسنون ہے جس میں امام حمد و ثنا کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے، گرہن کے اسباب بیان کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرے۔[3]

7. نمازِ خسوف و کسوف میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا بھی جائز ہے۔[4]

8. سورج یا چاند کا گرہن ختم ہونے تک نماز و دُعا میں مصروف رہنا مسنون ہے۔[5]

---

① صحیح البخاری، ابواب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف جماعۃ: 1052 و باب الصدقۃ فی الکسوف، حدیث: 1044. ② صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ماعرض علی النبی ﷺ فی صلاۃ الکسوف، حدیث: 904 و باب ذکر من قال انہ رکع ثمان رکعات فی اربع سجدات، حدیث: 909. ③ صحیح البخاری، ابواب الکسوف، باب خطبۃ الامام فی الکسوف، حدیث: 1046-1044-1052. ④ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف، حدیث: 913. ⑤ صحیح البخاری، ابواب الکسوف، باب الصلاۃ فی کسوف الشمس، حدیث: 1040.

نمازِ خوف

جب اہل اسلام دشمنانِ دین کے خلاف حالت جنگ میں ہوں تو ایسے موقع پر پڑھی جانے والی نماز کو ''نمازِ خوف'' کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اِس نماز کا بطورِ خاص تذکرہ فرمایا ہے:

﴿وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ○ وَ اِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۟ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ ۠ وَ لْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَ اَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً﴾ (النساء: 101-102)

''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر نماز کو قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے (اور) اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر (حملہ کر کے) تمہیں پریشانی میں ڈال دیں گے (تو پھر بھی نماز قصر پڑھو) بلاشبہ کافر تو تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے رسول ﷺ) جب آپ اُن (اہل ایمان) کے درمیان موجود ہوں تو اُنہیں خود نماز پڑھائیں۔ پس اُن میں ایک گروہ ہتھیاروں سے مسلح آپ کے ساتھ (نماز کی) جماعت میں کھڑا ہو جائے۔ جب وہ سجدہ کر لیں تو آپ کے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی، وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کر لے اور وہ اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار (نماز میں) پکڑے

رکھیں۔ کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے ذرا غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یک دم حملہ کر دیں۔"

* سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے:

إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً [1]

"اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض فرمائی ہے، مسافر پر دو رکعات، مقیم پر (ظہر و عصر اور عشاء) کی چار رکعات اور حالت خوف میں ایک رکعت۔"

* آپ ﷺ سے حالتِ خوف میں دو رکعات پڑھنا بھی ثابت ہے۔ [2]

* جنگ اور خوف کے حالات مختلف ہوتے ہیں، اس لیے آپ ﷺ سے نمازِ خوف کے کئی طریقے منقول ہیں۔ لہٰذا حالات و واقعات اور ماحول کے مطابق نمازِ خوف کا کوئی بھی ممکن اور آسان طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ چند طریقے درج ذیل ہیں:

1. اگر جہاد میں شریک تمام مسلمانوں کا ایک جماعت سے نماز پڑھنا ممکن ہو تو ایک ہی جماعت کروائی جائے۔ (النساء: 102)
2. اگر ایک جماعت ممکن نہ ہو تو حالات کے مطابق مجاہدین کے مختلف گروہ الگ الگ جماعت کروالیں۔ جیسا کہ عام حالات میں ایک نماز کی کئی جماعتیں جائز ہیں۔ [3]
3. اگر امامت کا اہل صرف ایک ہی شخص ہو تو وہ دو جماعتوں کو الگ الگ نماز پڑھا دے، اس طرح امام کی چار اور مقتدیوں کی دو، دو رکعات ہوں گی۔ آپ ﷺ نے "غزوہ ذات الرقاع" کے سفر میں ایسے ہی کیا تھا۔ [4]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، حديث: 687. [2] صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب غزوة ذات الرقاع، حديث:4127. [3] سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب الجمع فى المساجد مرتين، حديث: 574 صححه الالبانى.
[4] صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة ذات الرقاع، حديث: 4136.

4. اگر حالات زیادہ خراب ہوں تو امام دو جماعتوں کو ایک ایک رکعت پڑھا دے، اس طرح امام کی دو اور مقتدیوں کی ایک ایک رکعت ہوگی۔[1]

5. اگر نماز کی جماعت ممکن نہ ہو تو جو شخص جہاں اور جس حالت میں ہے وہیں اکیلا نماز پڑھ لے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (البقرۃ: 239)

”پس اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل ہو یا سوار، (نماز ادا کر لو)۔“

6. اگر گھمسان کی جنگ ہو اور قبلہ رخ ہونا اور رکوع و سجود کرنا بھی ممکن نہ ہو تو غیر قبلہ کی طرف رخ کیے ہوئے صرف اشاروں سے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔[2]

* نماز خوف کے کئی اور طریقے بھی احادیث میں مذکور ہیں جنہیں طوالت کے باعث چھوڑ دیا گیا ہے۔

علامہ محمد اقبال نے ایسے ہی نمازیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا:

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، تفریع ابواب السفر، باب من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ولا یقضون، حدیث: 1246. [2] صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب قولہ فان خفتم فرجالا او رکبانا، حدیث: 4535.

ذکرِ الٰہی کی فضیلت

ذکرِ الٰہی سے قلب کو سکون، طبیعت کو اطمینان اور روح کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرۃ: 152)

''تم میرا ذکر کرو تو میں تمہارا ذکر کروں گا۔''

اس آیت مقدسہ کی وضاحت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں اپنے بندے کے گمان اور خیال کے مطابق ہی اس سے سلوک کرتا ہوں۔ جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ان سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ یعنی اگر وہ انسانوں کی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں فرشتوں کی جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھ پھیلانے کے برابر اس کے قریب آتا ہوں۔ اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آجاتا ہوں۔''[1]

[1] صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ویحذرکم اللہ نفسہ، حدیث: 7405.

وظائف کے اثرات

قرآن حکیم کی آیات اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مسلمان کو ہر وقت، ہر حال اور ہر گھڑی ذکر الٰہی میں مشغول اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہنا چاہیے اور کسی لمحے بھی اپنے خالق و مالک کے ذکر اور یاد سے غافل نہیں ہونا چاہیے اور اپنی ضروریات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ سے مانگنی اور مشکلات کا حل بھی اسی سے طلب کرنا چاہیے۔

جس طرح جسمانی امراض کا طبی اور ڈاکٹری علاج کرنا سنت ہے اسی طرح روحانی اور قلبی امراض کا ذکر الٰہی سے علاج کرنا بھی آپ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے تو بہت سی جسمانی بیماریوں کا بھی روحانی علاج تجویز فرمایا ہے۔ یہ عقیدے کی بات ہے کہ حقیقی شافی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اگر وہ حکیم کی پڑی اور ڈاکٹر کے انجکشن میں شفا ڈال سکتا ہے تو قرآن حکیم کی آیات کو تو اس نے خود شفا قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

”اور ہم نے قرآن مجید کے ذریعے وہ چیز نازل کی ہے جو اہل ایمان کے لیے شفا اور رحمت ہے۔“ (17/بنی اسرائیل:82)

دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ﴾ (41/حم السجدة:44)

”(اے پیغمبر!) فرما دیجیے کہ یہ قرآن مجید ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔“

اثر انگیزی کی شرائط

اکثر لوگوں کو یہ شکوہ کرتے سنا گیا ہے کہ ہم اتنے عرصے سے یہ وظیفہ کر رہے ہیں مگر کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا، مسئلہ حل نہیں ہوا، مشکل آسان نہیں ہوئی، قرض ادا نہیں ہوا، کاروبار میں وسعت نہیں ہوئی اور بیمار تندرست نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی وظائف کی جو تاثیر رسول رحمت ﷺ نے بیان فرمائی ہے ان میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں کیونکہ سارا جہان غلط ہوسکتا ہے مگر امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔ البتہ جب تک اسلامی ورد، وظائف اور دعاؤں کے آداب اور شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جائے اس وقت تک ان کے فوائد و ثمرات کا حصول ممکن نہیں۔ مختلف احادیث کے مطالعہ سے اوراد و وظائف کی اثر انگیزی کی جو شرائط سامنے آتی ہیں ان کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے:

1. عقیدے کی درستی
2. شرک سے اجتناب
3. بدعات سے پرہیز
4. اخلاصِ نیت
5. اکلِ حلال (حلال کھانا)
6. صدقِ مقال (سچ بولنا)
7. اعمالِ صالحہ کی کثرت
8. اللہ کی ذات پر کامل توکل
9. قبولیت کا یقین
10. حضورِ قلب
11. اعتراف گناہ اور توبہ
12. استقبال القبلہ (اگر ممکن ہو)
13. باوضو ہونا (اگر ممکن ہو)
14. امر بالمعروف و نہی عن المنکر
15. معاصی سے اجتناب
16. فرائض کی پابندی
17. صلہ رحمی
18. کبائر سے اجتناب
19. صدقات کی کثرت
20. فضول خرچی سے پرہیز

ان امور کو ملحوظ رکھ کر قرآن و حدیث سے ثابت شدہ وظائف پڑھے جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ان کے ثمرات، برکات اور اثرات ظاہر فرماتا ہے۔

صبح وشام کی دعائیں

1. صبح وشام سورۃ الاخلاص، الفلق اور الناس کی تین بار تلاوت کرنا دنیا کی تمام چیزوں سے کافی ہوجاتا ہے۔[1]
2. صبح وشام ''آیت الکرسی'' پڑھنے والا جنات سے محفوظ رہتا ہے۔[2]
3. جو شخص ایمان ویقین کے ساتھ صبح ''سید الاستغفار'' پڑھے اور شام تک فوت ہوجائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا اور جو شام کو پڑھے اور صبح تک فوت ہوجائے تو وہ بھی جنتی ہوگا۔ سید الاستغفار یہ دعا ہے:

«اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ»[3]

''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنے کیے ہوئے برے اعمال کے وبال سے

① سنن ابی داود، ابواب النوم، باب مایقول اذا اصبح، حدیث:5082 حسنه الالبانی. ② المستدرك للحاكم، كتاب فضائل القرآن، اخبار فی فضل سورة البقرة، حديث:2059 قال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه. ③ صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، حديث:6306.

تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی معاف کرنے والا نہیں۔''

4 رسول اللہ ﷺ ہر روز صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا لْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ»

''ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی، ہر قسم کی تعریف صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن اور اس کے بعد کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن اور اس کے بعد کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی، ضعیف العمری اور بڑھاپے کی خرابی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسے میرے پروردگار! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

شام کے وقت یہ الفاظ پڑھے جائیں:

«اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ» [1]

5 رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دعا صبح و شام پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ»

''اے اللہ! ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیرے ہی نام سے شام کی، تیرے ہی فضل سے زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے فوت ہوں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

شام کے وقت یہ الفاظ پڑھے جائیں:

«اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ» [2]

6 نبی ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صبح و شام اور سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب الدعاء عند النوم، حدیث:2723. [2] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسیٰ، حدیث: 3391 صححہ الالبانی.

وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ»①

''اے اللہ! غیب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

7 جو شخص صبح وشام درج ذیل دعا تین بار پڑھے، اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی:

«بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ»②

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ جس کے نام کی وجہ سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

8 رسول محترم ﷺ صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ

① جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه، حدیث:3392 صححه الالبانی۔ ② جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسیٰ، حدیث: 3388، قال الالبانی: حسن صحیح.

اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ»①

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اہل وعیال اور مال میں معافی اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے رازوں پر پردہ ڈال دے اور میرے خوف کو امن میں بدل دے۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ میں اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

9. جو شخص صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے ضرور راضی فرمائے گا:

«رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا»②

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔''

10. صبح وشام یہ کلمات پڑھنے والے کو اولاد اسماعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ»③

① سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث: 5074 صححہ الالبانی. ② جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا أمسٰی: حدیث: 3389، صححہ الحافظ زبیر علی زئی. ③ سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث:5077 صححہ الالبانی.

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

11. آپ ﷺ نے سیدنا حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم نماز مغرب کے بعد کسی کے ساتھ بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لو اور اس رات کو فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے آگ سے نجات لکھ دی جائے گی اور اگر صبح کی نماز کے بعد یہی کلمات پڑھو اور اسی دن موت آجائے تو آگ کے عذاب سے نجات پا جاؤ گے۔

«اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ» [1]

”اے اللہ! مجھے آگ سے محفوظ فرما۔“

12. جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس دن سرزد ہونے والے گناہ معاف فرما دے گا اور اگر شام کو بھی پڑھ لے تو اس رات کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

«اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ» [2]

”اے اللہ! میں نے صبح کی، میں تجھے، تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے ملائکہ اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“

شام کے وقت اَصْبَحْتُ کے بجائے اَمْسَيْتُ پڑھیں۔

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح حدیث: 5079، حسنہ الحافظ زبیر علی زئی۔ [2] سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح حدیث: 5069، حسنہ الحافظ زبیر علی زئی۔

13 رسول اللہ ﷺ صبح کو یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

«اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ»[1]

''ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد (ﷺ) کے دین اور اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر جو یکسو مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔''

14 رسول کریم ﷺ پر دس (۱۰) مرتبہ صبح اور دس (۱۰) مرتبہ شام کو مسنون درود پڑھنے والے کو روز قیامت شفاعت رسول حاصل ہوگی۔[2]

15 ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور بچھو کے کاٹنے کی تکلیف بیان کی تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم شام کو یہ کلمات پڑھ لیتے تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا:

«اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»[3]

''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

16 رسول اللہ ﷺ یہ دعا ہر روز صبح و شام تین بار پڑھتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ»[4]

① مسند احمد، حديث:15360 قال شعيب الارناؤط: اسنادهٗ صحيح. ② كتاب الصلاة على النبي ﷺ لابن ابي عاصم، حديث:61. ③ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التعوذ من سوء القضاء، حديث:2709. ④ سنن ابى داود، كتاب الادب، باب ما يقول اذا اصبح، حديث:5090، قال الالبانى: حسن الاسناد.

"اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت نصیب فرما، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! میں کفر اور غربت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

17 رسول کریم ﷺ نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا»[1]

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

18 جو شخص صبح و شام سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو قیامت کے دن کوئی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا مگر جس نے اس کے برابر یا زیادہ پڑھا ہوگا:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ»[2]

"اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ اُس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔"

19 اِن کلمات کا فجر کے بعد تین بار پڑھنا، صبح سے اشراق تک عبادت کے برابر ہے۔

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ»[3]

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اُس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اُس کی ذات کی رضا کے برابر اور اُس کے عرش کے وزن کے برابر اور اُس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔"

[1] سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ما يقال بعد التسليم، حديث: 925 صححه الالبانی. [2] صحيح مسلم، كتاب الذكر، باب فضل التهليل والتسبيح، حديث: 2692.
[3] صحيح مسلم، كتاب الذكر، باب التسبيح اول النهار......، حديث:2726.

مختلف اوقات کی دعائیں

گھر میں داخل ہونے کی دعا

«بِسْمِ اللّٰهِ» ''اللہ کے نام کے ساتھ''

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، پھر گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ یہ تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا۔''[1]

گھر سے نکلنے کی دعا

1. «بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ»[2]

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (نکلا ہوں اور) اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی۔''

2. «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ»[3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب، حدیث: 2018.

[2] سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیته، حدیث:5095 صححه الالبانی. [3] سنن ابی داود، حدیث:5094 صححه الالبانی.

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں کسی کو بے وقوف بناؤں یا مجھے بے وقوف بنایا جائے۔"

سلام اور اُس کا جواب

- ملاقات کے وقت سلام کہنا اور اُس کا جواب دینا مسلمانوں کے باہمی حقوق میں سے ایک حق ہے۔ [1]
- ہر واقف اور ناواقف مسلمان کو سلام کہنا بہترین اسلام کی علامت ہے۔ [2]
- ایک دوسرے کو سلام کہنے سے باہمی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ [3]
- سوار پیدل کو، پیدل چلنے والا بیٹھے کو، چھوٹا بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔ [4]
- سلام کے مختصر مسنون الفاظ یہ ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (آپ پر سلامتی ہو) اور جواب اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ (تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔) [5]
- "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ" کہنے سے تیس نیکیوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ [6]
- اگر غیر مسلم سلام کہے تو جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ (اور تم پر) کہنا چاہیے۔" [7]

① جامع الترمذی، ابواب الادب، باب ما جاء فی تشمیت العاطس، حدیث:2737 صححه الالبانی. ② صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب السلام للمعرفة وغیر المعرفة، حدیث: 6236. ③ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المومنون......، حدیث: 54. ④ صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب تسلیم القلیل علی الکثیر، حدیث:6231. ⑤ صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب بدء السلام، حدیث:6227. ⑥ سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کیف السلام، حدیث:5195 صححه الالبانی. ⑦ صحیح البخاری، کتاب الاستیذان، باب کیف الرد علی اهل الذمة بالسلام، حدیث: 6256.

کسی کو رخصت کرنے کی دعا

1 «اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ» [1]

''میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے خاتمہ عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔''

2 «زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ» [2]

''اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِراہ نصیب فرمائے، تیرے گناہ معاف فرمائے اور تم جہاں بھی ہو، تمہارے لیے نیکی کو آسان فرمائے۔''

مسافر کی مقیم کے لیے دعا

«اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ» [3]

''میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔''

سواری پر سوار ہونے کی دعا

«بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ،

① جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا ودع انسانا، حدیث: 3442، صححہ الالبانی۔ ② جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب 45، حدیث:3444، قال الالبانی: حسن صحیح۔ ③ سنن ابن ماجہ، کتاب الجهاد، باب تشییع الغزاة ووداعهم، حدیث: 2825، صححہ الالبانی۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ» ①

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارا تابع بنایا، ہم تو اس کی قدرت نہیں رکھتے تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، تمام تعریفات کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، حمد تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تو پاک ہے، بے شک میں نے ہی اپنی جان پر ظلم کیا ہے، پس مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔"

سفر کی دعا

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

① سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب مایقول الرجل اذار کب، حدیث: 2602 صححه الالبانی.

الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ ﴾ ①

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات الٰہی جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو کرنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! بے شک ہم آپ سے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور تیرے پسندیدہ عمل کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر آسان فرما دے اور ہمارے رب! اس کی لمبی مسافت کو کم فرما دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں (ہمارا) ساتھی اور (ہمارے) گھر والوں میں جانشین ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، تکلیف دہ منظر اور مال واہل میں بری تبدیلی سے پناہ چاہتا ہوں۔"

دوران سفر قیام کی دعا

﴿ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴾ ②

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔"

① صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، حديث: 1342. ② صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء، حديث: 2708.

سفر سے واپسی کی دعا

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ»[1]

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ہم) واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔"

سواری پھسلنے کی دُعا

* اگر سواری کے پھسلنے یا گرنے کا خطرہ ہو تو کہنا چاہیے:
«بِسْمِ اللّٰهِ»[2] "اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔"

سیڑھیاں وغیرہ چڑھنے اور اترنے کی دعا

* سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم اوپر چڑھتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور جب نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے۔[3]

کھانا کھانے کی دعا

1. کھانے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھیں اور اگر بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھیں:

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا اراد سفرا اورجع، حدیث: 6385. [2] سنن ابی داود، کتاب الادب، باب 85، حدیث: 4982، صححه الالبانی.
[3] صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التسبیح اذا هبط وادیا، حدیث: 2993.

«بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ» ①

”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔“

2 «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ» ②

”اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ بہتر کھانا کھلا۔“

کھانے کے بعد کی دعا

1 «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ» ③

”تمام تعریفات اس تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور رزق عطا فرمایا، اس کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی قوت۔“

2 «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا» ④

”ہر قسم کی زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جسے کافی اور الوداعی (یعنی آخری) نہ جانے اور اے ہمارے رب! تیری تعریف سے بے پروائی نہیں کی جا سکتی۔“

① جامع الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی التسمیة علی الطعام، حدیث: 1858، صححه الالبانی. ② جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اکل طعاماً، حدیث: 3455، حسنه الالبانی. ③ جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذافرغ من الطعام، حدیث: 3458، حسنه الالبانی. ④ صحیح البخاری، کتاب الاطعمة، باب مایقول اذا فرغ من طعامه، حدیث: 5458.

میزبان کے لیے مہمان کی دعا

1 «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَارَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ»[1]

”اے اللہ! تو نے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔“

2 «اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ»[2]

”اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا ہے تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا ہے تو اسے سیراب فرما۔“

دودھ پینے کی دعا

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ»[3]

”اے اللہ! ہمارے لیے اس (دودھ) میں برکت ڈال دے اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عطا فرما۔“

بازار میں داخل ہونے کی دعا

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

① صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب استحباب وضع النوى......، حديث: 2042. ② صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب اكرام الضيف ......، حديث: 2055. ③ جامع الترمذى، كتاب الدعوات، باب مايقول اذا اكل طعاما، حديث: 3455 حسنه الالبانى.

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» [1]

’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، تمام تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔‘‘

مجلس میں پڑھنے کی دُعا

✵ آپ ﷺ ایک مجلس میں اُٹھنے سے قبل سو بار یہ دعا پڑھتے تھے:

«رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ» [2]

’’اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا، بہت بخشنے والا ہے۔‘‘

کفارۂ مجلس کی دعا

مجلس کے اختتام پر یہ دعا پڑھنے سے مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» [3]

’’اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ

① جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، حدیث: 3428 حسنه الالبانی۔ ② جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من المجلس، حدیث: 3434، صححه الالبانی۔ ③ جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول إذا قام من المجلس، حدیث:3433، صححه الالبانی۔

[illegible]

[illegible]

کرتا ہوں۔"

شادی کرنے والے کی دعا

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ» ①

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کے شر سے اور اس کی جبلت (فطرت و عادت) کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

بیوی کے پاس آنے کی دعا

«بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا» ②

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچا۔"

شادی کی مبارک باد

«بَارَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ عَلَیْكَ وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ» ③

---

① سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، حدیث: 2160 حسنه الالبانی۔ ② صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا اتی اهله، حدیث:141، صححه الالبانی۔ ③ جامع الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی ما یقال للمتزوج، حدیث:1091 صححه الالبانی۔

”اللہ تعالیٰ تمھیں برکت عطا فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا فرمائے۔“

نیا لباس پہننے کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

1 «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ»[1]

”اے اللہ! ہر قسم کی تعریف صرف تیرے ہی لیے ہے، تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔“

2 لباس پہن کر یہ دعا پڑھنے والے کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ»[2]

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری طاقت اور قوت کے بغیر یہ عطا فرمایا۔“

---

[1] سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا، حدیث: 4020، صححه الالبانی۔ [2] سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا، حدیث: 4023 قال الالبانی: حسن۔

چھینک کی دعا

جسے چھینک آئے وہ «اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ» ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں'' کہے اور سننے والا «یَرْحَمُكَ اللّٰہُ» ''اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے'' کہے۔ پھر چھینکنے والا کہے: «یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ» ''اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور آپ کے حالات درست فرمائے۔''①

غیر مسلم کی چھینک کا جواب

رسول اللہ ﷺ یہودیوں کی چھینک کا جواب یوں دیا کرتے تھے:

«یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ»②

''اللہ تعالیٰ تمھیں ہدایت نصیب فرمائے اور تمہارے حالات درست فرمادے۔''

بارش طلب کرنے کی دعائیں

① «اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ»③

''اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما جو مدد کرنے والی، خوش گوار، سر سبز کرنے والی، نفع بخش، نقصان نہ دینے والی، جلدی آنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔''

① صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یشمت، حدیث:6224.
② جامع الترمذی، ابواب الادب، باب ما جاء کیف تشمیت العاطس، حدیث: 2739 صححه الالبانی. ③ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، حدیث:1169، صححه الالبانی.

2 «اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَھَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ» [1]

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا دے اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر (بنجر زمین) کو زندہ (سرسبز) فرما دے۔''

3 «اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا» [2]

''اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، اے اللہ! ہم پر بارش برسا، اے اللہ! ہمیں بارش دے۔''

4 جب بارش برستی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

«اَللّٰھُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا» [3]

''اے اللہ! اسے نفع بخش بارش بنا دے۔''

5 بارش کے بعد یہ کلمات کہنا ایمان کی علامت ہے:

«مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ» [4]

''ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔''

بارش بند کروانے کی دعا

«اَللّٰھُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ» [5]

① سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، حدیث:1176، حسنه الالبانی. ② صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة، حدیث: 1014. ③ صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب مایقال اذ مطرت، حدیث: 1032. ④ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یستقبل الامام الناس......، حدیث: 846. ⑤ صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة، حدیث:1013.

”اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش نازل فرما اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! اسے ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں کے اندر اور درخت اگنے کی جگہوں پر لے جا۔“

آندھی کے وقت کی دُعائیں

1. جب تیز ہوا چلتی تو نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» [1]

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اُس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ یہ (آندھی) بھیجی گئی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔“

2. «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا» [2]

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

بادل گرجنے کی دُعا

سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بادل کی گرج اور کڑک سنتے تو باتیں چھوڑ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح، حديث: 899. [2] سنن ابى داود، كتاب الادب، باب مايقول اذ ......، حديث: 5097، صححه الالبانى.

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ①

''پاک ہے وہ ذات کہ گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتی ہے اور فرشتے اُس کے خوف سے (تسبیح پڑھتے ہیں)''

نیا چاند دیکھنے کی دعا

«اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ» ②

''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام والا بنا کر طلوع فرما (اے چاند!) میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔''

افطاری کی دعا

1 «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ» ③

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور ان شاءاللہ روزے کا اجر ثابت ہوگیا۔''

افطاری کروانے والے کو دعا

«اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ

① موطا امام مالك، كتاب الجامع، باب القول اذا سمعت الرعد، حديث:3641.
② جامع الترمذى، كتاب الدعوات، باب ما يقول عندروٴية الهلال، حديث:3451، صححه الالبانى. ③ سنن ابى داود، كتاب الصوم، باب القول عندالافطار، حديث: 2357 حسنه الالبانى.

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ» ①

''تمہارے ہاں روزے داروں نے افطاری کی اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور فرشتے تمہارے لیے دعا گو ہیں۔''

لیلۃ القدر کی دعا

«اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ» ②

''اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا، کرم فرمانے والا ہے، تو معافی کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرما دے۔''

غصہ کے وقت کی دعا

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» ③

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ فرمائے گا۔ (مگر آہستہ پڑھے)

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا» ④

① سنن ابی داود، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الدعاء لرت الطعام اذا ......، حدیث: 3854، صححه الالبانی. ② جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب 85، حدیث: 3513. ③ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، حدیث: 6115. ④ جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذارأی مبتلی، حدیث: 3431، حسنه الالبانی.

''ہر قسم کی تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں اس نے تجھے مبتلا کر رکھا ہے اور اس نے مجھے اپنی بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔''

مبتلائے مصیبت کی دعا

«اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا»[1]

''یقیناً ہم اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر متبادل نصیب فرما۔''

ادائیگیٔ قرض کی دُعائیں

1. سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»[2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے، عاجزی اور کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے غلبہ اور آدمیوں کے قہر سے۔''

2. سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک غلام مکاتب حاضر ہوا اور تعاون کی درخواست کی تاکہ وہ اپنے ذمہ قرض ادا کر کے آزادی حاصل کر سکے تو جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب مایقال عند المصیبة، حدیث: 918. [2] صحیح البخاري، کتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والکسل، حدیث: 6369.

کہ میں تمہیں وہ کلمات بتا دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے اور فرمایا:
''اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو ان کلمات کی برکت سے اللہ تمہاری طرف سے ادا فرما دے گا۔'' وہ کلمات یہ ہیں:

«اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ» ①

''اے اللہ! اپنے رزق حلال کے ذریعے مجھے حرام سے محفوظ فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز فرما۔''

3 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
''میں تمہیں ایک وظیفہ بتاتا ہوں، تم اسے پڑھو، اگر تمہارے ذمے احد پہاڑ جتنا قرض بھی ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا انتظام فرما دے گا۔'' وظیفہ یہ ہے:

«اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ» ②

① جامع الترمذی، ابواب الدعوات، حدیث:3563، حسنه الالبانی۔ ② مجمع الزوائد: 17441-17442 رواه الطبرانی۔

''اے اللہ! اے تمام جہاں کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی عطا فرمائے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کردے، سب بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے، تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔'' اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور رحیم، تو جسے چاہے دنیا اور آخرت (کی بھلائیاں) عطا فرمائے اور جس سے چاہے ان کو روک لے، مجھ پر ایسی رحمت فرما جو تیرے سوا ہر ایک کی مہربانی سے مجھے بے نیاز کردے۔ اے میرے اللہ! میری غربت دور فرمادے اور قرض اتار دے۔''

دعائے حاجت

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ سے وہ دعا کرتا ہے جو سیدنا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کی حاجت پوری کردیتا ہے۔''[1]

جناب یونس علیہ السلام کی دعا یہ ہے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

(21/الانبیاء:87)

''الٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالم ہوں۔''

[1] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب: 82، حدیث:3505 صححه الالبانی.

کرب والم اور پریشانی سے نجات

1 رسول اللہ ﷺ کرب اور پریشانی کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے:

«لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ» ①

''اللہ عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار اور عرش عظیم کے رب کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

2 کرب والم میں مبتلا بے چین آدمی یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی دور فرمادے گا۔

«اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» ②

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے تمام حالات کی اصلاح فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

ابراہیمی وظیفہ

جدالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مخالفین، جب ابراہیمی دلائل کے سامنے زچ ہو گئے تو انہوں نے خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں جلانے اور ان کا نام ونشان مٹانے کا فیصلہ کر لیا، چنانچہ ایک وسیع وعریض میدان میں مہینہ بھر آگ جلائی گئی۔

① صحیح البخاری کتاب التوحید، باب وکان عرشه علی الماء، حدیث:6345.

② سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح۔ حدیث:5090 قال الالبانی: حسن الاسناد.

جب آگ کے شعلے بھڑک اٹھے تو ایک منجنیق تیار کر کے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قید خانہ سے باہر لایا گیا، جب آپ کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینکنے کے لیے گھمایا جانے لگا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے دربار عالی شان میں یہی دعا کی تھی :

«حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ» [1]

جناب ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دہکتی ہوئی آگ کو ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والا بنا دیا۔ ارشاد ہوا:

﴿يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ﴾ (21/الانبیاء:69)

''اے آگ! ابراہیم کے لیے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا۔''

چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام کی منجنیق کو گھما کر آتش میں پھینکا گیا تو وہاں گرمی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ بلکہ وہاں ٹھنڈک تھی اور ٹھنڈک بھی اتنی جو راحت، سکون اور آرام کا باعث ہو۔

3 خادم رسول سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی وجہ سے بہت زیادہ غمگین ہوتے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے:

«يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ» [2]

''اے زندہ اے قائم رہنے والے! میں آپ کی رحمت کا طلبگار ہوں۔''

درود شریف کے فوائد:

جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ پر بہت زیادہ درود پڑھتا ہوں مجھے حکم فرمائیے کہ میں اپنے وظائف میں کتنا حصہ درود کے لیے وقف کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم پسند کرو'' میں نے عرض کی: کیا میں

[1] تفسیر قرطبی، سورۃ الانبیاء، آیت: ٦٩. [2] جامع الترمذی، کتاب الدعوات باب: 92، حدیث:3524، حسنہ الالبانی.

وظائف کا چوتھائی وقت درود پڑھنے کے لیے وقف کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم پسند کرو، اگر زیادہ کرلو، تو تمہارے لیے بہتر ہوگا'' میں نے عرض کیا: نصف؟ فرمایا: ''جتنا تم پسند کرو لیکن اگر درود کا وقت زیادہ کرلو تو بہت بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی؟ فرمایا: ''جتنا تم چاہو، لیکن اگر زیادہ کرلو تو بہت ہی اچھا ہے'' میں نے عرض کیا: پھر میں وظائف کا سارا وقت درود ہی پڑھتا رہوں گا، آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسا کرلو تو درود پاک تمہارے غموں کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''①

درود شریف کے فوائد، ثمرات اور برکات بے شمار ہیں خصوصاً رزق کی کثرت، حصولِ برکت، قضائے حوائج اور کرب والم سے نجات کے لیے درود شریف بہترین وظیفہ ہے۔

درود ابراہیمی بکثرت پڑھیے۔ ان شاء اللہ العزیز! اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مشکلات آسان، مصائب کو حل اور پریشانیاں دور فرمائے گا۔

اگر مختصر درود پاک پڑھنا چاہیں تو یہ پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ»②

«صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» بھی پڑھ سکتے ہیں۔③

حاکم کے ظلم سے بچنے کی دعا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ جب تمہیں کسی حاکم کی طرف سے ظلم کا اندیشہ ہو تو اُس کے پاس جاتے ہوئے مندرجہ ذیل دُعا تین بار پڑھ لیا کرو:

«اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا، اَللّٰهُ اَعَزُّ

① جامع الترمذی، ابواب صفة القيامة، باب: 23، حديث:2457، حسنه الالبانی.
② سنن النسائی، کتاب السهو، باب: 52، نوع آخر، حديث:1292، صححه الالبانی. ③ صحيح البخاری، کتاب احاديث الانبياء، باب قول الله واتخذالله ابراهيم خليلا، حديث: 3354.

مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، اَلْمُمْسِکُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ اَنْ یَّقَعْنَ عَلَی الْاَرْضِ، اِلَّا بِاِذْنِہٖ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ... (حاکم کا نام لیں) وَّجُنُوْدِہٖ، وَ اَتْبَاعِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ، مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُكَ» ①

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے زیادہ غالب ہے جس سے میں خوف زدہ اور ڈرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جس نے ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، مگر اُس کی اجازت سے۔ (اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں) تیرے فلاں بندے کے شر سے اُس کے لشکروں اور اُس کے پیروکاروں کی شرارتوں سے اور جنات اور انسانوں میں سے اُس کے ساتھیوں کے شر سے۔ اے اللہ! تو ان کی شرارتوں سے میرے لیے پناہ بن جا۔ تیری ثنا جلال والی ہے اور تیری پناہ غالب ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

دشمن سے حفاظت

① نبی ﷺ جب کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے:

---

① الادب المفرد للبخاری، باب اذا خاف من السلطان، حدیث:708 صححه الالبانی.

«اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ»[1]

''اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے کھڑا کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

2 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہجرت کے سفر میں جب سراقہ نے ہمارا تعاقب کیا اور وہ گھوڑا تیز دوڑاتے ہوئے ہمارے قریب آ گیا تو میں نے رسول مکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں ڈھونڈنے والا تو سر پر آ گیا۔ شدت غم سے سیدنا ابوبکر صدیق نے رونا شروع کر دیا، نبی محترم ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! روتے کیوں ہو؟'' عرض کیا: اے میرے محبوب!

مَا عَلٰى نَفْسِي اَبْكِي وَلٰكِنْ اَبْكِي عَلَيْكَ

میں اپنی جان کے ڈر سے نہیں روتا بلکہ میرا رونا تو فقط آپ کے لیے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دشمن سے حفاظت کے لیے اس وقت یہ دعا پڑھی:

«اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ»[2]

''اے اللہ! جس طریقے سے تو چاہے ہمیں اس سے محفوظ فرما۔''

اللہ کے رسول ﷺ کے یہ وظیفہ پڑھتے ہی سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔

دشمن کے لیے بددُعا

1 نبی ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر دشمنان اسلام کے خلاف یوں بددُعا فرمائی:

«اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ باب مایقول اذا خاف قوما، حدیث:1537، صححہ الالبانی۔ [2] مسند احمد، حدیث: 3 اسنادہ صحیح۔

الْاَحْزَابِ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ» ①

''اے اللہ! اے کتاب اُتارنے والے، اے جلد حساب لینے والے! ان جماعتوں کو شکست سے دوچار فرمادے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کے رکھ دے۔''

2 زمانہ قدیم میں ایک توحید پرست نوجوان نے مشرک اور ظالم بادشاہ کے کارندوں کے خلاف یہ دُعا پڑھی تو پہاڑ پر زلزلہ طاری ہوگیا، جس سے بادشاہ کے تمام کارندے ہلاک ہوگئے اور مواحد نوجوان کو محفوظ رکھا گیا:

«اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ» ②

''اے اللہ! جس طرح تو چاہے، مجھے اُن سے کافی ہوجا۔''

کام میں آسانی کی دعا

«اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا» ③

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان فرمادے۔ اور تو جب چاہتا مشکل کو آسان فرمادیتا ہے۔''

کوشش کے باوجود کام نہ ہوسکے تو

✱ جب کوئی کام مرضی کے خلاف یا طاقت سے باہر ہوتو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

① صحیح مسلم، کتاب الجھاد، باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، حدیث: 1742. ② صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب قصة اصحاب الاخدود، حدیث:3005. ③ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: 351 ابن حبان: 1974 وسندہ حسن۔

«قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ»①

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر تھا اور اُس نے جو چاہا کیا۔''

نظر بد اور اس کا علاج

1. کسی انسان یا حیوان کو نظر لگ جانا اور اس کی وجہ سے تکلیف یا نقصان پہنچ جانا برحق اور سچ ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«اَلْعَيْنُ حَقٌّ» ''نظر بد برحق ہے۔''②

2. اگر کسی انسان پر نظر بد کا اثر ہو جائے تو متاثرہ آدمی کو دم کروانا رسول مکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی معظم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا: «اِسْتَرْقُوْهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ» ''اسے دم کرواؤ، بے شک اسے نظر لگ گئی ہے۔''③

3. سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے تو آپ نے فرمایا:
«اَرْقِيهِمْ» ''انہیں دم کیا کرو۔''④

4. سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ جب معوذتین یعنی «قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» اور «قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ» نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں لے لیا اور ان کے سوا دوسری چیزوں کو چھوڑ دیا۔⑤

---

① صحيح مسلم، كتاب القدر، باب الايمان بالقدر والاذعان له، حديث: 2664.
② صحيح البخارى كتاب الطب، باب العين حق، حديث:5740. ③ صحيح البخارى، كتاب الطب باب رقية العين، حديث:5739. ④ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين، حديث:2198. ⑤ جامع الترمذى ابواب الطب، باب ماجاء فى الرقية بالمعوذتين، حديث:2058. صححه الالبانى.

5. اگر کسی کو نظر بد لگ چکی ہو تو مندرجہ ذیل قرآنی آیات مبارکہ پڑھ کر دم کرنے سے نظر بد کا اثر زائل ہو جاتا ہے:

﴿وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾

(68/القلم:51-52)

”اور جب کافر قرآن مجید سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا تمہیں پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ (محمد ﷺ) ضرور دیوانہ ہے حالانکہ یہ قرآن مجید تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔“

﴿فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ﴾ (67/الملك:3-4)

”پس دوبارہ نگاہ ڈال، کیا تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے؟ پھر بار بار نگاہ دوڑاؤ آخر نگاہ تھک کر اور نامراد ہو کر پلٹ آئے گی۔“

بچوں کو کن کلمات کے ساتھ دم کریں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جناب حسن اور جناب حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ سے دم کیا کرتے اور فرماتے تھے کہ ”سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں جناب اسحاق و جناب اسماعیل علیہما السلام کو انہیں الفاظ سے دم کیا کرتے تھے۔“

«اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَّةٍ»[1]

”میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، ہر شیطان سے اور فکر مند کرنے والی چیز سے اور نظر بد سے۔“

[1] جامع الترمذی، ابواب الطب، باب ما جاء فی الرقیة، حدیث:2060، صححه الالبانی۔

تیمارداری کی دعائیں

1 «اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ» ①

”میں سوال کرتا ہوں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔“

2 «لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ» ②

”کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تمہیں پاک کرے گی۔“

بیماری سے شفا کی دعا

1 ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور درج ذیل دعا پڑھتے:

«اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا» ③

”اے تمام انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دور فرما دے اور شفا عطا فرمادے، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا تو صرف تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔“

① جامع الترمذی، کتاب الطب، باب 32، حدیث:2083، صححہ الالبانی۔ ② صحیح البخاری، کتاب المرضیٰ، باب عیادۃ الاعراب، حدیث:5656. ① صحیح البحاری، کتاب الطب، باب دعاء العائد للمریض، حدیث:5675.

2. سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الملائکہ جناب جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بیمار ہو گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' تو جناب جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو مندرجہ ذیل الفاظ سے دم کیا:

«بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ» [1]

''اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ آپ کو ایسی چیز سے حفاظت کے لیے دم کرتا ہوں جو آپ کو ایذا دیتی ہے، ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ سے، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔''

3. ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ بیماری کی حالت میں معوذات (یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مارتے اور پھر ہاتھوں کو جسم پر پھیرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں برکت کی امید سے انہیں پڑھ کر اپنے ہاتھ کو آپ کے جسم مبارک پر پھیرا کرتی تھی۔ [2]

4. سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہ شخص بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور اور سوکھ کر چوزے کی طرح ہو گیا ہے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا: ''تو نے اللہ سے کوئی دعا تو نہیں مانگی تھی؟'' اس نے عرض کیا: میں اللہ سے یہ دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ! جو عذاب تو مجھے آخرت میں کرنے والا ہے، وہ

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض و رقی، حدیث: 2186.
[2] صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث: 5016.

عذاب مجھے دنیا میں ہی دے دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی یہ بات سن کر ازراہ تعجب ''سبحان اللہ!'' کہا اور فرمایا: ''تو اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو نے یہ دعا کیوں نہیں پڑھی:

«اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ» (1)

''اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بہتری نصیب فرما اور ہمیں آگ سے محفوظ فرما۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے یہی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرما دی۔''

5 سیدنا ایوب علیہ السلام طویل عرصہ تک شدید قسم کی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہے مگر نعمتوں کے چھن جانے، احباب کے دور ہو جانے اور مصائب ومشکلات میں مبتلا ہونے کے باوجود ان کی زبان اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تعریف وتسبیح میں مصروف رہی۔ آخر کار مندرجہ ذیل التجائیہ الفاظ آپ کی زبان اقدس سے ادا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف برسوں کی بیماری کو فوراً دور فرما دیا بلکہ چشم زدن میں ساری مصیبتیں دور ہوگئیں، حسن وشباب لوٹ آیا، اجڑا ہوا گھر آباد ہوگیا، مال ودولت کی فراوانی ہوگئی اور ہر چیز میں پہلے سے زیادہ برکت اور رونق آ گئی، سیدنا ایوب علیہ السلام کی دعا کے الفاظ یہ تھے:

﴿ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ (21/ الانبیاء: 83)

''اے میرے رب! مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ مہربان ہے۔

(1) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب کراهیة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا، حدیث: 2688.

دردوں اور زخموں کا علاج

1. جناب عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے ایک جسمانی درد کا ذکر کیا جس کی تکلیف میں اپنے جسم میں مسلمان ہونے کے وقت سے محسوس کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جسم میں درد کی جگہ پر ہاتھ رکھو اور تین بار «بِسْمِ اللّٰہِ» پڑھو، پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو:

«أَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ أَجِدُ وَأُحَاذِرُ» [1]

"میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں، اس چیز کی برائی سے جس کی تکلیف میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔"

2. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسے پھوڑا یا زخم ہو جاتا تو نبی ﷺ اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور یہ دعا پڑھتے:

«بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ أَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا» [2]

"اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور یہ ہم میں سے ایک کا تھوک ہے۔ ہمارے بیمار کو ہمارے پروردگار کے حکم سے شفا عطا فرمائی جائے۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم، حدیث: 2202. [2] صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ، حدیث: 5745.

شارح صحیح مسلم امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس دم کا طریقہ یہ ہے:

دم کرنے والا اپنی شہادت والی انگلی کو اپنا تھوک لگا کر اسے خاک آلودہ کرکے درد یا زخم کے مقام پر پھیرے اور پھیرتے ہوئے مذکورہ دعا پڑھے۔[1]

سانپ اور بچھو وغیرہ کے زہر کا علاج

1 سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تیس (۳۰) صحابہ کرام کا گزر ایک عرب قبیلے کے پاس سے ہوا تو قبیلہ والوں نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی ضیافت سے انکار کر دیا اور ان کے مطالبے پر بھی انہیں کھانا مہیا نہ کیا۔ اسی دوران اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا، اہل قبیلہ نے بڑا علاج کروایا، مگر افاقہ نہ ہوا۔ آخر کار وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے اور ہماری تمام کوششوں کے باوجود اسے افاقہ نہیں ہوا، کیا آپ میں سے کوئی بچھو کے ڈسے کا دم جانتا ہے؟ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں! میں اس کا دم جانتا ہوں، چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہیں کی اس لیے ہم تمہارا کام مفت میں نہیں کریں گے۔ اگر تم ہمیں اجرت دینے کا وعدہ کرو تو ہم دم کریں گے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کے برابر انہوں نے تیس بکریاں دینے کا معاہدہ کیا تو جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سات مرتبہ ''سورۂ فاتحہ'' پڑھ کر قبیلے کے سردار کو دم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے تندرست فرما دیا، ان لوگوں نے وعدے کے مطابق تیس بکریاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے کر دیں، صحابہ کرام میں سے بعض نے کہا کہ جب تک ہم رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں اس وقت تک ہم ان بکریوں سے استفادہ

[1] صحیح مسلم مع شرح نووی، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ المریض، حدیث: 2194.

نہیں کریں گے۔ جب قافلہ واپس لوٹا اور آپ ﷺ کو صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو آپ یہ واقعہ سن کر مسکرا دیے اور فرمایا: ''اے ابوسعید! تمہیں کیسے علم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟'' پھر فرمایا: ''ان بکریوں کو قبضہ میں لے لو اور میرا حصہ بھی دو۔''[1]

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ بچھو کے ڈسے ہوئے کو سات بار سورۂ فاتحہ'' پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

2. سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نماز کی حالت میں نبی مکرم ﷺ کو بچھو نے ڈس لیا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اللہ بچھو پر لعنت کرے یہ نمازی اور بے نماز کسی کو بھی نہیں چھوڑتا۔'' پھر نمک اور پانی منگوایا اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر پانی کو دم کیا اور اس نمک والے پانی سے زہر کی جگہ کو تر کر دیا۔[2]

دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے دعائیں

1. سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول کریم ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ»[3]

''اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بہتری نصیب فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔''

① صحيح البخاري، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، حديث:5749 وجامع الترمذي، ابواب الطب، باماجاء في اخذالاجرة على التعويذ، حديث:2063، صححه الالباني. ② البيهقي في شعب الايمان، حديث:2340، حسنه الحافظ زبيرعلى زئي في تخريج المشكاة، حديث:4567. ③ صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب ومنهم من يقول ربنا آتنا......، حديث: 6389.

2 «اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ»[1]

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں درگزر، عافیت اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔“

3 «اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّھَا، وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ»[2]

”اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا اور آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔“

4 رسول کریم ﷺ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ أَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ»[3]

”اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے تمام اُمور کی حفاظت کا ذریعہ ہے، میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میرا روزگار ہے، میری آخرت کی اصلاح فرما جو میرا آخری ٹھکانا ہے، ہر بھلائی کے لیے میری عمر دراز فرمادے اور ہر برائی سے بچانے کے لیے موت کو میرے لیے راحت بنادے۔“

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب ما يدعوا به الرجل اذا اصبح، حديث: 3871، صححه الالبانى. [2] صحيح ابن حبان، حديث: 949، قال شعيب الارناؤط: اسناده حسن. [3] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل......، حديث:2720.

5 آپ ﷺ اکثر مجالس میں صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِهِ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِيْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا أَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا»[1]

”اے اللہ! ہمارے درمیان اپنا خوف تقسیم فرمادے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہوجائے، اپنی ایسی اطاعت کی توفیق نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچادے اور ایسا یقین عطا فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کردے اور ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقت سے زندگی بھر فائدہ اُٹھانے کی توفیق مرحمت فرما، ہم میں سے ہمارا وارث بنادے، ہم پر ظلم کرنے والے سے تو ہی ہمارا انتقام لے، ہمارے دشمن کے خلاف ہماری مدد فرما، ہمارے دین کے معاملے میں ہم پر کوئی مصیبت نہ ڈال، ہماری دنیا کو ہمارا بڑا مقصد اور ہمارے علم کی انتہا نہ بنا، اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔“

[1] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب: 80، حدیث: 3502، حسنہ الالبانی۔

ہدایت، تقویٰ اور پاک دامنی کی دعائیں

1 «اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی» [1]

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور (لوگوں سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔''

2 «اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا» [2]

''اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے نفس کو اُس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے کیونکہ تو ہی اُسے بہتر پاک کرنے والا ہے۔ تو اُس کا دوست ہے۔ اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو (تجھ سے) نہ ڈرے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل.....، حدیث: 2721. [2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل.....، حدیث: 2722.

طلب مغفرت کی دعائیں

1. سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا علیہا السلام نے اللہ سے ان الفاظ کے ساتھ بخشش طلب کی:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﷿ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (الاعراف: 23)

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہماری بخشش نہ فرمائی اور ہم پر تو نے رحم نہ فرمایا تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

2. سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے یوں مغفرت طلب فرمائی:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ﷺ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (الاعراف: 151)

''اے میرے رب! تو مجھے اور میرے بھائی کی مغفرت فرما دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب مہربانوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔''

3. نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اُسے بخش دیا جاتا ہے:

«أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ»[1]

''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے۔ میں اُسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

4. «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ،

[1] جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، حدیث: 3577، صححه الالبانی.

أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ» [1]

"اے اللہ! میرے سابقہ، آئندہ، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ اور زیادتیاں جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرمادے، تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

5 «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ» [2]

"اے اللہ! میرے تمام تھوڑے اور زیادہ (صغیرہ اور کبیرہ) پہلے اور پچھلے، اعلانیہ اور پوشیدہ گناہوں کو معاف فرمادے۔"

6 جو شخص دن میں سو مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے اُس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ» [3]

"اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔"

7 ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (المومنون: 118)

"اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم فرما اور تو ہی سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔"

8 «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ» [4]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ودعائه بالليل، حديث: 771. [2] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال فى الركوع والسجود، حديث: 483. [3] صحيح البخارى، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح، حديث: 6405. [4] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح، حديث: 2696.

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

9 ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۗ وَ اغْفِرْ لَنَا ۗ وَ ارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرة: 286)

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا خطا ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، وہ ہمیں نہ اُٹھوا اور ہم سے درگزر فرما، ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

10 ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر دو یا تین مرتبہ اپنے گناہوں پر افسوس کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے اُسے تین مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کا حکم فرمایا، جب اُس نے تین بار دعا پڑھ لی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہوں کو معاف فرمادیا ہے۔''

«اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ» [1]

''اے اللہ! میرے گناہوں سے تیری بخشش زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کی امید ہے۔''

[1] المستدرك للحاكم، كتاب الدعا .....، حديث: 1994.

جنت کا خزانہ

رسول کریم ﷺ نے ان کلمات کو جنت کا خزانہ قرار دیا ہے:

«لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» ①

"گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔"

حصول محبت الٰہی کی دعا

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ» ②

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت کا اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ! تو اپنی محبت، مجھے میری جان، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنادے۔"

بدشگونی کا کفارہ

فرمانِ رسول ﷺ ہے: "جو بدشگونی کے باعث کسی کام سے رک گیا تو اُس نے شرک کیا اور بدشگونی کا کفارہ یہ دعا ہے:

① صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب قول لا حول ولا قوة......، حدیث: 6409. ② جامع الترمذی، ابواب الدعوات باب: 73، حدیث: 3490، حسنه الحافظ زبیر علی فی تخریج المشکاة، حدیث:2496.

«اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ»[1]

''اے اللہ! ہر خیر تو صرف آپ ہی کی خیر ہے اور ہر شگون صرف آپ ہی کا شگون ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

مرغ کی آواز سن کر

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرغ کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ سے اُس کے فضل کا سوال کرو، کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔''[2]

«اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

گدھے کی آواز سن کر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ گدھا شیطان کو دیکھتا ہے۔''[3]

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ»

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

کتے کی آواز سن کر

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

[1] مسند احمد، حدیث: 7045 قال شعیب الارناؤط: حسن۔ [2] صحیح البخاري، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال، حدیث: 3303. [3] صحیح البخاري، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم......، حدیث: 3303.

''جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینکنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ طلب کیا کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تمہیں نظر نہیں آتیں۔'' [1]

«اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ»

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

شیطان کو بھگانے کا طریقہ

1. آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے، شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔'' [2]

2. سیدنا جبریل علیہ السلام نے ''لیلۃ الجن'' میں (جس رات مختلف وادیوں اور گھاٹیوں سے جنات آپ کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے آپ کے پاس آئے تھے) شیاطین اور جنات کو بھگانے کے لیے آپ ﷺ کو یہ کلمات پڑھنے کی تلقین فرمائی:

«اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ» [3]

''میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ذریعے اُس کی پناہ میں آتا ہوں جن سے

[1] سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما جاء فی الدیك والبهائم، حدیث: 5103 صححه الالبانی۔ [2] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته......، حدیث: 780۔ [3] مسند احمد، حدیث: 15461 اسناده حسن۔

کوئی نیک اور بد تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا فرمایا، وجود عطا فرمایا اور پھیلایا اور اُن تمام چیزوں کے شر سے جو آسمان سے اُترتی اور اُس میں چڑھتی ہیں اور ہر اُس چیز کے شر سے جو زمین میں پھیلتی اور اُس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے، سوائے اُس کے جو خیر و بھلائی لے کر آئے۔ اے نہایت رحم فرمانے والے!"

افضل ذکر اور افضل دعا

✻ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔"[1]

اسم اعظم

1. ایک شخص مسجد نبوی میں نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا کر رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اس نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے، ان کلمات کے ساتھ کی گئی دعا قبول ہوتی اور سوال پورا کیا جاتا ہے۔"

«اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ»[2]

"اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو احسان فرمانے والا، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال اور عزت والے!"

2. آپ ﷺ نے ایک صحابی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سن کر فرمایا:

[1] جامع الترمذي، ابواب الدعوات، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة، حديث: 3383، حسنه الالباني. [2] جامع الترمذي، ابواب الدعوات، باب خلق الله مائة رحمة، حديث:3544، صححه الالباني.

''اس نے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ اس کے ذریعے جو کچھ مانگا جائے وہ دیا جاتا اور دعا قبول کی جاتی ہے۔''

«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ» [1]

''اے اللہ! میں یہ گواہی دیتے ہوئے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا اور بے نیاز ہے، جس کی اولاد ہے نہ والدین اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔''

3 نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:'' [2]

﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

(البقرة: 163)

﴿الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝﴾

(آل عمران: 1-2)

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ وظیفہ

1 نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''دو کلمے اللہ تعالیٰ کو از حد محبوب، زبان پر بہت آسان مگر میزان میں بڑے بھاری ہیں۔''

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ» [3]

[1] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء جامع الدعوات.....، حدیث: 3475 صححه الالبانی. [2] جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب 65، حدیث: 3478، حسنه الالبانی. [3] صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ونضع الموازین القسط.....، حدیث: 7563.

''اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔''

{2} اللہ تعالیٰ کو یہ چار کلمات بڑے محبوب ہیں:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ» [1]

''اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

{3} آپ ﷺ نے درج ذیل کلمات کو باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) قرار دیا ہے:

«سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ» [2]

''اللہ تعالیٰ پاک ہے، تمام تعریف صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔''

سونے سے پہلے کی دعائیں

{1} سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ رات کو بستر پر تشریف فرما ہوتے تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور اپنے سر، چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کر کے جہاں تک ممکن ہوتا اپنے ہاتھوں کو اپنے جسم پر پھیرتے اور یہ عمل تین بار کرتے۔ [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاداب، باب کراهیة التسمیة بالاسماء القبیحة، حدیث:2137. [2] مسند أحمد، حدیث: 513 قال شعیب الاناؤط: اسناده حسن.
[3] صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث: 5017.

2 جو شخص سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھے تو وہ اسے کافی ہوں گی۔ ①

3 رات کو بستر پر لیٹتے وقت "آیت الکرسی" پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ مقرر کر دیا جاتا ہے اور صبح تک شیطان اُس کے قریب نہیں آتا۔ ②

4 نبی کریم ﷺ سونے سے قبل سورۃ الم السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ③

5 نبی ﷺ نے سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو سونے سے پہلے ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ④

6 باوضو دائیں پہلو لیٹ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر سونے والا اگر اُس رات فوت ہو جائے تو فطرت اسلام پر فوت ہوگا۔

«اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ» ⑤

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع بنایا اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکا لیا تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے سوا کوئی جائے

① صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، حديث: 5009. ② صحيح البخاري، كتاب الوكالة، باب اذا وكل رجل فيترك الوكيل شيئا، حديث: 2311. ③ جامع الترمذي، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، حديث: 3404 صححه الالباني. ④ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، باب التسبيح اول النهار وعند النوم، حديث: 2727. ⑤ صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب النوم على الشق الايمن، حديث: 6313.

پناہ اور راہِ نجات نہیں ہے۔ اے اللہ! میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔"

7 آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر کی طرف آئے تو اُسے تین بار کپڑے سے جھاڑے، پھر یہ دعا پڑھے":

«بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ»[1]

"اے میرے پروردگار! میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان قبض کر لے تو اُس پر رحم فرمانا اور اگر تو اُسے چھوڑ دے تو اس کی اُسی طرح حفاظت فرمانا جیسا کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔"

8 نبی کریم ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»[2]

"اے اللہ! میں تیرا نام لے کر سوتا ہوں اور تیرے ہی نام سے بیدار ہوں گا۔"

9 نبی محترم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا: "جب سونے کا ارادہ کرو تو دائیں پہلو لیٹ کر یہ دعا پڑھو:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى،

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات باب 13، حديث: 6325. [2] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب وضع اليد تحت الخدّ اليمنٰى، حديث: 6312، 6325.

مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ» [1]

”اے اللہ! اے آسمانوں، زمینوں اور عرش عظیم کے پروردگار، اے ہمارے اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، اے تورات، انجیل اور قرآن مجید کو نازل فرمانے والے! میں ہر اُس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو ہی اوّل ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے کہ کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم سے ہمارا قرض ادا فرمانا اور ہمیں غربت سے غنی فرمادے۔“

10 رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ» [2]

”ہر قسم کی تعریفات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمارے لیے کافی ہوگیا اور اُسی نے ہمیں ٹھکانا عطا فرمایا۔ کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کفایت کرنے والا اور ٹھکانا دینے والا کوئی بھی نہیں ہے۔“

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء...... باب الدعاء عند النوم، حديث: 2713.

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء...... باب الدعاء عند النوم، حديث: 2715.

11 نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» ①

"اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرما، جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔"

12 سونے سے پہلے مندرجہ ذیل دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

«اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ» ②

"اے اللہ! تو نے ہی میری جان پیدا فرمائی اور تو ہی اسے فوت کرے گا، اس کی زندگی اور موت تیرے ہی لیے ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو اس کی بخشش فرمادے، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

13 نبی کریم ﷺ جب رات کو بستر پر تشریف فرما ہوتے تو یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

«بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذَنْبِي وَاَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى» ③

"اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ! میرا گناہ معاف

① سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما یقال عند النوم، حدیث: 5045، قال الالبانی: صحیح. ② صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...... باب الدعاء عندالنوم، حدیث: 2712. ③ سنن ابی داود، ابواب النوم، باب ما یقال عند النوم، حدیث: 5054، صححه الالبانی.

فرما دے اور مجھ سے میرے شیطان کو دور فرما دے اور میری گروی چیز چھڑا دے اور مجھے اعلیٰ (فرشتوں اور انبیاء کی) مجلس میں شامل فرما۔''

14 نبی مکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا: ''سونے سے پہلے سورۂ کافرون پڑھا کرو کیونکہ یہ شرک سے نجات دلانے والی سورت ہے۔''[1]

15 رسول اللہ ﷺ سونے سے قبل سورۂ زمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔[2]

نیند میں گھبراہٹ کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو نیند میں گھبراہٹ محسوس ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ»[3]

''میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اُس کے غصے سے اور اُس کی سزا سے اور اُس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

جادو ٹونے اور آسیب کا علاج

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ

[1] جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب ما جاء فی من یقرء القرآن عند المنام، باب منه، حدیث: 3403، صححه الالبانی۔ [2] جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب ما جاء فی من یقرء القرآن عند المنام، باب منه، حدیث: 3405، صححه الالبانی۔ [3] جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب 94، حدیث:3528، حسنه الالبانی۔

ایک اعرابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا بھائی سخت بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "اسے کیا بیماری ہے؟" اس نے عرض کیا: اسے آسیب کا اثر ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسے میرے پاس لاؤ" وہ گیا اور اپنے بھائی کو لا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات مبارکہ کی تلاوت فرما کر اسے دم کیا تو وہ شخص تندرست ہو کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ گویا کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔ وہ سورتیں یہ ہیں:

1. سورۂ فاتحہ
2. سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیات
3. سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 163
4. آیت الکرسی
5. سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات
6. سورۂ آل عمران کی آیت 18
7. سورۂ اعراف کی آیت نمبر 154
8. سورۂ مومنون کی آخری تین آیات
9. سورۂ صافات کی ابتدائی دس آیات
10. سورۂ حشر کی آخری تین آیات
11. سورۂ جن کی آیت نمبر تین اور چار
12. سورۂ اخلاص
13. سورۂ فلق
14. سورۂ ناس[1]

[1] مسند احمد، حدیث :21174، قال شعیب الارناؤط: اسنادہٗ ضعیف۔

ذیل میں ہم ان اور چند دیگر آیات طیبات اور احادیث مبارکات میں سے بعض دعاؤں کو تحریر کر رہے ہیں۔ آپ انہیں روزانہ بعد نماز فجر پڑھیں۔ بچوں کو دم کریں، مکان، دکان، فیکٹری اور کارخانے وغیرہ کے چاروں کونوں میں پھونکیں یا پانی دم کر کے بچوں کو پلائیں اور وہی پانی مکان اور دکان وغیرہ کے چاروں کناروں میں چھڑکیں تو ان شاء اللہ العزیز کاروبار میں وسعت وبرکت ہوگی۔ شیطانی اثرات زائل ہوں گے، بیوی بچے صحت مند اور توانا ہوں گے۔ الغرض جادو، ٹونے اور آسیبی و شیطانی اثرات وغیرہ سے حفاظت کے لیے یہ ایک مجرب وظیفہ ہے۔

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○﴾[1] ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○﴾[2] ﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۗ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

[1] 1/الفاتحہ: 1-7۔ [2] 2/البقرہ: 1-3۔

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾①

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝﴾② ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾③ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَىِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾④ ﴿لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۟ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾⑤

① 2/البقرہ:102 - 103. ② 2/البقرہ:163. ③ 2/البقرہ:201. ④ 2/البقرہ:225، 227.
⑤ 2/البقرہ:286.

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ○﴾① ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○﴾② ﴿اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○﴾③ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ يُغْشِی الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾④ ﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ○ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ○﴾⑤ ﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○﴾⑥ ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○﴾⑦ ﴿وَ اَلْقِ مَا فِیْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ

① 3/آل عمران:1-2۔ ② 3/آل عمران:18۔ ③ 3/آل عمران: 26-27۔ ④ 7/الاعراف: 54-56۔ ⑤ 7/الاعراف: 117-122۔ ⑥ 10/یونس:81۔ ⑦ 17/بنی اسرائیل:111۔

سٰحِرٍ ؕ وَلَا یُفۡلِحُ السَّاحِرُ حَیۡثُ اَتٰی ۝ فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰی ۝﴾[1] ﴿قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ۝﴾[2] ﴿لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝﴾[3] ﴿اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ۝ وَ مَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ۝ وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ۝﴾[4] ﴿اِنَّهٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَ اۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ۝﴾[5] ﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۝ اِنَّ اِلٰـهَکُمۡ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ ۣ الۡکَوَاکِبِ ۝ وَ حِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَ یُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوۡرًا وَّ لَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝﴾[6] ﴿وَ اِذۡ صَرَفۡنَاۤ اِلَیۡکَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوۡهُ قَالُوۡۤا اَنۡصِتُوۡا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوۡا اِلٰی قَوۡمِهِمۡ مُّنۡذِرِیۡنَ ۝ قَالُوۡا یٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا کِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ یَهۡدِیۡۤ اِلَی الۡحَقِّ وَ اِلٰی طَرِیۡقٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ یٰقَوۡمَنَاۤ اَجِیۡبُوۡا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوۡا بِهٖ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُجِرۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝ وَ مَنۡ لَّا یُجِبۡ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیۡسَ بِمُعۡجِزٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَیۡسَ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ

---

① 20/طٰہٰ:69-70۔ ② 21/الانبیاء:69۔ ③ 21/الانبیاء:87۔
④ 23/المومنون:118۔ ⑤ 27/النمل:30-31۔ ⑥ 37/الصفت:1-10

وَ لَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ ① ﴿ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ﴾ ② ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾ ③ ﴿ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ ۝ ﴾ ④ ﴿ وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ ⑤ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ۙ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝ۙ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ ﴾ ⑥ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ ﴾ ⑦

① 46/الاحقاف: 29-30. ② 55/ الرحمٰن: 33-36. ③ 59/الحشر: 22-24. ④ 76/ الملک: 3-4. ⑤ 48/القلم: 51-52. ⑥ 72/الجن: 51-52. ⑦ 94/الانشراح: 1-8.

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ○﴾[1] ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ○ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾[2] ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○﴾[3] ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○﴾[4]

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ - اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ - يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ - اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا - بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ - اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ اِلَيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ

[1] 109/الکفرون:1-2. [2] 112/الاخلاص:1-4. [3] 113/الفلق:1-4.

[4] 114/الناس:1-6.

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَانُ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳ بار) اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِمَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (۷ بار) اَللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ سَمْعِىْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ بَصَرِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ))

اسماء الحسنیٰ

✵ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرلے (اُن پر ایمان لائے اور پڑھتا رہے) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[1]

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ اللہ جو نہیں ہے کوئی معبود اس کے سوا		
اَلرَّحْمٰنُ بہت مہربان	اَلرَّحِيْمُ نہایت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ پاک ذات	اَلسَّلَامُ سلامتی والا	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا
اَلْمُهَيْمِنُ نگرانی کرنے والا	اَلْعَزِيْزُ غالب	اَلْجَبَّارُ زبردست
اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی والا	اَلْخَالِقُ بنانے والا	اَلْبَارِئُ پیدا کرنے والا
اَلْمُصَوِّرُ صورتیں بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ دباؤ والا
اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا	اَلرَّزَّاقُ روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا

[1] صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب ان للہ مائۃ اسم الا واحدۃ، حدیث:7392.

اَلْعَلِيْمُ جاننے والا	اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا	اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا
اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا	اَلسَّمِيْعُ خوب سننے والا	اَلْبَصِيْرُ خوب دیکھنے والا
اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا	اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا	اَللَّطِيْفُ مہربان
اَلْخَبِيْرُ خبر رکھنے والا	اَلْحَلِيْمُ بردبار	اَلْعَظِيْمُ بہت عظمت والا
اَلْغَفُوْرُ خوب بخش دینے والا	اَلشَّكُوْرُ قدردان	اَلْعَلِيُّ بلندی والا
اَلْكَبِيْرُ بہت بڑا	اَلْحَفِيْظُ حفاظت کرنے والا	اَلْمُقِيْتُ روزی پہنچانے والا
اَلْحَسِيْبُ کفایت کرنے والا	اَلْجَلِيْلُ بزرگی والا	اَلْكَرِيْمُ عزت والا
اَلرَّقِيْبُ نگہبان	اَلْمُجِيْبُ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ کشائش والا
اَلْحَكِيْمُ حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ محبت کرنے والا	اَلْمَجِيْدُ بڑی شان والا
اَلْبَاعِثُ اُٹھانے والا	اَلشَّهِيْدُ حاضر	اَلْحَقُّ سچا مالک

اَلْوَكِيْلُ کام بنانے والا	اَلْقَوِيُّ زور آور	اَلْمَتِيْنُ قوت والا
اَلْوَلِيُّ حمایت کرنے والا	اَلْحَمِيْدُ خوبیوں والا	اَلْمُحْصِيْ گننے والا
اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا	اَلْمُعِيْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا	اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا
اَلْمُمِيْتُ مارنے والا	اَلْحَيُّ زندہ	اَلْقَيُّوْمُ سب کا تھامنے والا
اَلْوَاجِدُ پانے والا	اَلْمَاجِدُ عزت والا	اَلْوَاحِدُ اکیلا
اَلْاَحَدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے احتیاج	اَلْقَادِرُ قدرت والا
اَلْمُقْتَدِرُ مقدور والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا
اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے	اَلْآخِرُ سب سے آخر	اَلظَّاهِرُ ظاہر
اَلْبَاطِنُ پوشیدہ	اَلْوَالِيْ مالک	اَلْمُتَعَالُ بلند صفتوں والا
اَلْبَرُّ احسان کرنے والا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا
اَلْعَفُوُّ معاف کرنے والا	اَلرَّؤُوْفُ نرمی کرنے والا	مَالِكُ الْمُلْكِ بادشاہی کا مالک

الْجَامِعُ اکٹھا کرنے والا	الْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلال والا اور عزت والا
الْمَانِعُ روکنے والا	الْمُغْنِیُ بے پروا کرنے والا	الْغَنِیُّ بے پروا
النُّوْرُ روشن کرنے والا	النَّافِعُ نفع پہنچانے والا	الضَّارُّ نقصان پہنچانے والا
الْبَاقِیُ باقی رہنے والا	الْبَدِیْعُ نئی طرح پیدا کرنیوالا	الْهَادِیُ ہدایت دینے والا
الصَّبُوْرُ صبر کرنے والا	الرَّشِیْدُ نیک راہ بتانے والا	الْوَارِثُ سب کا وارث

استعاذہ کی دعائیں

احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ رنج، غم، عاجزی، سستی، قرض، غلبۂ دشمن، گناہ، جرمانے، شدید بڑھاپے، آزمائش قبر، عذاب قبر، جہنم کے عذاب، فتنۂ مال، غربت کی آزمائش، دجال کے فتنے، بخل، کمزوری، فتنۂ صدر، کان، آنکھ، زبان، دل اور خواہشات کی برائی، فتنۂ قلت وذلت، موت وحیات کی آزمائش، بددیانتی، لالچ، جگہ کی تنگی، ضلالت، جہالت، بے فائدہ علم، بچھو کی کاٹ، غیر مقبول دعا، غضب الٰہی، ظلم وجبر اور دیگر کئی اشیاء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

ذیل میں ہم استعاذہ کی بیس دعائیں درج کر رہے ہیں جنہیں پڑھنا مسنون بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کا ذریعہ بھی:

1 «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» [1]

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں شدید بڑھاپے سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے۔“

2 «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من ارذل العمر، حديث 6371.

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» [1]

”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

3 «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ» [2]

”اے اللہ! بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں عاجزی، کاہلی، بزدلی اور زیادہ بڑھاپے سے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

4 «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ

[1] صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حديث: 832.

[2] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة المحيا والممات، حديث: 6367.

الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ» [1]

"اے اللہ! بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی سے، زیادہ بڑھاپے سے، قرض اور گناہ سے۔ اے اللہ! بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب سے، قبر کے فتنے سے، قبر کے عذاب سے، مالداری کی آزمائش اور محتاجی کی آزمائش کے شر سے اور کانے دجال کے شر سے۔ یا اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈالیے اور میرے دل کو غلطیوں سے پاک کر دیجیے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا جاتا ہے، مجھے گناہوں سے اتنا دور رکھیے جتنا آپ نے مشرق اور مغرب کو ایک دوسرے سے دور رکھا ہے۔"

5 «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ» [2]

"اے اللہ! بے شک میں مصیبت کی مشقت، بدبختی کے حصول، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

6 «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ، اَنْتَ وَلِيُّهَا

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من ارذل العمر، حديث: 6375. [2] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، حديث: 6347.

وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا» [1]

"اے اللہ! بے شک میں عاجزی، کاہلی، بزدلی، بخیلی، بہت بڑھاپے اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا فرما اور اسے پاک کر دیجیے، آپ بہترین پاک کرنے والے ہیں، آپ ہی اس کے کارساز اور مددگار ہیں۔ بے شک میں غیر نفع بخش علم، بے خوف دل، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر مقبول دعا سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

7 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ» [2]

"اے اللہ! بے شک میں اپنے ان اعمال کے شر سے جو میں کر چکا اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے، آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

8 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِعِزَّتِكَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ، اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ» [3]

"اے اللہ! بے شک میں آپ کے اس غلبہ کے ساتھ کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے گمراہ کر دیں، آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں، کبھی نہیں مریں گے اور جن اور انسان (سب) مر جائیں گے۔"

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، حدیث: 2722. [2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من عمل ومن شر مالم یعمل، حدیث: 2716. [3] صحیح مسلم، باب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، حدیث:2717.

9 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ» [1]

”اے اللہ! بے شک میں آپ کی نعمت کے زوال، آپ کی عافیت کے بدلنے، آپ کے ناگہانی عذاب اور آپ کے ہر قسم کے غضب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

10 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ» [2]

”اے اللہ! میں آپ کی رضا کے ذریعے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی صفت عفو کے ذریعے آپ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کے عذاب سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں، میں کماحقہ آپ کی تعریف نہیں کرسکتا آپ ایسے ہی ہیں جس طرح آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔“

11 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ» [3]

”اے اللہ! میں بھوک سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ نہایت برا ساتھی ہے اور خیانت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ نہایت بری خصلت ہے۔“

---

1. صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اهل الجنة الفقراء، حدیث: 2739.
2. سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب نصب القدمین فی السجود، حدیث:1100، صحیح الالبانی.
3. [illegible] ابی داود، تفریع ابواب الوتر، باب فی الاستعاذة، [illegible]

(12) «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ» ①

''اے اللہ! بے شک میں فقر وقلت اور ذلت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔''

(13) «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ» ②

''اے اللہ! میں اپنی بری سماعت، اپنی بری بینائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کے شر اور اپنی شرم گاہ کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

(14) «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ» ③

''اے اللہ! بے شک میں برے اخلاق واعمال اور بری خواہشات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

(15) «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا

① سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ تفریع ابواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث:1544 صحیحہ الالبانی۔ ② جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب 75، حدیث:3492، صحیحہ الالبانی۔ ③ جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب دعاء ام سلمۃ، حدیث: 3591، صحیحہ الالبانی۔

«وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا»[1]

''اے اللہ! بے شک میں (کسی چیز کے) نیچے دب کر مرنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، بلندی سے گرنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، پانی میں ڈوبنے، آگ میں جلنے اور بہت بڑھاپے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور موت کے وقت شیطان کے بدحواس کرنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر مرنے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور (سانپ، بچھو وغیرہ) کے کاٹنے (کے سبب) موت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

16 «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُونِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ»[2]

''اے اللہ! میں برص (کوڑھ)، جنون، جذام اور دیگر بری بیماریوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

17 «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ»[3]

''اے اللہ! میں چار چیزوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، غیر نفع بخش علم سے، نہ ڈرنے والے دل سے، نہ سیر ہونے والے نفس سے اور اس دعا سے جو نہ سنی جائے۔''

---

[1] سنن ابی داود، تفریع ابواب الوتر، باب فی الاستعاذة، حدیث: 1552، صححه الالبانی۔ [2] سنن ابی داود، تفریع ابواب الوتر، باب فی الاستعاذة، حدیث: 1554، صححه الالبانی۔ [3] سنن ابی داود، تفریع ابواب الوتر، باب فی الاستعاذة، حدیث: 1548، صححه الالبانی۔

18 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ» ①

”اے اللہ! میں کفر، محتاجی اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

19 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّیءِ الْاَسْقَامِ» ②

”اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، شدید بڑھاپے، دل کی سختی، غفلت، فقر و فاقہ، ذلت اور محتاجی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں فقر، کفر، نافرمانی، حق کی مخالفت اور نفاق اور محض لوگوں کو سنانے کے لیے عبادت سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں بہرے پن، گونگے پن، پاگل پن، جذام (کوڑھ کے مرض) اور ہر بری بیماری سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

20 «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ» ③

”اے اللہ! بے شک میں قرض کے غلبہ، دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کے خوش ہونے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

① سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، الاستعاذة من الفقر، حدیث: 5465، قال الالبانی: صحیح الاسناد. ② المستدرك للحاکم، کتاب الدعاء والتسبیح والتکبیر......، حدیث: 1944، قال الحاکم: هذا حدیث صحیح. ③ سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، الاستعاذة من غلبة الدین، حدیث:5475، صححه الالبانی.

قرآنی دعائیں

قبولیت اعمال کی دعا

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ ﴾

(2/البقرة: 167-168)

"اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے (نیک کام) قبول فرما، تو ہی سننے، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول فرما، تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ ﴾ (2/البقرة: 201)

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں فائدہ دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات دے۔"

ثابت قدمی کی دعا

﴿ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا

[illegible] ﷺ

عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○﴾ (۲/البقرة: ۲۵۰)

"اے ہمارے رب! ہمیں صبر دے، ثابت قدمی نصیب فرما اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔"

ناروا بوجھ سے بچنے کی دعا

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○﴾

(۲/البقرة: ۲۸۶)

"اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے۔ پس ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔"

دین پر استقامت کی دعا

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○﴾ (۳/آل عمران: ۸، ۹)

"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دِلوں کو ٹیڑھے نہ کرنا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقینا تو ہی دینے والا ہے۔

اے ہمارے رب! بے شک آپ لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والے ہیں جس میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

اقرارِ ایمان کی دعائیں

1 ﴿رَبَّنَآ إِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (3/آل عمران: 16)

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لاچکے، ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔"

2 ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾ (3/آل عمران: 53)

"اے ہمارے پالنے والے! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔"

3 ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝﴾(5/المائدة : 83)

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔"

طلب مغفرت کی دعائیں

1 ﴿سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝﴾(2/البقرة : 285)

"ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"

2 ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (3/آل عمران: 147)

"اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو زیادتی ہوئی اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔"

3 ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتۃ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (7/الاعراف : 23)

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو واقعی ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

4 ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝﴾

(23/المومنون: 109)

"اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔"

5 ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝﴾

(23/المومنون: 118)

"اے میرے رب! مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور تو بہترین رحم فرمانے والا ہے۔"

6 ﴿رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ﴾ (28/القصص:16)

"اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے۔"

اہل ذکر وفکر کی دعائیں

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ ﴾

(3/آل عمران: 191 تا 194)

''اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ (سب کچھ) بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے! اے ہمارے پالنے والے! تو جسے جہنم میں ڈالے گا تو یقینا تو نے اسے رسوا کیا اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ بلانے والا ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ! پس ہم ایمان لائے، یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا یقینا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

ظالموں اور کافروں سے تحفظ کی دعائیں

1. ﴿ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ ﴾

(4/النساء: 75)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی (شہر) سے نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمایتی مقرر فرمادے اور اپنے پاس سے کوئی مددگار عطا فرمادے۔''

2 ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ ﴾ (۱۰/یونس: ۸۵، ۸۶)

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالموں کے ذریعے آزمائش میں نہ ڈالنا اور ہمیں اپنی رحمت سے کافروں سے نجات عطا فرمادے۔“

3 ﴿ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ﴾ (28/القصص :21)

”اے میرے پروردگار مجھے ظالموں کے گروہ سے نجات عطا فرما۔“

4 ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ﴾ (60/الممتحنہ: 5)

”اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے! ہماری خطاؤں کو بخش دے، بے شک تو ہی غالب، حکمت والا ہے۔“

5 ﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ﴾ (7/الاعراف : 47)

”اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔“

حصولِ انصاف کی دُعا

﴿ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ○ ﴾ (7/الاعراف : 89)

”اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور آپ تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔“

دشمن کے لیے بددعا

﴿رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○﴾ (29/العنکبوت: 30)

”اے میرے پروردگار! فسادی قوم کے خلاف میری مدد فرما۔“

نماز کی پابندی کی دعا

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○﴾ (14/ابراھیم: 40)

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔“

والدین کی بخشش کی دعائیں

1. ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○﴾ (14/ابراھیم: 41)

”اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور دیگر مومنوں کو حساب کے دن بخش دینا۔“

2. ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ○﴾ (17/بنی اسرائیل: 24)

”میرے رب! جس طرح انہوں (میرے والدین) نے بچپن میں میری پرورش کی، اسی طرح تو اُن پر رحم فرما۔“

3. ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (71/نوح: 28)

”اے میرے پروردگار! تو مجھے، میرے والدین کو اور جو بھی ایمان دار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔“

اصحاب کہف کی دعا

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝﴾ (17/الکھف: 10)

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے آسانی پیدا فرما۔“

شرح صدر کی دعا

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ (20/طٰہٰ: 25تا28)

”اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام آسان کر دے اور میری زبان کی لکنت صحیح کر دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔“

علم میں اضافے کی دعا

﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝﴾ (20/طٰہٰ: 114)

”اے پروردگار! میرا علم بڑھا دے۔“

اولاد کے حصول کی دعا

1 ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ

الدُّعَآءِ ۝﴾(3/آل عمران: 38)

''اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا سننے والا ہے۔''

2 ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝﴾ (21/الانبیاء : 89)

''اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو ہی سب سے بہتر وارث ہے۔''

3 ﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝﴾ (37/الصافات: 100)

''اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔''

اللہ تعالیٰ پر توکل کی دعائیں

1 ﴿رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝﴾
(60/الممتحنہ : 4)

''اے ہمارے پروردگار! تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں، اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

2 ﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝﴾(9/التوبۃ: 129)

''میرے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔''

یونس علیہ السلام کی دعا

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾
(21/الانبیاء: 87)

''الٰہی! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں

میں سے ہوں۔"

موسیٰ علیہ السلام کی دعا

﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝﴾

(28/القصص : 24)

"اے ہمارے پروردگار! تو جو بھلائی میری طرف اتارے، میں اس کا محتاج ہوں۔"

ازواج و اولاد کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝﴾ (25/الفرقان: 74)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔"

شکر الٰہی کی دعائیں

1. ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝﴾ (27/النمل: 19)

"اے میرے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین کو بطور انعام دی ہیں اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل فرما لے۔"

{2} ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾ (46/الاحقاف: 15)

''اے میرے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین کو بطور انعام دی ہیں اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے اور میری اولاد کو صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''

فوت شدگان کے لیے دعا

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾ (59/الحشر: 10)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کے متعلق ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔''

شیطان سے تحفظ کی دعا

﴿رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝﴾ (23/المومنون: 97، 98)

''اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔''

جہنم سے پناہ کی دعا

﴿ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ ﴾ (25/الفرقان: 65، 66)

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھ کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔''

تکمیل انعامات کی دعا

﴿ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ﴾ (66/التحریم: 8)

''اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

حسن خاتمہ کی دعا

﴿ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ۝ ﴾ (12/یوسف: 101)

''اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے، مجھے حالت اسلام میں فوت کرنا اور نیک لوگوں میں شامل فرما دینا۔''

انوار الصلوٰۃ

المعروف

نماز مصطفیٰ ﷺ

لاہور ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

/maktabaislamia1 maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com

انوار الصلوٰۃ

المعروف

نماز مصطفیٰ ﷺ

لاہور ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

/maktabaislamia1 maktabaislamiapk.com maktabaislamiapk@gmail.com